1998 CHECKED

CHECKED 1998

صحت نامہ حصہ اول قرۃ العین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	شرع	شائع	۵۲	۰	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	تقنیہ	تنبیہ	۵۳	۱۲		
[illegible]	[illegible]	آل محمد	آل محمد	[illegible]	۱۹	پارونہ	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	درتا	ورتا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اکریا	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	کتابہ	کتابت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۰	۵	ذی حد	الذی
[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]	۶۳	۱۳	کرکوتی	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۸	۱۱	راہ	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۷۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۵	[illegible]	[illegible]	۵۵	۱۱	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم بک نستعین فی کل حال وحین ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ
وحبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ الہ واصحابہ وذریاتہ واولیاء
امتہ اجمعین

ہاں اے ترجمانِ دلِ مشتاق اے فاش کنِ اسرارِ عشاق اے خاموش صاحب زبان اے بلبل ہزار داستان اے فرشی عرش پرواز اے آشنائے راز اے مظہرِ سرِ ذات اے ثانی ممکنات اے اول موجود من العدم اے اشہب تیز گام قلم آج تیری رفتار کا امتحان ہے مضمار ہے کا غذی میدان ہے مدح وستایش کی جولانگاہوں میں حد سے بڑھ جانا تیرا کام ہے ہر سالک بے بدرگاہی کرتا ہے راہ چلنا کچھ تیرا حصہ ہے۔ اس عاجز عمر رسیدہ کمر خمیدہ نے بسم اللہ سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین پڑھکر تجھکو اس نادیدہ میدان میں راہ پیما کر دیا ہے دیکھ خیال رکھنا شوخی نہ کرنا کوئی قدم بیجا نہ اٹھانا نشیب وفراز میں ٹھوکر نہ کھانا میدان وسیع تیز خرامی تیری فطری عادت رحم کرنا اور جن مواقع پر اچھے اچھے شاہ سواروں کو تو نے نیچا دکھا دیا ہے اس ضعیف نحیف کو گرا نہ دینا پویہ وخیز کی ضرورت نہیں شاہ گام منزل رساں درکار ہے ان شاء اللہ تعالےٰ منزل آسان ہے گو راہ دشوار ہے فی امان اللہ مشعل نور تیرے ہمراہ ہے حاسدوں کی نظر سے محافظ تیرا اللہ ہے اللھم بک الاستعانۃ ومنک الاعانۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فقیر حقیر غلام شبر صدیقی حنفی قادری بدایونی غلام مودودی خانوادہ علیہ برکاتیہ مارہرویہ ہے ابا عن جد نمک پروردہ سرکار قادریہ ہے حضور قبلہ قاضی غلام چشتی مرحوم کو بیعت حضور عینی اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہٗ سے حاصل تھی حضرت جدی قاضی امام بخش صاحب

علیہ الرحمہ مرید و خلیفہ حضور شمس الدین ابوالفضل سید شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ کے تھے اور بشہادت حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول اور حضور الوالد حضرت مرشدی و مولائی سیدنا شاہ ابوالحسین نوری قدس سرہما مرتبہ حضوری دوام اور خلافت مطلقہ سے مشرف تھے حضور والد ماجد علیہ الرحمہ کو بیعت و تلمذ اپنے قرابتی ماموں مولنا مولوی شاہ فضل رسول عثمانی مجیدی آل احمدی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل تھا حضرت عمی مولوی حکیم غلام صفدر صاحب مرحوم مرید حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ تھے اخنا المعظم مولوی غلام قنبر صاحب مرحوم اور اخنا المجید مولوی حافظ اعجاز احمد صاحب مرحوم مریدان سلسلہ قادریہ حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ سے تھے اور دونوں صاحبوں کو طلب خاندان چشتیہ اور اجازت اعمال و اشغال و خلافت حضور مرشدی حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ سے حاصل تھی والد اور مولوی محمد عبدالحی صاحب مرحوم برادرم مولوی غلام سجاد اسلمہ اللہ تعالیٰ عزیزی مولوی غلام حسنین مرحوم غلام سبطین غلام علی غوث فقیر کے سب بھائی بھتیجے بیبیاں لڑکیاں تمام خاندان کو شرف بیعت حضور مرشدی و مولائی سید شاہ ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب قدس سرہ سے حاصل ہے اور سب اس دولت عظمیٰ اور نعمت ازلی سے مالامال ہیں اللہ تعالیٰ اس خانوادہ علیہ کا فیضان قیامت تک قائم رکھے اس کی اصل ہری بھری اور ہر شاخ پر از گل و ثمر رہے حقیقت ہے سب علم و عمل جامعیت بین الشریعت والطریقت تربیت و تعلیم وسعت معلومات کمال اتقا و اتقا ایثار و کرم میں یہ خانوادہ علیہ بے مثل و بے مثال ہے اس میں حضور غوثیت ہی کی عنایت سے ہے یا سب اس کی پرداز حضور خواجہ ولی الہند رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے یہ سرکار ابد قرار ہی ہیں سہارا رہتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حمد باری تعالےٰ شانہ کا حق ادا ہونا محال حقیقت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہچاننا ناممکن لیکن اطاعت فرض اور شکر نعمت واجب محبت آل اطہر حضور سید البشر علیہ وعلیہم صلوات اللہ ولا فرض ایمانی اور اطاعت واقتداے اصحاب پاک راہ یابی کی نشانی و امہ ملت حافظان شریعت پر ہزاروں تسلیم اولیاے امت حامیان طریقت پر سلام من رب رحیم غوث اعظم شیخ شیوخ العالم کی روح پر فتوح پر لاکھوں سلام خاندان برکاتیہ پر خدا کی برکتیں الی یوم القیام مزار پاک حضور مرشدی قدس سرہ پر باران رحمت کی بھرن دامن کرم حضور سراپا عطا مخدوم من شیدہ مہدی حسن دامت برکاتہم ہمارے سروں پر سایہ افگن -

التماس اس عاجز کو عرصہ سے آرزو تھی کہ حالات حضور مرشدی قدس سرہ تحریر ہوں لیکن پریشانی وبے سروسامانی کثرت سفر قلت قیام نظر کمزور عمر ضعیف، پھر ناقابلیت تصنیف وتالیف غرض چند در چند مانع تھے الحمد للہ کہ حسب حکم حضور صاحبزادہ وارث سجادہ حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب دامت برکاتہم یہ تحریر شروع کی جاتی ہے اللہ تعالےٰ توفیق وہمت عطا فرمائے کہ تعمیل حکم سرکار کے ساتھ ساتھ مردہ ارمانوں میں جان پڑ جانے مختصر حالات ہوں سچے واقعات ہوں نسب اکرم کا تذکرہ ہو سلاسل واسناد کا بیان ہو حضور کی ولادت وتعلیم وتربیت اجازت وخلافت کا حال نگارش ہو طریقہ مجاہدہ وتصرف وحکومت گذارش ہو اخلاق وعادات تحریر ہوں اسماے خلفاے خاص مسطور ہوں آہ کہ جمعیت مفقود وسامان جمع وترتیب سوانح موجود نہیں توکلاً علی اللہ تعالےٰ جو کچھ حافظہ میں ہے بیشتر دیدہ واقعات کچھ ثقات کی روایات قلمبند کرتا ہے امید کہ ناظرین کرام طرز نگارش سے قطع نظر فرمائیں اصل مضمون کو ملاحظہ فرمائیں - خدا کرے یہ نذر سرکار میں مقبول ہر دوست خوش ہر حاسد ملول ہو -

اس رسالہ میں گیارہ باب گیارہ وصل ایک مقدمہ ایک خاتمہ ہوگا مقدمہ میں ذکر نسب اطہر ومختصر حالات حضرات اکابر برکاتیہ قدست اسرارہم العلیہ ونسب نامہ اولاد امجاد حضرت سید عبد الواحد بلگرامی

قدس سرہٗ اور سلاسل بیعت بہ ترتیب وصول مذکور ہوئے۔

باب اول ولادت و تعلیم و تربیت

وصل اول حضور انور قدس سرہٗ کی تربیت اور شان فنا فی الشیخ و فنا فی الغوث کے بیان میں۔

وصل دوم۔ اُن اکابر کا تذکرہ جن سے حضور انور قدس سرہ نے تربیت ظاہری و باطنی پائی

باب دوم تقسیم اوقات و التزام عبادات و مجاہدات کے بیان میں

باب سوم اخلاق کریمہ و حمایت شریعت و اتباع طریقت کے بیان میں

باب چہارم ذکر قناعت و سخاوت و ایثار و عطا

باب پنجم ذکر تعظیم و تکریم اساتذہ و مشایخ و سادات و علما

باب ششم حضور انور قدس سرہٗ کے مصنفات وصل اول حمایت شریعت وصل دوم بعض لطائف لطیفہ

باب ہفتم بیان علوم دعوت و تکسیر و جفر و تعبیر خواب وصل اول دعوت و تکسیر وصل دوم جفر و تعبیر خواب

باب ہشتم تصرف و حکومت وصل اول تصرفات عملیہ وصل دوم تصرفات علمیہ

باب نہم ستر حال و رعب و عفو و صبر و استقامت

وصل اول بیان ستر حال و رعب و سطوت

وصل دوم عفو و صبر و استقامت

باب دہم ذکر بعض خلفائے حضور انور قدس سرہ و مختصر فہرست مریدین جو اس خادم کے علم میں ہیں

باب یازدہم بعض خوارق عادات

وصل یازدہم بیان واقعہ رحلت حضور و عرس شریف کے بیان میں

خاتمہ فقیر مؤلف کے مختصر حالات اور بعض انعامات سرکار کا ذکر۔

ظاہر ہے حضور پر جو معذوری ہے + واللہ یہ مختصر مجبوری ہے

تقدیم کے خلعت سے جو عزت بخشی + یہ شان گدا نوازی نوری ہے

مقدمہ ذکر نسب اطہر

حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وکرم سے بروایت حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موضع خم میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع تھا خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور وعظ وتذکیر فرما کر ارشاد ہوا اما بعد میں منتظر ہوں کہ جلد حکم طلب پہنچے اور میں لبیک کہوں تم میں دو بھاری نعمتیں چھوڑتا ہوں اول اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو سراپا ہدایت اور نور ہے پس مضبوطی سے اس پر عمل کرو اور اس مضمون کو خوب حث وترغیب سے بیان فرما کر پھر حکم ہوا کہ دوسری نعمت میرے اہلبیت ہیں پس تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہلبیت میں اور یہ جملہ مکرر فرمایا مطلب یہ کہ تم محبت وتعظیم واتباع اہلبیت نبوت میں خیال رکھو کہ یہ محکوم خدا اور مراد الٰہی اور ہے یاد رکھو کہ اجر تبلیغ ورسالت مودت اہلبیت نبوت قرار دیا ہے اہلبیت نبوت آل اطہار ازواج طاہرات اور سادات بنی ہاشم ہیں ان سب حضرات کرام کے فضایل جدا جدا اور بحیثیت جماعت احادیث صحیحہ میں مروی ہیں افضل ترین جماعت اہلبیت کرام ذریت حضور سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم ہیں پھر ان میں بھی ایک فضل خاص دونوں شاہزادوں سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور سیدنا امام حسین علیہما السلام کو حاصل ہے پھر ایک شرف کثرت ذریت خاص چھوٹے صاحبزادے سیدنا وابن سیدنا امام حسین علیہ السلام میں زیادہ ہے عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی ترجمہ یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین ہمارے اور ہم حسین کے ہیں خدا اسے دوست رکھے اس کو جس نے حسین کو دوست رکھا حسین ایک سبط ہیں اسباط میں سے لغت میں سبط وہ شاخ درخت ہے جس کی تری وتازگی پتے پھول اور شاخوں سے زیادہ ہوں اس سلسلہ علیہ میں آٹھ وہ ائمہ اہلبیت نبوت ہیں جو بلافصل

منصب قطبیت کبریٰ اور غوثیت عظمیٰ پر فائز ہیں نیز نسباً بھی ہر امام سے ایک سلسلہ
خاص منسوب ہے۔
ہم اس سلسلہ علیہ کے ایک گلدستہ کا بیان لکھتے ہیں۔

سبط اصغر سیدنا امام حسینؑ علیہ السلام

آپ کی ولادت بروز شنبہ ۵ شعبان سنہ ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی آغوش رحمت
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں چھ برس پرورش پائی پھر سایہ عاطفت حضور
مولے المسلمین سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ میں تمام خوبیوں کے ساتھ جوان ہوئے آپ کی ایک
زوجہ ثقفیہ تھیں جن سے سیدنا علی اکبر متولد ہوئے۔ دوسری حرم تھیں جن سے حضرت علی اصغر
متولد ہوئے۔ تیسری زوجہ ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ یہ فاطمہ بنت حسین علیہ السلام کی والدہ
ہیں۔ چوتھی رباب بنت امرء القیس کلبیہ یہ سکینہ بنت الحسین علیہ السلام کی ماں ہیں۔ پانچویں
شہر بانو دختر یزدجرد بادشاہ فارس ان سے حضرت سیدنا امام علی اوسط زین العابدین
علیہ السلام پیدا ہوئے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی محمد اور عبد اللہ اور زینب بھی
ایک حرم محترم سے تھے لیکن صاحبزادوں میں سے صرف حضرت امام زین العابدین علیہ
وعلی آبائہ الکرام الف الف سلام سے اولاد امجاد باقی ہے۔
باون برس کی عمر میں بروز جمعہ دس محرم سنہ ۶۱ھ کو بمقام کربلا جام شہادت نوش فرمایا انا للہ
وانا الیہ راجعون۔

سیدنا ابو محمد امام علی اوسط زین العابدین علیہ السلام

ولادت شریف آپ کی مدینہ منورہ میں پانچویں شعبان روز جمعہ سنہ ۳۸ھ کو ہوئی آپ تمام کمالات
وفضائل سے متصف امام وقطب چہارم اہلبیت ہیں بعد واقعہ کربلا آپ سارے قافلہ سادات
کے ساتھ مدینہ منورہ میں مقیم رہے اگرچہ سلطنت وحکومت نے حضور کو تکالیف دیں لیکن
سوائے صبر وشکر آپ نے کبھی مقابلہ نہ فرمایا ایک زوجہ آپ کی فاطمہ بنت سیدنا امام حسن

علیہما السلام ہیں جو والدہ ہیں حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام اور سید حسن اور سید علی اور سید عبد اللہ علیہم السلام کی ایک حرم محترمہ سے سید عمر اور سید زید شہید علیہما السلام پیدا ہوئے۔ ایک حرم سے خدیجہ ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں اور حرم ہائے محترمات سے چار صاحبزادیاں ام موسیٰ ام حسن ام کلثوم اور ملیکہ اور عقیں۔ اٹھارہ محرم ۹۴ھ کو بمقام مدینہ منورہ شہادت سر پر سے فائز ہوئے اور بقیع مقابرہ آبائی میں دفن ہوئے۔

سیدنا زید بن علی بن حسین بن علی علیہم السلام

آپ مدینہ منورہ میں بتاریخ ماہ سنہ پیدا ہوئے آپ کی والدہ سندھ کی تھیں بعد وفات اپنے والد ماجد کے مظالم بنی امیہ سے تنگ آکر آپ نے قصد کوفہ فرمایا اور سلطنت سے مقابلہ کی تیاری کی ایک جماعت اہل کوفہ و عراق نے بیعت کی ہشام بن عبد الملک مروانی نے یوسف ایک سردار لشکر کو بغرض مقابلہ روانہ کیا اور نوبت جنگ آئی منافقین آپ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے موافقین شہید ہو گئے اسی ہنگامہ میں آپ کے ایک تیر لگا جس سے آپ شہید ہوئے یہ ۲۳ محرم روز جمعہ ۱۲۲ھ کا واقعہ ہے آپ کے چند حرموں سے تین صاحبزادے سید عیسیٰ اور سید حسین اور سید محمد تھے اور ابو ہاشم بن عبد اللہ بن محمد حنفیہ کی صاحبزادی سے سید یحییٰ تھے جو نصر بن سیار کے زمانہ میں بمقام جوزجان لاولد فوت ہوئے۔

حضرت زید شہید کی وفات سے اس خاندان میں تفرقہ پڑ گیا بعض صاحبزادے کوفہ سے بلاد فارس کو تشریف لے گئے بعض کوفہ میں رہے۔

سید عیسیٰ بن سید زید شہید بن سیدنا علی بن سیدنا امام حسین شہید بن سیدنا علی علیہم السلام

آپ کوفہ میں رہے اور بسبب اس فتنہ کے جو خاندان علویہ اور بنی عباس میں پیش آگیا تھا

میں چند صاحبزادگان حسنی شہید وقید ہوئے۔ ان کو بھی اختفا کی ضرورت پڑی [illegible]
کو ان کی تلاش تھی ایک عرصہ تک اپنے احباب و اہل قرابت کے مکانوں میں مخفی رہے
یہاں تک کہ ۱۵۸ھ میں ان کا انتقال ہوگیا اولاد آپ کی عراق کو چلی گئی۔

آپ کے صاحبزادے سید محمد اُن کے بیٹے سید علی اُن کے بیٹے سید حسن اُن کے بیٹے
سید علی عراقی اُن کے بیٹے سید زید دوم اُن کے بیٹے سید عمر اُن کے بیٹے سید زید
اُن کے بیٹے سید یحییٰ اُن کے بیٹے سید حسین اُن کے بیٹے سید داؤد اُن کے بیٹے سید
ابوالفرح واسطی رضی اللہ عنہم اجمعین متفرق بلاد وممالک میں مقیم رہے۔

ادیب و مورخ نامی میر غلام علی آزاد بلگرامی قدس سرہ السامی اپنے نسب نامہ بلگرام میں تحریر فرماتے
ہیں کہ ایک خاندان سادات زیدیہ کا مظالم حکام سے تنگ آکر واسط میں متوطن ہوا۔

اُن میں سے سید ابوالفرح واسطی رحمۃ اللہ علیہ مع اپنے چار صاحبزادوں سید عزالدین
سید ابوفراس سید ابوالفضائل سید داؤد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے غزنی
تشریف لائے اور چند سے قیام فرماکر مع ایک صاحبزادہ سید عزالدین کے وطن کو واپس ہوئے
تین صاحبزادے سید ابوفراس سید ابوالفضائل سید داؤد ہندوستان میں تشریف لائے
سید ابوفراس رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے سید ابوالفرح ثانی اُن کے بیٹے سید حسین اُن
کے بیٹے سید علی اُن کے صاحبزادہ سید محمد صغریٰ جو سادات کرام بلگرام ہیں۔

سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ
بحکم بادشاہ وقت سری رام راجہ بلگرام کو جہاد میں قتل کرکے اس خطہ کو اسلام آباد فرمایا۔

سلطان شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جاگیر نذر کی اور منصب چودہ ہزاری کا عطا کیا شیوخ قریشی
و ترکان بھی جو حضور کے ہمراہ تھے بلگرام میں آباد ہوگئے جن کی اولاد اب تک وہاں موجود ہے
فتح بلگرام کی تاریخ لفظ خداداد سے جس کے عدد ۶۱۴ ہوتے ہیں نکلتی ہے حضرت
سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ جد اعلیٰ سادات بلگرام کے ہیں آپ کے چند قبائل پھیلے

جو آپ کے صاحبزادوں سے منسوب ہیں۔ آپ نے اکتیس برس حکومت فرما کر ۱۴ شعبان ۶۴۵ھ کو بمقام بلگرام انتقال فرمایا۔ مزار شریف ایک باغ میں ہے جو قصبہ سے جانب شمال واقع ہے۔

آپ کے دو صاحبزادے تھے حضرت سید عمر اور حضرت سید سالار رحمۃ اللہ علیہما حضرت سید عمر رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آقا قدس سرہٗ کے جد پدری اور حضرت سید سالار رحمۃ اللہ علیہ جد مادری ہیں۔

شجرہ نسب پدری حضرت مرشدی شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری بن سید شاہ ظہور حسن بن حضرت شاہ آل رسول احمدی بن حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب بن حضرت شاہ حمزہ بن حضرت شاہ آل احمد بن حضرت شاہ برکت اللہ بن حضرت شاہ اویس بن حضرت شاہ عبد الجلیل بن حضرت میر عبد الواحد بلگرامی بن حضرت سید ابراہیم بن حضرت سید قطب الدین بن حضرت سید ماہ رو بن حضرت شاہ بڈھ بن حضرت شاہ کمال بن حضرت سید قاسم بن حضرت شاہ حسین بن حضرت شاہ نصیر بن حضرت شاہ حسین بن حضرت شاہ عمر بن حضرت سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور نسب مادری حضور مرشدی قدس سرہٗ کا حسب ذیل ہے۔

والدہ ماجدہ حضور انور قدس سرہٗ و رضی اللہ عنہا بنت سید ولد احمد بن سید نجیب حسین بن سید ناظم علی بن سید حیات النبی بن سید حسین بن سید ابوالقاسم بن سید جہان محمد بن سید حاتم بن سید بدر الدین عرف سید بڈھے جد القبیلہ بن سید حسین بن سید فضل احمد بن سید محمد بن سید فضل اللہ بن سید علاء الدین بن سید ابراہیم بن سید ناصر بن سید مسعود بن سید لاڈ بن سید محمد صغریٰ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سید عمر بن سید صغریٰ رحمۃ اللہ علیہما آپ کے دو صاحبزادے ہوئے

ایک سید حسین رحمۃ اللہ علیہ جو ہمارے آقا قدس سرہٗ کے جد اکرم ہیں دوسرے سید لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ جن کا شجرہ اولاد حسب ذیل ہے۔

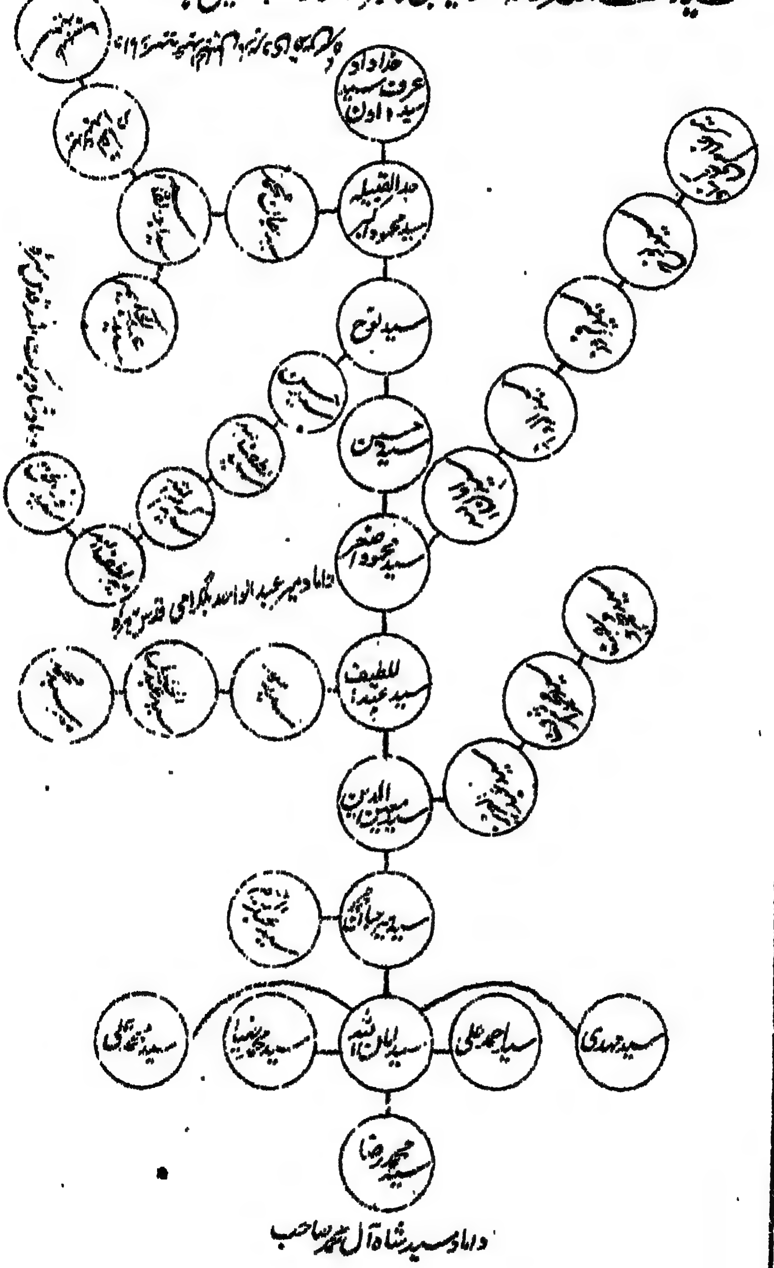

سید حسین سید نصیر سید حسن سید قاسم

سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ عالم و مقتدا اسے عہد تھے بمقام بلگرام ۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔
حضرت شاہ بڈھ رحمۃ اللہ علیہ ابن سید قاسم رحمۃ اللہ علیہما بلگرام سے قصبہ باڑی میں تشریف لائے سلسلہ طریقت خانوادہ آپ سے شروع ہوتا ہے حضرت شیخ عبد الرحمن صوفی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مرید و خلیفہ تھے آپ کا سلسلہ چشتیہ نظامیہ تھا موضع باڑی معہ چند دیگر مواضعات و معافیات وقضاسے پرگنہ اس وقت تک آپ کی اولاد امجاد میں ہے مزار مبارک قصبہ باڑی میں بیرون آبادی ہے۔
حضرت شاہ ماہ رو رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت شاہ بڈھ رحمۃ اللہ علیہما آپ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں اپنے والد ماجد سے بیعت و اجازت تھی آپ ایک ہنگامہ میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے مزار مبارک باڑی کے جنگل میں واقع ہے آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک سید قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ جو مورث ہمارے حضور آقا قدس سرہٗ کے ہیں دوسرے سید حامد رحمۃ اللہ علیہ سید حامد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد باڑی میں حسب ذیل ہیں۔

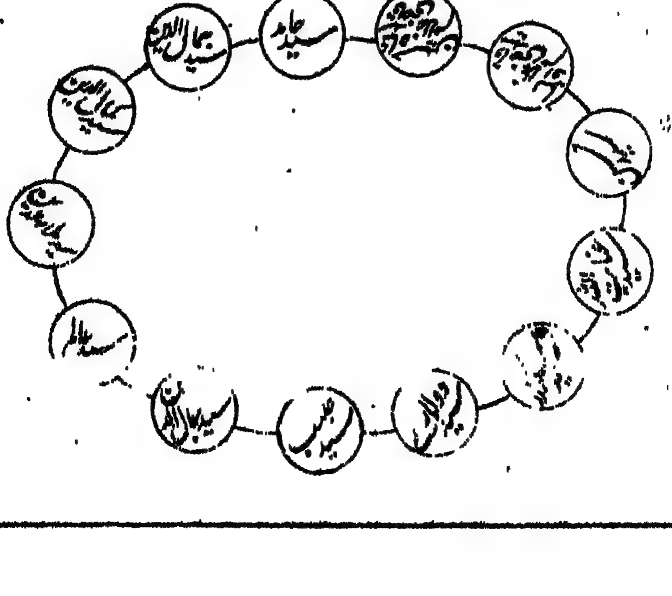

حضرت سید قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید ماہ روشہید رحمۃ اللہ علیہ آپ کو سوائے سلسلہ خاندانی کے حضرت قاضی شیخ مبارک گوپا موی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت وخلافت تھی علوم شریعت کے عالم اور حافظ کلام اللہ تھے آپ نے ۹۰۷ھ میں بمقام انتقال فرمایا۔

حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ابن سید قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ درویش حقیقی مرید و خلیفہ حضرت مخدوم شاہ صفی الدین سائیں پوری قدس سرہ کے تھے تمام وقت آپکا روش طریقہ صوفیہ میں بسر ہوتا تھا ۹۳۲ھ میں بمقام انتقال فرمایا۔

قطب وقت محقق نامی حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی

ابن حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم شریعت و طریقت عارف و محقق فرد کامل تھے ۹۱۶ھ میں بمقام باڑی پیدا ہوئے علوم درسیہ و حقایق و سلوک کی تکمیل فرماکر مرید حضرت شاہ صفی الدین سائیں پوری قدس سرہٗ کے ہوئے بیشتر سفر و سیاحت میں وقت بسر فرماتے ترک و تجرید کو دوست رکھتے جب چند روز کسی قصبہ میں قیام ہوجاتا اور باوجود کوشش اخفا وہاں کے رہنے والے آپ کے حال با کمال سے خبردار ہوجاتے آپ فوراً اُس بستی کو چھوڑ دیتے ساڈی پالی قنوج سکندرآباد اور اکثر قصبہ آپ کے قیام چند روزہ سے مشرف ہیں آخر میں بلگرام کا قصد فرمایا اور محلہ میدان پورہ میں چندے قیام فرماکر آب گنگ سلہڑہ کے کنارہ پر ہمیشہ کے واسطے منزل پسند فرمائی۔ اوقات عزیز تصنیف اور تکمیل طالبان میں صرف فرماتے امرا اور مال دنیا سے سخت نفرت و وحشت رکھتے۔ مورخ نامی ملا عبدالقادر بدایونی صاحب منتخب التواریخ باوجود اس کے کہ ایک سخت فقیہ ہیں حضور میر قدس سرہ المنیر کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ایک بار حالت سفر میں رات بھر حضور میر کی خدمت میں حاضری کا اتفاق ہوا علاوہ اُن برکات کے جو اس تھوڑے وقت میں مجھکو حاصل ہوئیں یقین ہے کہ میرے

حق میں وہ شب لیلۃ القدر تھی ۔ حاجی الحرمین ادیب سامی میر غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ حضور
میر قدس سرہ المنیر کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ ایک بار ۱۱۳۵ھ میں کاتب خدمت با برکت حضرت
شیخ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی قدس سرہ میں حاضر ہوا حضور میر قدس سرہ المنیر کا ذکر آگیا حضرت
شیخ قدس سرہ نے بہت تعریف کی اور فرمایا میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید
صبغۃ اللہ بروجی رحمۃ اللہ علیہ ساتھ ساتھ دربار اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر
ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بزرگ سے متبسمانہ تقریر فرماتے پایا میں نے
سید صبغۃ اللہ سے پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کون بزرگ ہیں جن پر حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس قدر کرم سے التفات فرما رہے ہیں سید صاحب نے کہا آپ نہیں جانتے یہ سید میر
عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ ہیں اور وجہ مزید احترام کی یہ ہے کہ ان کی مصنفہ کتاب سبع سنابل
حضور میں مقبول ہوئی ہے آپ خلیفہ اپنے پیر بھائی شاہ حسین سکندر آبادی قدس سرہ
کے ہیں آپ کا معمول تھا کہ سالانہ بلگرام سے بغرض شرکت عرس مخدوم شاہ حسین رحمۃ اللہ
علیہ کے سکندر آباد جاتے ایک بار راہ میں خیال ہوا کہ سب خلفا نذر و فاتحہ کے واسطے روپیہ
پیش کرتے ہیں ہم نے کبھی کچھ حاضر نہیں کیا اُس روز قصبہ اترولی منزل گاہ تھا قصبہ میں پہنچکر
دیکھا کہ ایک رئیس کا مکان عالیشان تعمیر ہو رہا ہے اور صاحب مکان متفکر ہیں حضور نے
وجہ فکر دریافت فرمائی رئیس نے عرض کیا بڑے صرف و کوشش سے شہتیر بن سے منگائے
تھے لیکن بعد چڑھانے کے معلوم ہوا کہ وہ طول میں کم ہیں سخت تشویش ہے حضور میر نے ارشاد
فرمایا کم نہیں ہیں آپ ان کو پھر چڑھا دیں عرض کیا پوری کوشش سے دیکھ لیا ہے لیکن حضور
نے پھر اصرار فرمایا اور رئیس صاحب کے حکم سے شہتیر اوپر چڑھایا گیا واقعی بہت چھوٹا تھا [illegible]
قدس سرہ المنیر نے ملاحظہ فرما کر بخطاب شہتیر فرمایا کہ جس حکم سے تو بن [illegible]
ہاں بھی بڑھ جا فوراً شہتیر بڑھ گیا اور پورا ہوگیا یہ تصرف بیتی دیکھکر رئیس صاحب [illegible]
ور ایک بڑا نذرانہ حاضر لائے حضور نے ارشاد فرمایا فقیر کو کچھ ضرورت نہیں اگر آپ نے تو دیا [illegible]

منظور ہے ہماری جانب سے ایک تاریخ پر فاتحہ حضور مخدوم میں کچھ رقم مقرر کر دیجئے حسب الحکم حضور عرس مخدوم شاہ حسین قدس سرہٗ میں ایک تاریخ پر کھانا تقسیم ہوتا رہا۔

یہ نہ تھا کہ زمانہ نے حضور کے کمالات کی قدر نہ کی ہو بادشاہ امرا باریابی خدمت چاہتے نذریں معافیاں حاضر کرتے لیکن آپ پسند نہ فرماتے سلطنت کے ایک معزز مقرب نواب صدر جہاں خاں صوبہ دار بہانی نے اکبر اعظم بادشاہ دہلی سے حال فضل و کمال و تجرید و قناعت حضور میر سید قدس سرہٗ المنیر بیان کر کے ایک فرمان معافی آراضیات حاصل کیا اور حضور کی خدمت میں اپنی عرضداشت کے ساتھ حاضر کیا آپ نے جو خط نواب صاحب کو واپسی فرمان بادشاہ میں لکھکر شان فقر و غنا دکھائی ہے نقل کیا جاتا ہے۔

فرمان حضور میر سید بنواب صدر جہاں خاں صوبہ دار بہانی

از عادات در وصف آں صوفیاں گزیز + کز بود غم خورند و ز نا بود شادماں

فرمان مدد معاش کہ بنام در ویشے امضا شود تعزیت نامہ اوست و آں مہر ہا کہ بکاغذ زنند علامات مہر تنزل اوست کہ ختم اللہ علی قلوبھم اگرچہ آں مہر نگیں و طغراے زمیں از درگاہ بادشاہ نسبت اما چوں ظالماں را دست دراز است قاصر ہمت باشد ہر کہ خواہان است ؎ مہر آں نگیں سلیماں بہیچ نستانم + کہ گاہ گاہ بر و دست اہرمن باشد۔ درویشے بر شیر نشستہ بملاقات درویش دیگر رفت و او را دریافت گفت السلام علیک آں درویش جواب داد وعلیک السلام اے ظالم رعنا گفت من ظالم رعنا چوں باشم درویش گفت رعنای تو نمائش نشست خلق را و ظلم تو این است حیوانیکہ پشت او را ایں سبحانہ از بار نہادن آزاد کردہ است تو بر او بار نہادی و بر نشستی اشارت ایں حکایت آنست کہ زبان وقت املا کنند ؎

شیر بیداے بجرد بودہ گردن فرازند + گردن شیرے نہ زین و لجام اندا ختی

اشتر فارغ ز انغال عقال دہر را + بار کردہ دست نااہلاں زمام اندا ختی

خوبی توفیق را چون یوسف افگندی بچاه ٭ نور خورشید توکل در غمام انداختی
نیست دل را جز ظلمات دنیا عذرے دگر ٭ تا تو آدم وارش از دار السلام انداختی

پنداشته باشند که حق آشنای بجا آورده و خیرے بجاے خود کرده آسوده را بعلتے خستن و آزادے را به ذلتے بستن و گمان خیر بردن راے صواب شکستن است

آنکه نمکرش گره از کار جهان بگشاید ٭ گو دریں نکته بفرما نظرے بهتر ازیں

و این ظن از انجا خاست که زمانه پیشه کرد اکثر جمیع اعمال از شرف تمیز احوال مبدل گشت و عزلت قناعت بجز ست بضاعت معوض افتاده ؎ جاے آنست که خون موج زند در دل لعل ٭ زین تغابن که خزف می‌شکند بازارش - بخصوص که بحضور التماس بر وجه اهتمام کرده بود که فقیر را از ورطه این بلا آزاد خواهند داشت عرض فقیر به وجه تصنع و رونق بازار شکسته، فهم افتاده باشد-

هنر نمیخرد ایام و غیر ازینم نیست ٭ کجا روم به تجارت بدین کساد متاع

مفتونان جمال فقر و محبت و مشغوفان لذات حظ ذلت از زوال درویشی چنان بترسند که دیگران از زوال توانگری ؎ منعم کنی ز عشق و سبب آنکه مفتی زمان ٭ معذور دارمت که تو او را ندیده - این باره زمین سیاه بخاصیت نحوست ابواب برکت و رحمت وا ماند و فتوح بر بندد و انگاه رخ بکشاید و بر روے درویش بخندد و غلقت الابواب و قالت هیت لک صدیقی عزیز باید که بخلوت کده نگراید قال معاذ الله انه ربی احسن مثوای توقع از مکارم اخلاق آنکه فقیر که در زندان محنت فلبث فی السجن بضع سنین گرفتار است بخلاف گذشته پدرود کند ؎

ماه کنعانی من مسند مصر آن تو شد ٭ گاه آن است که پدرود کنی زندان را ٭ خیال نکنند که بیهوده می‌نماید اگرچه پیش مردمان صاحب غرض احمق نماید ؎ چو من از حرف خود در تنگنایم ٭ چرا چیزے دگر بر وے فزایم

تاخیر تقاضاے دفع این آفت بسبب غیبت و بعد مسافت بود والسلام

ایک فرمان حضور میر قدس سرہ المنیر جو آپ نے بنام شیخ الہ داد مفتی لکھنؤ مسئلہ سماع میں تحریر فرمایا ہے قابل زیارت ہے اس خوبی سے تحقیق مسئلہ و عمل اکابر فرمائی ہے کہ دوسری جگہ نظر نہیں آتی بنظر حسن تحقیق و ضرورت وقت درج ہے۔

فرمان حضور میر بنام شیخ الہ داد مفتی لکھنؤ

من کان یرید حرث الاخرة نزدله فی حرثه توسیکه عمل بحدیث الدنیا مزرعة الاخرة دارند یعنی برکشت زار افئدۂ تخم محبت خداوندی میکارند باران ایشان فیض عنایت است و حاصلات ایشان خرمن ہدایت ثمرات ایشان احوال محمدت و سنبلات ایشان مقامات معرفت زمین قلوب ایشان پاک و ساقہاے اعمال صالحہ بر افلاک و البلد الطیب یخرج نباته باذن ربه والذی خبث لا یخرج الا نکدا حالات بواطن ایشان قوی آ و حرکات قلوب ایشان معنوی و تری الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب جنید رحمة الله علیه معنی این آیه فرموده اند دنیا پیر چدر رسوم و معاملات واقفند اند و خلوق از حرکات بواطن ایشان خبر ندارند که ہر دم ساعت علامتے ہی می کنند چه ہر ذره از ذرات اکوان بحکم و ان من شیء الا یسبح بحمده محرک ایشان است پس ہمیشه بباطن در حرکات معنوی ہستند مست دمی از سر خود بی [illegible] چون شاطران گردن فراز و گہے از سیاہی [illegible] گہے [illegible] و از و گہے اندر سماع شوق جانان [illegible] پا و سر چون [illegible] [illegible] آخر صورت [illegible] [illegible] شکر عشق است [illegible] روسے ہمت از نفس جا خوب تافته و متر اہل شہر است [illegible] دل بازیافته چنین طایفه را رقص و سماع مسلم باشد رقص و وقتے مسلمت باشد [illegible] [illegible] عالم اشتیاق - آثار قاصان و بساط زمانه کم اند و این غواصان و دریا رسیدن [illegible] قطع پر از رحمه و رقاص سینے بحر پر از لولو و غواص سینے - آئین اہلیت در این زمانه [illegible] است و این قابلیت درین وقت محدود ہ

غواصان را اگرچه نیمے نبود * در هر صدفے در یتیمے نبود
در عمر بنا در آنچنان مے افتد * وان دولت هر سیہ گلیمے نبود

هیهات آفتاب سعادت بمغرب رسید و عیار حقایق دینی بگردید مکارم اخلاق مندرس شد و معالم صحبت منطمس گشت ذهب الذین یعاش فی اکنافهم وبقیت فی خلق کجلد الاجرب - بیشتر یاران اخوان العلانیه شده اند کمترین علامات اهلیت آن باشد که اگر اهل سماعے را گویند که تو نااهلی و ترا سماع مشروع و درست نیست چون ازین سخن و امثال آن برنجد و تفاوتے در باطنش رسد و یا تغیرے در ظاهرش ظاهر گردد بالیقین داند که نااهل است واورا رقص و سماع حرام - سماع است برادر بگویم که چیست * مگر مستمع را بدانم که کیست * گر از برج معنے پرد طیر او * فرشته فرو ماند از سیر او * و گر مرد لهو است و بازی و لاغ * قوی تر شد دیوش اندر دماغ = و اگر بجهت ثبوت اهلیت خویش حجتے پیش آید اقرار کرده باشد بر نااهلیت خویش که من مدح نفسه فقد اذی ذکوة حمقه قال ابو حفص عمر قدس سره فی معنی قوله تعالی ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا کیف یبقی الغل فی قلوب ائتلفت بالله واتفقت علی محبته واجتمعت علی مودته وانست بذکره لان تلک قلوب صافیة من هواجس النفوس وظلمات الطبائع بل کحلت بنور التوفیق فصارت اخوانا اینها اگر شکایت از اهلیت و نااهلیت زمانه بنویسیم دفترے شود از فسق و فجور کارهر روزهٔ ما * وسے پر زحرام کاسهٔ دریوزهٔ ما - میخندد و روزگار میگرید بحبت بر طاعت و بر نماز و بر روزهٔ ما - فاما مرا بآں خدمت مخفے است با حسن اخلاص و محبت نه بدعوے و تبدش و حجت والعیاذ بالله منها آن آنست که بتواتر خبر مسموع گشته که ملازمان را در سماع و رقص انکار است و زجر و منع این کار رحل ا فتاده که کارها سے ملازمان بے نیت نخواهد بود و هر چه خواهند گفت بر صواب خواهد شد ولیکن اصوب می نماید که نه رد کنند و نه قبول نه اقرار کنند و نه انکار و احتیاط در دین باب سکوت تصور خواسته فرموده

این مسئلہ ایست مختلف فیہ اگر از کلام شیخ ضیاء سنامی رحمۃ اللہ علیہ وجہے معلوم میشود از کلام حجۃ الاسلام مجتہد امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ وجہے دیگر حاصل میشود و آں خدمت از ما بہتر میدانستہ باشند نوشتن تحصیل حاصل است بعضے ترک کردہ اند و بر عدم اتیان آں اہتمام نمودہ کہ مسئلہ میان جواز و ناجواز دایر است انجا ترک اولے زیرا کہ ترک جایزے جایز باشد و اتیان ناجایزے ناجایز۔ اما آں را منع ہم نکردہ اند کہ عمل بر روایتے وارد و بعضے مباح لاہلہ گفتہ اند و اہلیت شرط گرفتہ ہمچنیں سخن دریں باب بسیار واقع شدہ است فاما اگر سود ازدۂ رسوائیۃ کارسے پیموا سیاہ دلے فرسودہ گریبان چاکے دامن آلودہ دردمندے نامراد از منزل آخرت بے زاد ناہموارے نفس پرست مغرورے از شراب غفلت مست ناگاہ از شنیدن سازے ویا از استماع خوش آوازے معصیتہا پیش یاد آرد و فریاد بر آرد و آتش ندامت از دیدہ عبرت ببارد و بتاسف ایام بطالت گریہا کند و دستہا افشاند و مضطرب گردد و حرکتہا براند با و نتوان گفت کہ تو معصیت باشی و تحمل چہ ایم میباشی ایں نالہ و فریاد تو بے سازاست و ایں گریہ تو ممنوع و ناجوائز کہ از بوسیلۂ جاذب آوازے از صحن دل خاشاک ہر ایمتی روبد و حلقۂ مغفرت میزند و در رحمت میکوبد بگو نہ مانع وز اجہ تواں بود دمعۃ من دموع العاصین تطفی غضب الرب و ان اللہ تعالی یحب کل قلب حزین سیاہ نامۂ از خود کسے نبینم بگو نہ چوں قلم دود دل بسر نرود بہ آرے نہ ہر گریہ گریۂ ندامت باشد و نہ ہر توبہ توبۂ استقامت لقد صوفی نہ ہمہ صافی و بے غش باشد و اے بسا خرقہ کہ شایستہ آتش باشد پس اگر آں گریہ و اضطراب از وے بر وجہ تلبیس و کذب است آنگاہ نیز در حدیث فان لم تبکوا فتباکوا دا خل خواہد بود چوں تو یہ نکردی از گناہ باری کم از آں کہ بیکن آہے ہر چند کہ اہلیت دریں زمانہ عزیز است لیکن حکم بہ اہلیت و نا اہلیت کسے بالقطع کردن نشاید چہ آں از صفات قلوب است و بر عیوب قلوب بجز علام الغیوب مطلع نیست و ہر چند اہلیت و نا اہلیت را علامات ظاہری ہم ہست لیکن بعلامات

ظاہری در عور تحقیق نتواں رسید حکایت منظوم کہ مولنا جلال رومی فرمودہ مناسب سیاق مینمود

خلاصہ حکایت

دید موسی یک شبانے را براہ ٭ کو ہمی گفت اے کریم و اے الہ ٭ تو کجا ئی تا شوم من چاکرت
چارقت دوزم کنم شانہ سرت ٭ زیں نمط بیہودہ میگفت آں شباں ٭ گفت موسی باکیست ایں اے فلاں
گفت با انکس کہ ما را آفرید ٭ ایں زمین و چرخ ازو آمد پدید ٭ گفت موسی ہاے خیرہ سر شدی
خود مسلماں ناشدہ کافر شدی ٭ گفت اے موسے دہانم دوختی ٭ وز پشیمانی تو جانم سوختی
جامہ را بدرید و آہے کرد تفت ٭ سر نہاد اندر بیابان و برفت ٭ وحی آمد سوے موسے از خدا
بندۂ ما را ز ما کردی جدا ٭ چونکہ موسی ایں عتاب از حق شنید ٭ در بیاباں از پے چوپاں دوید
عاقبت دریافت او را دید ٭ گفت مژدہ دہ کہ دستوری رسید ٭ ہیچ آدابے و ترتیبے مجو
ہرچہ میخواہد دل تنگت بگو ٭ اے معاف یفعل اللہ مایشاء ٭ بے محابا رو زباں را برکشا
کفر تو دین است و دینت نور جاں ٭ ایمنی وز تو جہاں اندر اماں

پس احتیاط دراں باشد کہ بحکم ظنوا بالمومنین خیرا زبان اعتراض باز کشند و بر مکنونات دل حکمے نکنند کما روی ان داؤد النبی علیہ السلام استقبل السکینۃ بالرقص فقالت لہ زوجتہ اترقص وانت نبی فقال اتحکین علی قلبی وانت طالق کہ اگر مستمع نیک مردے و اہل باشد او را نا اہل پنداشتن زشت بود و اگر او نا اہل بحسن ظن درگذرند ہیچ وبال نبود بلکہ در زمرۂ ستودگان واذا مروا باللغو مروا کراما داخل گردند و حسن ظن از مکارم اخلاق اسلام است پس سکوت درینجا بہتر بینماید و شک نیست کہ آوازہاے خوش از جملہ نعمت ہاے الہی است و بنفسہ محمود است زیرا کہ از صفات داؤد نبی است علیہ السلام و صفات انبیا علیہم السلام ہمہ محمود باشند و ہر کہ صفتے از صفات انبیا علیہم السلام را بد گوید و یا زشت پندارد و معلوم است کہ شریعت بر وے چہ حکم می کند پس حسن صوت بنفسہ محمود است و یکے از عطیات خداوندی است قال اللہ تعالیٰ

ویزید فی الخلق ما یشاء و هو الصوت الحسن و قرآن خواندن بالحان باجماع مستحب گفته
اند بحکم حدیث چنانکه خواجه ابو نجیب سهروردی قدس سره در تصنیف آداب المریدین نبشته است و از ذو النون مصری قدس سره نقل
می کنند که گفت الاصوات الطیبة مخاطبات و اشارات الهیة استودعها عند کل طیب
و طیبة و جنید قدس سره را گفتند که سبب چیست شخصے آرامیده باوقار ناگاه آوازے می شنود اضطراب
و قلق در نهاد وی می افتد و حرکات نامعتاد می راند گفت حق سبحانه و تعالی در ازل با ذریات
آدم علیه السلام خطاب الست بربکم کرده حلاوت و عذوبت آن خطاب در مسامع ارواح ایشان
بمانده است لاجرم هرگاه که آوازے خوش بشنوند لذت آن خطاب بیاد ایشان آید و بذوق
آن در حرکات آیند ؎ الست از ازل همچنانش بگوش * بفریاد قالوا بلی در خروش
از اینجا آن نکته معلوم گردد که گفته اند حسن صوت در دل سامع چیزے نمی اندازد بلکه آنچه در دل
است آنرا می جنباند و سید عبد القادر گیلانی رحمة الله علیه فرموده اند بیت الارواح کلها
یرقصون فی قوالبهم بعد قوله الست بربکم و از اینجا آن نکته معلوم گردد که سرود را
قوت روح گفته اند ؎ چه خوش باشد آواز نرم و حزین * بگوش حریفان مست صبوح به از
روئے زیباست آواز خوش * که آن حظ نفس است و این قوت روح - فاما استحضار قوالان
و اجتماع از بهر استماع اگرچه بدعت است و در عهد رسول صلی الله علیه وسلم و صحابه و تابعین و تبع
تابعین نبود رضی الله عنهم لیکن مزاحم سنتے نیست پس مذموم نباشد و مشایخ متاخرین رضی الله
عنهم آن را مستحسن داشته اند که مشتمل بر فواید است از جمله فواید سماع یکے آن است که کلالتے
و ملالتے که طالبان را در طلب واقع شود و قبضے و یاسے که طبعا پیدا آید مشایخ متاخرین رضی الله
عنهم بهر دفع این عارضه ترکیبے روحانی از سماع اصوات حسنه و الحان متناسبه و اشعار مشوقه
بر وجهیکه مشروع باشد نهاده اند و طالبان را ابتداء در آن وقت حاجت رخصتے داده اند تا کلالت
و ملالت طبع مرتفع شود و باز از سر شوق جدید روی بمعاملات آرند آرے چنانکه در سماع فواید بسیار
است مزلتها نیز بے شمار است چنانکه ابو القاسم نصرابادی را قدس سره گفتند که انک تسمع

بالسماع فقال نعم هو خیر من ان تفعل وتغتاب الناس فقال له ابو محمد الجرید قدس سرہ هیهات یا ابا القاسم زلة فی السماع شر من کذا وکذا سنة تغتاب الناس پس اگر فواید سماع را با آفات آں مقابلہ کنیم رفع آں آفات لازم آید واز امکان وقوع آں ترک سماع واجب نگردد زیرا کہ خیر الاعمال کہ نماز است درحق بعضے سبب فلاح است قال اللہ تعالیٰ قد افلح المومنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون ودرحق بعضے موجب ویل است فویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون پس با وجود احتمال وقوع سهو وغفلت کہ موجب ویل است ترک صلوٰۃ جایز نبود بلکہ ترک سهو وغفلت لازم آید کذالک السماع ومقصود کلی در نماز حضور دل است پیش حق سبحانہ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب پس اگر حضور در سماع میسر شود از نماز بے حضور بسے بہتر باشد لعن اللہ جسد اقایما بین یدی اللہ لیس معه قلبه از جنید قدس سرہ پرسیدند ما تقول فی السماع فقال کل ما یجمع العبد بین یدی اللہ فهو مباح ؎ ازاں محراب ابرو رو مگرداں ✧ اگر در مسجدی در دو خرابات ✧ جوانمردا بندگانے کہ ذرہ تجاوز وتخالف از متابعت سنت روا نمیداشتند ودر طلب رضائے حق تعالےٰ باقصے المراتب علم افراشتند رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ دقت اسرار شریعت وغموض آثار طریقت ایشاں نیک تر دانستہ ودریافتہ بودند حرکات و سکنات ایشاں بے پناہ شریعت نخواہد بود وبسیارے از ایشاں در سماع جان دادہ اند پس حمل نتواں کرد کہ آخر ایشاں بر مناهی ومحظورات جان دادند کہ همت ایشاں مصروف جز رضا و تسلیم نیست ودعائے ایشاں جز صدق وتعظیم نہ غایت ما فی الباب دریں زمانہ نشوم کہ رایحہ راستی عجز مشیم است اگر کسے بہ ہیچ امرے اں نہ چیز تو بیخے کند حق بجانب او باشد وحقیقت نیکوا وما ہو بود چہ مخلص ترین برادراں آں باشد ان راے منك سیئة اذعها وان رای منك حسنة دفنها پس باید کہ انچہ بالاتفاق محظور است چنانکہ خندہ قہقہہ وغیبت وایذا وکبر وعجب وحسد وحقد وفخر وحب جاہ وطلب صدارت وتحقیر مسلمانے وامثال

ذلک مما لایعد نخست مارا از انہا بشوید و آنچہ درین مہم تر است چوں صدق و اخلاص وخلوص نیت وعلم معاملہ بندہ با حق سبحانہ وتعالیٰ وعلم نجات آخرت وطریق مراعبت دل بسوے حق تعالیٰ وریاضت وعبادت و امثال ذلک مما لایحصے از ان بابا و گویا انگاہ در مسئلہ مختلف فیہ زاجر و مانع آید وراہ انصاف آنکہ اول خود متصف بدان صفات گردد کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون امام نوری قدس سرہ را پرسیدند کہ مردم کجا سزاوار گردد تا مرخلق را پند دہد گفت وقتیکہ از حق سبحانہ فہم کند نقل است کہ روزے امام ابوالحسن نوری قدس سرہ جنید را قدس سرہ بر منبر دید گفت یا ابا القاسم خداوند تعالیٰ از عالم بعلم او راضی نگردد تا اورا اندر آں علم نہ بیند پس اگر تو بر علم خود کار میکنی لا انم گیر ایں مقام را وگرنہ از منبر فرود آے جنید قدس سرہ در حال فرود آمد تا یکماہ با خلق سخن نگفت و از خانہ بیرون نیامد پس بیروں آمد وگفت اگر بمن نرسیدہ بودے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ در آخر زماں پیشواے قوم خوار ترین ایشاں باشد ہرگز بشما سخن نگفتمے اینجا گفتہ اند کہ ایں از جنید قدس سرہ اقرار است بر تقصیرات خود یعنی اگر در مراعات حق علم راست نیستم بارے اندا اقرار بر تقصیرات آں راست باشم سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم استغفر اللہ من جمیع ماکرہ اللہ قولاً وفعلاً حاضراً وناظراً۔

گر گوہر عاقبت نسفتم ہرگز + ور گرد گنہ زرخ نہ رفتم ہرگز

نومید نیم ز آستان کرمت + زیرا کہ یکے را دو نگفتم ہرگز

آپ کی مصنفہ کتابوں میں سے سبع سنابل حقایق میں شرح نزہۃ الارواح شرح کافیہ ابن حاجب چار درویش حل شبہات رسالہ منظومہ شرح حقایق ہندی سلوک وتصوف میں مستند اور مفید کتابیں ہیں۔

حضور پیر قدس سرہ النیر کی دو شادیاں ہوئیں زوجہ اولے خاندانی سے ایک صاحبزادے حضرت

سیدنا عبدالجلیل قدس سرہٗ اور ایک صاحبزادی جن کا عقد سید محمود اصغر بن سید حسین بن سید نوح بن سید محمود اکبر بن سید خداداد بن سید لطف اللہ بن سید عمر بن سید محمد صغریٰ سے ہوا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - دوسری بی بی خاندان بنی عثمان سے قنوج کی رہنے والی تھیں ان کے والدین محلہ احمدی ٹولہ میں رہتے تھے ان سے تین صاحبزادے میر سید فیروزؒ میر سید یحییٰؒ میر سید طیبؒ اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین چاروں صاحبزادے جامع علوم ظاہر و باطن عرفاء اور آپ کے خلفاء تھے -

حضور میر قدس سرہٗ المنیر نے نوّے برس کی عمر میں ۲۰ - رمضان شب جمعہ ۱۰۰۱ھ کو بمقام بلگرام انتقال فرمایا اور خانقاہ میں دفن ہوئے مزار مبارک زیارت گاہ خلق ہے -

بعد وصال حضور میر باوجود اصرار خدام و عزیزان سجادہ نشینی سے حضور میر عبدالجلیل نے انکار فرمایا اور خود اپنے سب سے چھوٹے اور عزیز بھائی میر سید طیب کو کہ علم و فقر و تجرید میں ثانی حضور میر تھے والد کا سجادہ نشین کیا اس وقت سے اب تک سجادہ بلگرام پر آل پاک میر سید طیب مسند نشین ہیں -

میر سید طیبؒ قدس سرہٗ کی ولادت نہم ربیع الثانی ۹۸۶ھ اور وفات ۵ - ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو بمقام بلگرام ہوئی -

میر سید فیروزؒ رحمۃ اللہ علیہ علاوہ فضل و علم کے آپ سخاوت و ایثار میں بے مثل تھے چار سو غرباء کی لڑکیوں کا عقد اپنے مصارف سے فرمایا آپ کی اولاد بلگرام میں ہے ۵ - محرم ۱۰۶۶ھ کو بمقام بلگرام انتقال فرمایا -

میر سید یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ عالم کامل محدث حافظ کلام اللہ تھے ولادت آپ کی ۹۸۵ھ دوم ذیقعدہ بمقام سانڈی ہوئی آپ کی تصنیف سے میزان الاعمال و معیار الاحوال ایک عمدہ یادگار ہے آپ کے اولاد بناست باقی ہے تفصیل اولاد ہر سہ صاحبزادگان شجرۂ ذیل سے ملاحظہ کیجئے

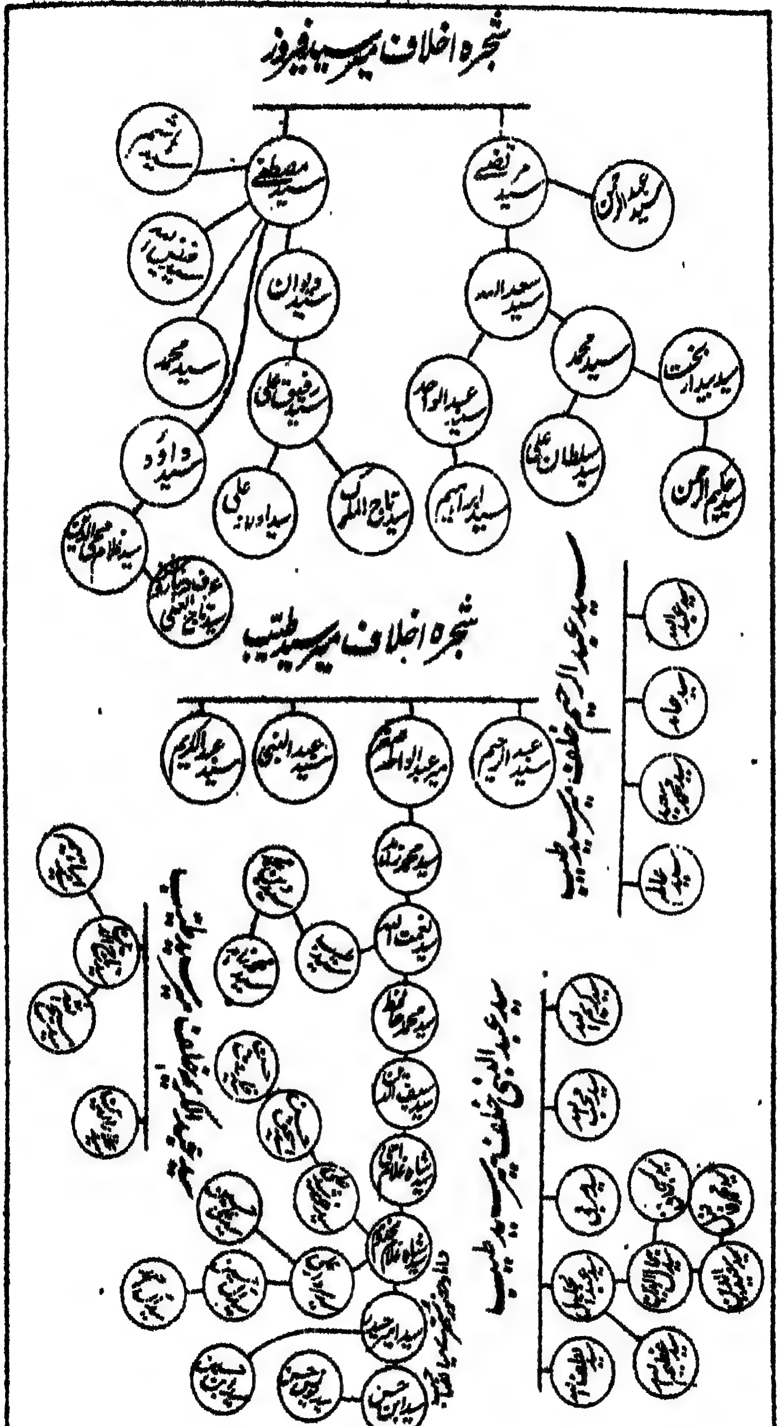

شجرہ اخلاف میر سید فیروز
سید مرتضی
سید عبدالرحمن
سید عبدالصمد
سید محمد
سید بیدار بخت
سید عبدالواحد
سید سلطان علی
سید حکیم الرحمن
سید ابراہیم
سید مصطفی
سید دیوان
سید محمد
سید داؤد
سید تاج الملک
شجرہ اخلاف میر سید طیب
سید عبدالرحیم
میر عبدالواحد
سید عبدالنبی
سید عبدالکریم
سید نعمت اللہ

مرشد العالمین سید ابوالہین میر عبدالجلیل[۱۲] قطب مارہرہ قدس سرہٗ

آپ خلف اکبر حضور میر قدس سرہ المنیر کے ہیں ولادت آپ کی ۲۰۔ رجب ۹۷۲ھ ہجری میں ہوئی تربیت اور اخذ طریقہ اپنے والد ماجد سے فرمایا آغاز شباب میں بحالت جذب جنگلوں پہاڑوں میں بارہ برس سیاحت فرمائی اسی حالت میں ایک بزرگ مسمیٰ معلم خطیب سے ملاقات ہوئی اور ولایت مارہرہ کی بشارت اور چند دعائیں اُن سے لیں اس سیاحت میں غذا صحرائی پھل اور درختوں کے پتے ہوتے اکثر جنات اسی سفر میں حضور کے دست حق پرست پر اسلام لاکر حاضر خدمت رہتے تھے اتفاقاً گذر آپ کا اترنجی کھیڑہ پر ہوا جو قریب مارہرہ کے ویران پڑا ہوا ہے یہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو شیر برنج کھلائی اور بشارت قطبیت مارہرہ دیکر آپ کو جانب مارہرہ روانہ کیا ادھر وزیر خاں صاحب کمبوہ رئیس مارہرہ حسب بشارت خواب حضور کے استقبال کو باہر نکلے قدمبوس ہوکر شہر میں لائے حضور نے کنارہ آبادی پہ قیام فرمایا چند روز میں ایک چھوٹی سی مسجد ایک خانقاہ ایک محل سرائے تعمیر ہو گئے سنہ ۱۰۱۰ھ میں حضور نے اپنے اہل و عیال کو بلگرام سے طلب فرمایا آپ سے اور جنات سے ایک سخت مقابلہ ہوا جس کا مفصل حال کتابوں میں مذکور ہے جس کا نتیجہ آخری جنات کی شکست و قید اور معاہدہ تھا کہ جس جگہ خدام و مریدین حضور میر عمل کریں گے وہاں سے یہ جماعت اپنا اثر اٹھالیں گی جس پر اس وقت تک عمل ہے قریب وصال شریف آپ نے مسواک شریف کو خانقاہ میں نصب فرمایا جو سبز ہو گئی اور اس وقت تک اُس کے چند درخت ہو کر مثل سائبان مزار شریف کو ڈھکے ہوئے ہیں اور اُس کے پتے مختلف امراض خصوصاً عقیمہ کو واسطے استقرار حمل اور مریض آسیب زدہ کو خاص کر بیسے دئے جاتے ہیں اور ہمیشہ مفید ثابت ہوتے ہیں آپ نے بتاریخ ۸۔ صفر ۱۰۵۷ھ ۸۵ سال کی عمر میں بمقام مارہرہ مطہرہ انتقال فرمایا اور خانقاہ میں دفن ہوئے جو اب درگاہ کلاں سے معروف ہے

آپ کے چار صاحبزادے ہوئے سید شاہ اویس سید ابو الخیر سید ابو الفتح سید محمد

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ سے اولاد دختری باقی ہر سہ حضرات سے اولاد

پسری موجود ہے جو شجرہ ذیل میں لکھتا ہوں۔

شجرہ اخلاف میر عبد الجلیل صاحب قدس سرہ

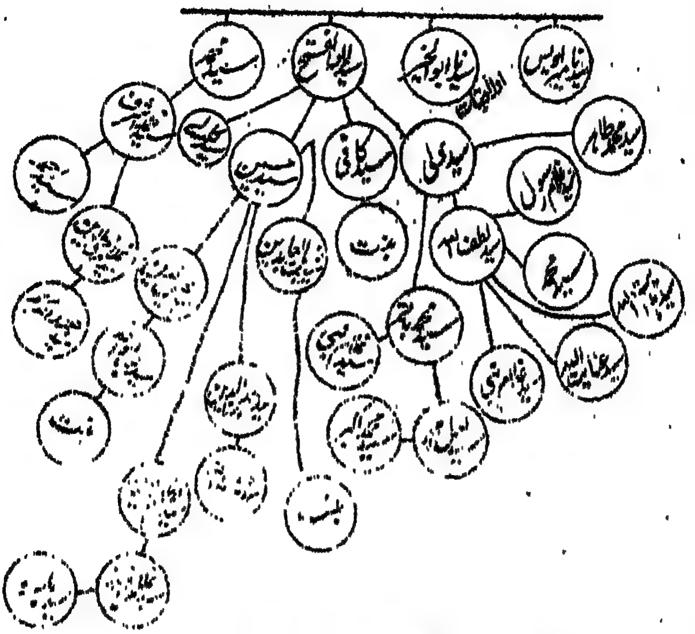

حضرت سید الرحمٰن میر سید اویس خلف میر عبد الجلیل قدس سرہما

خلف الصدق و صاحبزادہ خورد و مرید و خلیفہ و صاحب سجادہ والد ماجد خود آپ میں عجز و انکسار

اور شان رحیمی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ جو امانت سونپ سکے بھی ایذا کے روادار نہ ہوتے بلگرام

عزیزوں سے ملنے تشریف لے گئے تھے وہیں انتقال فرمایا مزار مبارک مقبرہ آبائی سے علیحدہ

ہے ۲۰ رجب ۱۰۹۱ھ تاریخ وفات ہے آپ کی شادی دختر سید علاء الدین بن سید حمزہ

بن سید صدر جہاں بن سید

آپ کے تین صاحبزادے ہوئے حضرت شاہ برکت اللہ سید شاہ رحمت اللہ

سید شاہ عظمت اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مشہور خلفا آپ کے تینوں صاحبزادے اور
شاہ رہبر جن سے عمل چوب دستی مخصوصہ حضور میر سید اویس قدس سرہٗ منقول ہے تھے
سیدہ رحمت اللہ قدس سرہٗ آپ کی شادی دختر سید محمد اشرف بن سید محمد سے ہوئی
آپ کے دو صاحبزادے سید قدرت اللہ اور سید آیت اللہ پیدا ہوئے۔
سیدہ عظمت اللہ شادی آپ کی دختر سید کاظم بن سید ابوالفتح بن سید عبدالجلیل
رحمۃ اللہ علیہم سے ہوئی آپ کے ایک صاحبزادی تھیں جو حضرت سیدنا شاہ آل محمد صاحب
خلف حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہما کے نکاح میں تھیں۔

حضرت سلطان العاشقین سیدہ برکت اللہ ابن حضرت میر اویس رحمۃ اللہ علیہما

ولادت آپ کی ۲۹۔جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ بمقام بلگرام ہوئی آپ بعد اپنے جد امجد قدس سرہٗ کے
صاحب نولایت مارہرہ ہوئے ابتدا سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں اپنے والد ماجد سے بیعت اور
خاندان قادریہ میں طلب فرمائی پھر حضرت سید مزمل بن سید عبدالنبی بن میر سید طیب اور سید
مصطفیٰ بن سید فیروز بن میر سید عبدالواحد بلگرامی قدست اسرارہم اور حضرت سید العارفین سید
لطف اللہ عرف شاہ لدھا بلگرامی خلیفہ حضرت میر سید احمد بن سید محمد کالپوی قدست اسرارہم سے
استفیض کیا اور خلافت پائی حضرت سید مزمل رحمۃ اللہ علیہ کو بھی علاوہ اپنے خاندان کے
اجازت حضرت سید احمد کالپوی قدس سرہٗ سے حاصل تھی۔
آپ کو ابتدا سے بسبب ایک بشارت کے عشق خانوادہ غوثیہ سے ہو گیا تھا لیکن خانوادہ میں
باوجود اجازت سلسلہ علیہ قادریہ روش سلوک چشتی نظامی تھی اور اس وقت تک سب حضرات
چشتی نظامی کہے جاتے تھے لہذا بعد حصول طریقہ اور ورزش اکساب باطنی باشارہ حضور
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کالپی شریف خدمت حضرت سیدنا شاہ فضل اللہ خلیفہ و خلیفہ
حضرت میر سید احمد کالپوی قدس سرہما میں حاضر ہوئے حضور سیدنا فضل اللہ قدس سرہٗ نے

نہایت مہربانی اور عظمت فرمائی اور ارشاد فرمایا دریا بہ دریا پیوست پھر سلاسل خمسہ میں اجازت و خلافت و رسالہ عمل معمول مصنفہ حضور سید ناشاہ سید محمد کالپوی قدس سرہٗ اور تمام اوراد و وظائف و اعمال و اشغال و مراقبات وغیرہ معمولات خاندان مرحمت فرماکر رخصت وطن فرمایا اور صاحب البرکات کا لقب بخشا حکم دیا کہ آپ مارہرہ میں سجادہ آبائی پر جلوس فرمائیے اور طالبان خدا کو راہ معرفت بتائیے کسی طالب کو ہمارے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ ماثر الکرام فی احوال بلگرام میں حالات حضور میر سید محمد قدس سرہٗ یوں لکھتے ہیں آپ سادات ترمذی سے ہیں آبا ء کرام آپ کے جالندھر میں قیام فرماتے تھے آپ کے والد ماجد میر ابوسعید قدس سرہٗ دہلی سے کالپی میں رونق افروز ہوئے اور قیام فرمایا حضور میر سید محمد قدس سرہٗ نے حضرت شیخ جمال اولیا کوروی قدس سرہٗ سے طریقہ چشتیہ میں بیعت کی اور سلاسل قادریہ و سہروردیہ و مداریہ میں اجازت پائی اور طریقہ نقشبندیہ میر ابوالعلا احراری قدس سرہٗ سے حاصل فرمایا آخر عمر میں چھبیس سال صائم رہے ایام ہیئنہ میں بھی سوائے ایک بیڑہ پان کے کچھ تناول نہ فرماتے آپ کی مصنفات سے تفسیر سورہ فاتحہ اور روایح بزبان عربی اور رسالہ تحقیق روح اور اسرار التوحید ارشاد السالکین اور رسالہ الفنا اور رسالہ عقاید صوفیہ اور رسالہ عمل معمول اور رسالہ واردات ہے ۲۶ شعبان ۱۰۷۱ھ کو بمقام کالپی انتقال فرمایا مزار شریف زیارت گاہ ہے۔ علاوہ ان حضرات کرام کے قدست اسرارہم فیضان روحی حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بطریق اویسیہ ہوا اور حقیقتاً تکمیل حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ کی حضرت سرکار قادری رضی اللہ عنہ نے خود فرمائی اور منصب قطبیت مارہرہ سے عزت بخشی خانقاہ قدیم کے گرد مکانات قوم گوندل کے تھے یہ لوگ نہایت شریر اور فسق و فجور کے عادی تھے ہمیشہ حضور ان کے قرب سے ایذا پاتے لیکن بخیال ہمسائگی تحمل فرماتے ایک روز ان شریروں نے سفل یکایک عین ایسی حالت میں کہ حضور نماز پڑھ رہے تھے خانقاہ مقدس میں پھینکا حضور نے شان جلال میں فرمایا کہ یہ جوان گم گئے

شرارت سے باز نہیں آتے بس اُسی روز سے اس گروہ پر آفات کا نزول ہوا اور جس وقت اُن میں سے کوئی تیس برس تک پہنچا مر گیا اکثر خاندان بالکل تباہ ہو گئے (مخدومی شاہ ظہور اللہ بقیہ اُسی گروہ میں سے تھے ان کے والد کے انتقال کے بعد ان کی والدہ نے حاضر ہو کر شاہ صاحب کو حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ کے قدموں پر لا ڈالا تھا یہ حضور میں پرورش ہوئے اور سن طویل پایا مدت العمر خدمت حضور خاتم الاکابر قدس سرہٗ میں حاضر رہے) آپ نے مکان و خانقاہ موروثی مارہرہ چھوڑ کر دوسری جگہ تشریف لیجانے کا قصد فرمایا جس وقت اس موقع پر جہاں اب بستی ہے تشریف لائے یہاں تالاب تھا ظاہراً باصرار چودھری فرید خاں قانونگوے و دیگر خدام سکنائے مارہرہ اور بباطن حسب الحکم حضور غوثیت رضی اللہ عنہ اس جگہ پر قیام فرمایا تالاب پاٹا گیا اور ایک مختصر مسجد و خانقاہ و حویلی ۱۱۷۱؁ھ میں بنائی گئی آہستہ آہستہ اُس کے قرب میں خدام ولواحقین آباد ہو گئے اور برعایت تخلص ہندی حضور کہ پیمی تھا اس بستی کا نام پیم نگر مشہور عام ہو گیا مکان سجادہ ہنوز وہی ہے مسجد اس مسجد حال کے وسط میں آگئی جو حضور سیدہ آل برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرہ کی تعمیر کردہ ہے حویلی میں بھی چند تغیرات ہو گئے آپ حبس نفس کبیر بطریق صعود فرماتے رات دن میں دو سانس لیتے تین برس تک غذا آپ کی دو قلوس آب برنج رہا تکار و جمائی حضور کو کبھی نہیں آئی نہ خندہ و قہقہہ کبھی سرزد ہوا نماز میں حضور کو ایسا استغراق ہوتا کہ کسی حال کی خبر نہ ہوتی تیس برس کامل سجادہ سے کہیں نقل و حرکت نہیں فرمائی آپ کے کمال کا شہرہ سنکر طالبانِ خدا دور دور سے حاضر آتے اور آپ بیشتر کی تربیت بطور جذب فرماتے اور عام مریدین کو سلسلہ جدیدہ کا پویا اور اہل خاندان کو سلسلہ قدیمہ میں بیعت فرماتے امرا و روسا حاضری دربار والا میں کوشش کرتے اور نذر و تحفہ حاضر لاتے لیکن اجازت نہ پاتے اکثر خلفائے حضور بھی اسی شان ترک و تجرید میں تھے شاہ عبد اللہ اسعد خلفائے حضور بعد تکمیل و ختم سلوک حالت سفر و سیاحت میں باتفاقیہ دہلی

پہنچے اور چند روز قیام فرمایا بادشاہ عہد سلطان محمد شاہ نے بکمال اشتیاق طلب فرمایا شاہ صاحب نے جانے سے انکار فرما دیا ایک روز بادشاہ حاضر ہوئے اور نذر پیش کی ایک موضع قریب مارہرہ جاگیر دیا یہ حال معلوم فرما کر حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ نے شاہ صاحب پر سخت عتاب فرمایا اور حکم دیا کہ بادشاہوں کا ملنے والا فقیر کے دروازہ پر نہ آئے شاہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فوراً حاضر مارہرہ ہوئے ہر چند عذر کیا کہ بادشاہ کے آنے اور نذر دینے میں فقیر کی مطلق خواہش نہ تھی ارشاد فرمایا کہ جب بادشاہ کے آنے کی خبر پائی وہاں قیام کیوں کیا فقیر بوقت نام اللہ سے تمہارے دلوں کو روشن کرتا ہے تم نام محمد شاہ دل پر ثبت کرتے ہو غرض بعد مدت بسفارش حضور سید شاہ آل محمد قدس سرہٗ خطا شاہ صاحب کی معاف ہوئی اور حکم حاضری دربار ملا آج یہ شاہ عبد اللہ صاحب دہلیز اندرونی درگاہ معلیٰ میں آرام فرما ہیں حاضرین واقف بچکر نکلتے ہیں اور نا واقفین قبر پر سے گذرتے ہیں اور یہ ان کی وصیت کی تعمیل ہے رحمۃ اللہ علیہ شاہزادے اور امرائے عہد مثل نواب ثابت خاں کولوی نواب نصرت خاں ناظم اکبرآباد نواب اقبال علی خاں کوششیں کرتے کہ نذر قبول ہو جائے لیکن ممکن نہ تھا حضور کے خلفا بڑے بڑے اہل کمال صاحب وجد و حال تھے۔

بعض مشاہیر خلفا کے اسم گرامی یہ ہیں شاہ عبد اللہ صاحب مارہروی آپ کا سنہ ۱۱۴۰ھ میں انتقال ہوا شاہ میم کشمیری سنہ ۱۱۵۰ھ میں انتقال ہوا شاہ مشتاق البرکات سنہ ۱۱۔۔ھ میں انتقال ہوا شاہ روح اللہ عزیزان نواب خیر اندیش خاں عالمگیری سنہ ہیں مزار آپ کا اس جگہ واقع ہے جہاں اب دروازہ جدید درگاہ سے سماع خانہ میں کھولا گیا ہے سنہ ۱۱۔۔ھ میں انتقال ہوا شاہ من اللہ سنہ ۱۱۔۔ھ میں انتقال ہوا شاہ ہدایت اللہ قوم فرملی سنہ ۱۱۴۹ھ میں انتقال ہوا شاہ عاجز مارہروی سنہ ۱۱۔۔ھ میں انتقال فرمایا شاہ عاشق البرکات سنہ ۱۱۴۳ھ میں انتقال ہوا شاہ راجو سنہ ۱۱۴۲ھ میں انتقال ہوا شاہ نظر

سنہ ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا شاہ صابر سنہ ۱۲۷ھ میں انتقال ہوا شاہ بوعلی سنہ میں انتقال ہوا شاہ سامی سنہ میں انتقال ہوا شاہ عین الحق سنہ میں انتقال ہوا شاہ صادق سنہ میں انتقال ہوا شاہ بے ریا سنہ میں انتقال ہوا چین بیراگی سنہ میں انتقال ہوا کشن داس بیراگی سنہ میں انتقال ہوا۔

امرا میں صرف ایک نواب محمد خاں غضنفر جنگ والی فرخ آباد تھا جو حضور کی نگاہ کرم سے ایک بڑا امیر نامدار ہوا ایک معتقد خدمت گذار تھا یہ ایسی غنی درویش صفت کا خیال تھا کہ حضور نے مصارف مطاثان دربار مارہرہ کے نام سے دو موضع تلوکھا پور اور دادن پور نذر بادشاہ محمد شاہ طاب ثراہ قبول فرما لیے اور وہ اس وقت تک سرکار کلاں اور سرکار خورد کے سجادہ نشینوں کے قبضہ میں ہیں آپ کے خلفا کے حال میں مستقل تصنیفات ہیں اگر تفصیلاً دیکھنا ہو کاشف الاستار اور خلفائے صاحب البرکات ملاحظہ کیجیے۔

آپ تصانیف سلوک و تصوف متقدمین اکثر مطالعہ فرماتے صاحبزادوں اور خواص مریدین و خلفا کو درس دیتے اکثر رسایل مفیدہ حضور کی تصنیف ہیں۔ چہار انواع۔ سوال و جواب۔ مجمع البرکات دیوان فارسی۔ پیم پرکاس۔ مثنوی ریاض عشق۔ رقعات صوفیہ۔ بیاض باطن و ظاہر۔ رسالہ تکسیر عوارف ہندی۔ رسالہائے تصوف۔ وصیت نامہ یہ آپ کی مشہور تصنیفات ہیں اشعار فارسی ہیں آپ کا تخلص عشقی اور ہندی میں بھی ہے۔

آپ کی شادی دختر سید محمود دین شہید محمد فاضل بن سید عبدالحکیم بن سید ابوالقاسم بن سید جان محمد بن سید محمود بن سید خداداد بن سید لطف اللہ قدست اسرارہم سے ہوئی آپ کے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں ایک صاحبزادی عقد سید نورالحق خلف رشید شاہ لطف اللہ عرف شاہ لدہا بلگرامی قدس سرہما میں تھیں دوسری زوجہ سید امان اللہ بن سید جان محمد تھیں تیسری زوجہ سید فضل اللہ تھیں۔

خلف اکبر حضرت شاہزادہ آل محمد صاحب - خلف اصغر حضرت شاہ نجات اللہ صاحب قدس سرہما - حضور صاحب البرکات قدس

سرہٗ نے دونوں صاحبزادوں کے نام وصیت نامہ تحریر فرمایا جو نقل ہے -

وصیت نامہ حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ

بندہا ے خدا آل محمد و نجات اللہ سلمہا اللہ تعالے، و ابقاہما سلامت باشند ایں چند نصیحت نوشتہ شدہ بداں عمل نمایند وایں رسالہ را ہموارہ با خود دارند باید کہ مشغول بیاد الٰہی باشند و بکتب فقہ و سلوک الفت نمایند و از مقام خود ہا جنبش نکنند و بخانہ مخلوق و مردم دنیا نروند و بزیارت قبور و بدیدن علمائے کہ ولے داشتہ باشد یا آنکہ ظاہرا و بدین آیند البتہ البتہ روند و بدل از اسعادت کونین دانند و ہیچ کارسے و مطلبے بحاکم و بکسے رجوع نکنند کہ سازندہ کارہا کارساز است و حسبۃً للہ براے کار خلق باہر کسے تعلق و ایجابت نمایند کہ ثواب است روزے حلکے یا ایں عاجز برائے کارسے مخالفت کرد در گذر کردہ شد اکثر عزیزان باو ملتجی شدند قبول نہ کرد و گفت اگر فلاں مرا رقعہ نویسد ازیں کار وا انکار بگذرم آں ہمہ عزیزان بایں محتاج الی اللہ تقاضاے رقعہ نبشتن بکد و جہد پیش کردند ناچار شدہ ایں بیت نوشتہ فرستادہ ؎ آنکہ رخسار ترا رنگ گل و نسریں دادہ صبر و آرام تو اند بمن مسکیں داد - خواند و باز آمد و موافقت نمود بہرحال دریا دل باشند و بہر آں فقر و الی اللہ فلا تقنطوا من رحمۃ اللہ و لتوکل علی اللہ بر دل و بر جان و زبان جاری دارند و طریقہ ظاہر را باسلوب کار ذوالک کہ پیش سازند و شعار دین را تقید تکلف ہر چہ کہ کردہ آید دریغ نکنند جاھدوا فی سبیل اللہ آمدہ جہاد اکبر ہمیں است کہ خود آرام ندہند تا آرام نیابد مجاہدہ بانفس کنند و بکلمہ حرص نشوند و بخلق ہرگز ہرگز اعتماد نکنند و بدینہا محتاج نشوند ؎

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است ؎ شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

نصیحتے کنمت یاد گیر و در عمل آر ✤ کہ ایں حدیث ز پیر طریقتم یاد است
مجو درستی عہد از زمان سست نہاد ✤ کہ ایں عجوزہ عروس ہزار داماد است

المقصود علم و عمل پیش گیرند و براں مغرور نشوند آرزوے آں کنند کہ چشم گریان و دل بریان و عمل خالص و اجابت دعا و رفاقت درویشان و مسکن مسجد و آہ دردناک و اخفاے حال از مدد الٰہی داز فیض عالم پناہی میسر شود آمین ہمدریں بودم کہ دل با من عتاب کرد و جانم پیچ و تاب نمود مطابق قول مشہور خود فضیحت و دیگر آں را نصیحت موئیت سپید شدہ دولت ہمچناں سیاہ است ظاہرت آراستہ و باطن تو تباہ پس کار خود بنشیں و بر حال خود غم و الم نما کہ ام حسنہ از تو سر زدہ کہ دیگراں را بہ نصیحت پیش می آئی و کدام حمیدہ سر انجام دادہ کہ ارشاد میفرمائی بس کن و وقت از دست مدہ بنشیں پس کار رو دیدہ بر دوز از درد مفارقت ہمیں سوز این گندم نمای و جو فروشی تا چند آنچناں باش کہ مینمائی و آنچناں نمای کہ میباشی چوں نیک نگریستم - از آں ہم بترم کہ دل گفتہ آہ صد آہ - عمر عزیز رفت بیا تا قضا کنیم ✤ عمریکہ بے حضور صراحی و جام رفت ✤ اے دل شباب رفت و نچیدی گلے ز عشق ✤ پیرانہ سر بکن کہ سر ننگ و نام رفت - بس کردم و توبہ نمودم و خموش نشستم بجوش و خروش آمدم باز بہوش رسیدم بمنہ و کرمہ یخرج الحی من المیت

من فہم فہم

حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ ۱۰ محرم ۱۱۴۲ھ ہجریہ کو رونق افزاے خلد بریں ہوے مزار مبارک درگاہ خورد مارہرہ واقعہ بستی وسط مقبرہ میں زیارت گاہ خلق ہے عرس مبارک ۱۳ ربیع الاول کو ہوتا ہے -

حضرت شاہ سید نجات اللہ الملقب بشاہ میاں قدس سرہٗ

آپ ۱۱۱۱ھ میں بمقام بلگرام پیدا ہوے بیعت طریقت اپنے والد ماجد قدس سرہٗ سے رکھتے تھے اکثر امراے عہد آپ کے معتقد تھے ہر قسم کے تحایف کثرت سے آپ کی خدمت میں پہنچتے آپ نے علاوہ محل سراے قدیم اسی احاطہ بستی میں عمدہ عمدہ مکانات بنواے آپ کے زمانہ سے دو سرکار

کلاں وغیرہ مشہور ہیں۔

آپ کی شادی دختر سید رحمت اللہ ابن حضرت سید شاہ اویس قدس سرہما سے ہوئی جن سے دو صاحبزادے سید شاہ امام عرف شاہ گدا اور سید شاہ مقبول عالم عرف شاہ سوندہا اور ایک صاحبزادی تھیں جو حضرت سید شاہ حقانی خلف حضرت سید شاہ آل محمد صاحب قدس سرہما سے منسوب تھیں۔

چار حرموں سے چھ صاحبزادے حضور صاحب النجات قدس سرہٗ کے اور تھے جن کے اسماء مبارک شجرہ میں علیحدہ درج ہیں اُن میں چند صاحبوں کی نسل باقی ہے اور چند لاولد رہے۔

سیدنا شاہ نجات اللہ قدس سرہٗ

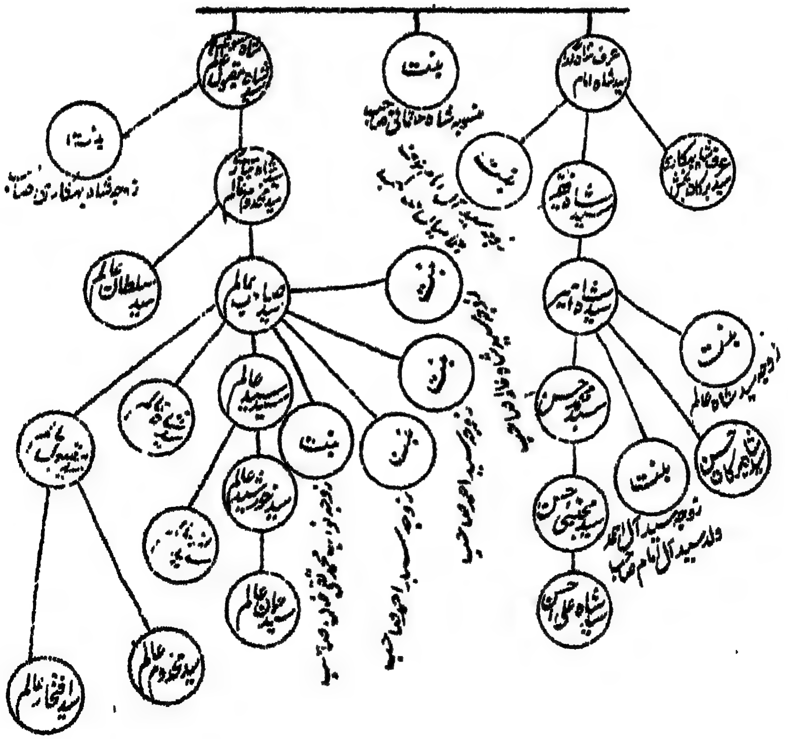

حضور سید شاہ نجات اللہ قدس سرہ

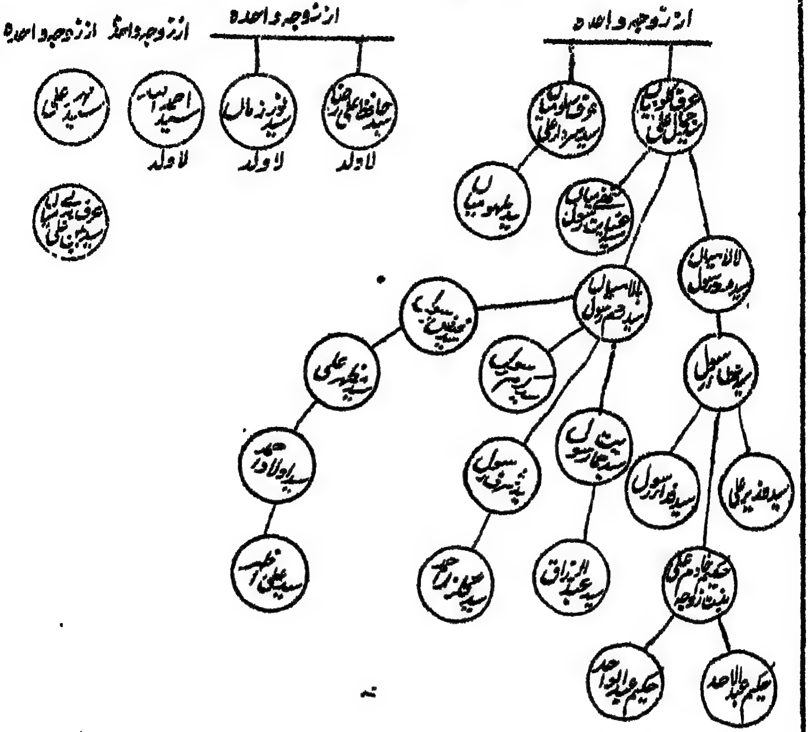

چھوٹی سرکار - میں بھی بڑے بڑے صاحب مرتبہ بزرگ ہیں اور حق یہ ہے کہ **این خانہ تمام آفتاب است** مقصود فقیر نگارش حال حضور مرشدی قدس سرہ ہے لہذا تمام اکابر خاندان کے تفصیلی حالات گذارش کرنے سے معذور ہے ترتیبا جو حضرات خاص اُس شجرہ عالیہ سلسلۃ الذہب میں منسلک ہیں بہ نہایت اختصار اُن کا حال درج ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ اگر حیات مستعار باقی ہے بعد تکمیل اس تصنیف کے شجرہ عالیہ میں تمام حضرات کا حال عرض کرونگا - حضرت سیدنا شاہ نجات اللہ صاحب قدس سرہ کا انتقال سلخ شوال سنہ ۱۱۹۰ھ بمقام مارہرہ ہوا اور اپنے اخ معظم حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ کے جوار میں دفن ہوئے۔

منقبت

اے خوش آں سر کہ جبین سا است بباب برکات		خرم آں دل کہ بود سینہ کباب برکات

درگہ فقر غنی بارگہ شاہی نیست — بادب شو بہ در فیض مآب برکات

تادل از جان جہاں باز نداری نرسی — خاک شو تا برزد دست بخطاب برکات

صد چو قلزم بخروش آرد جیحوں در جوش — قطرہ کان چکد از اوج سحاب برکات

نسبت خادمی و رابطہ شیفتگی — شکر للہ کہ دارم بجناب برکات

سبحہ دُر بکف و کحل جواہر در چشم — خنک آں دیدہ کہ شد چشم پر آب برکات

سکہ کاں پردگی سر خفی و اخفے — شکل نوری بدر آمد ز نقاب برکات

فیض نوری است کہ دارم سر محشر حسرت — دست در دامن و وابستہ بہ رکاب برکات

دوش از میکدہ حسرت بسوے مدرسہ رفت
در بغل شیشہ و در دست کتاب برکات

حضرت استاد المحققین شاہ سید آل محمد قدس سرہ

ولادت آپ کی ۱۸- رمضان سنہ ۱۱۱۱ ہجری بمقام بلگرام ہوئی جامع علوم ظاہری و باطنی مرید وخلیفہ و صاحب سجادہ حضور صاحب البرکات قدس سرہ تھے طالبوں کو علوم ظاہرو باطن دونوں کے سبق خود پڑھاتے اور کسب سلوک باقاعدہ ہوتا بیشتر فقراے حضور صاحب البرکات کی تکمیل بھی حضور سے ہوئی آپ کا سا مجاہدہ خانوادہ برکاتیہ میں کسی بزرگ نے نہیں کیا۔ اٹھارہ برس کامل ریاضات میں مشغولی رہی تین سال ایک اعتکاف میں خلوت گزین رہے روزہ نان جویں خشک سے افطار فرماتے کثرت حبس سے تالو مبارک گر گیا اور سر میں گڈھا پڑ گیا تھا حرارت قایم ہو کر حمے دق پیدا ہو گئی دہلی تشریف لے گئے شاہی طبیب معالجہ سے عاجز ہوگئے اور عرض کیا کہ اس تپ کے دفع کے واسطے صرف ہمت حضور صاحب البرکات قدس سرہ مفید ہو سکتی ہے حکما کے پاس اس کا علاج نہیں آپ واپس تشریف لائے اُس تپ سے نجات کے ساتھ آثار فالج پیدا ہو گئے جس کی تدابیر طبیہ ہوتی

رہیں یہ وہ وقت ہے کہ بادشاہ و وزرا و والیان ملک اس آستانہ عالی کی زیارت میں
کوششیں کرتے اور اجازت باریابی نہ ہوتی تھی۔ نواب ابوالمنصور خاں صفدر جنگ نواب
غازی الدین خاں عماد الملک۔ نواب نجیب الدولہ نجیب خاں۔ نواب علی محمد خاں خادمانہ
ومعتقدانہ عرائض حاضر کرتے۔ نواب احمد خاں غالب جنگ والی فرخ آباد خادم خاص اور
معتقد با اخلاص ساختہ و پرداختہ اسی سرکار والا کا تھا بزمانہ حیات نواب محمد خاں غضنفر جنگ
نواب احمد خاں غالب جنگ نے بذریعہ و وسیلہ حضور سیدی حضور شاہ حمزہ صاحب
قدس سرہٗ درخواست کی حضور توجہ فرمائیں کہ بعد نواب غضنفر جنگ یہ فدوی نواب ہو ارشاد
ہوا کہ نواب غضنفر جنگ کے احمد خاں سے بڑے اور ان سے زیادہ قابل سو بیٹے ہیں بظاہر
ناممکن ہے کہ احمد خاں نواب ہو لیکن حکم ہو چکا ہے ضرور یہی مالک ریاست و نوابی ہوگا۔
ایک مصاحب نواب احمد خاں کے جو بعد ترک ملازمت زمرہ فقرائے آل محمدیہ میں شامل
وکامل بنے مامور ہوئے کہ وظیفہ نواب کے واسطے پڑھیں کچھ عرصہ کے بعد نواب غضنفر جنگ
کا انتقال ہوا اور دربار شاہی سے بجائے نواب مرحوم نواب قایم خاں مرحوم کا بڑا بیٹا نواب
مقرر ہوا۔ نواب احمد خاں نے حاضر ہو کر عرض حال کیا پھر وہی ارشاد ہوا کہ حقیقتاً یہ تمہاری نوابی
کی تکمیل ہو رہی ہے مطمئن رہو کچھ عرصہ بعد وہ بزرگ جو مامور بہ دعا وظیفہ تھے کوٹھے سے گر کر
شہید ہو گئے اور نواب احمد خاں پر سخت فالج گرا کہ ایک ہاتھ ایک پاؤں بیکار ہو گیا نواب
غالب جنگ نے بکمال عجز عرضی روانہ کی کہ درویش صاحب کا بھی انتقال ہو گیا اور غلام بھی
قابل حرکت نہ رہا تمام دربار شاہی کے امرا میرے خلاف ہیں بڑے بھائی کا تسلط ملک
موروثی پر ہو گیا اب کیا حکم ہے ارشاد فرمایا کہ نواب کی نظر سامان و اسباب پر ہے فقیر
حکم مسبب سُن چکا ہے لکھ دو چندے اور انتظار کرے یہ سب نمود بے بود ہے نواب احمد خاں
غالب جنگ ہوگا اسی عرصہ میں نواب قایم جنگ معہ اکثر بھائیوں اور نامی سرداروں
کے مارا گیا اور بالآخر نواب احمد خاں غالب جنگ والی ریاست فرخ آباد ہوا اُس کے تمام

مخالفین ذلیل ہوئے مرض سے بھی شفا پائی عزت و مرتبہ بھی اپنے بزرگیاں سے زیادہ ملا
کامیابی پر نواب احمد خاں غالب جنگ اُس وقت مارہرہ پہنچا کہ حضور کا وصال ہو چکا تھا
اور حضور سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ آپ کے خلف الصدق زیب سجادہ تھے نواب
نے ایک بڑی جائداد درگاہ برکاتیہ و مسجد و خانقاہ کو بمنظوری سلطنت دوامی معافی نذر کی کچھ
روزینہ مقرر کئے اور ہمیشہ بہ نیاز و اخلاص ہدایا و تحائف خدمت سرکار کرتا رہا آپ کی تربیت
و تعلیم و مجاہدہ کے حالات آپ کی خرق عادت بہت کتابوں میں درج ہیں خصوصاً کاشف الاستار
شریف مصنفہ حضور سید شاہ حمزہ قدس سرہ اور شرح وصیت نامہ حضور سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ
مصنفہ مولنا شاہ عبدالہادی مرید حضور استاد المحققین قدس سرہ ان حالات سے مالا مال ہیں
آپ کے فقراسب جامع علوم ظاہر و باطن تھے اور یہ اس خانوادہ بزرگ کا خاص دستور ہی
کہ سالک کو اولاً تعلیم ضروری علم ظاہر دیکر کسب باطن میں مصروف کرتے ہیں۔ مشاہیر خلفا حضور
کے یہ ہیں۔

شاہ ظہور اللہ کشمیری۔ شاہ واصل۔ شاہ عبدالہادی۔ شاہ شہباز
کنبوہ سنبھلی۔ سید فخرالدین احمد ۱۱۵۳ھ وصال ملقب بشاہ باقی باللہ پنجابی
فقیر اللہ عرف شاہ عارف باللہ۔ شاہ بزرگ مارہروی ۱۱۴۹ھ۔ شاہ
مکن۔ شاہ انور۔ شاہ رحمت اللہ۔ مولوی غلام نبی انزولوی۔ شاہ
حفیظ اللہ۔ شاہ اسرار اللہ۔ شاہ نادر ۱۱۶۹ الحصر۔ شاہ بیرنگ مجذوب۔
شاہ رفیق۔ شاہ رشید ۱۱۶۳ھ۔ شاہ بوعلی۔ شاہ فضل اللہ۔ شاہ
محبوب اللہ۔ شاہ مفتی جلال الدین۔ شاہ محمد شاکر مصنف قاسمیہ رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین۔

شادی آپ کی حقیقی چچا سید شاہ عظمت اللہ صاحب قدس سرہ کی صاحبزادی سے ہوئی آپ کے
دو صاحبزادے خلف اکبر حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہٗ۔ خلف اصغر

حضرت شاہ حقانی قدس سرہٗ اور ایک صاحبزادی تھیں جن کا عقد سید محمد رضا ابن سید امان اللہ ابن سید جان محمد ابن سید معین الدین ابن سید عبداللطیف ابن سید محمود اصغر ابن سید حسین ابن سید نوح ابن سید محمود اکبر ابن سید خداداد ابن سید لطف اللہ ابن سید حسین ابن سید نصیر ابن سید حسین ابن سید عمر ابن سید محمد صغرے رحمۃ اللہ علیہم سے ہوا۔ وفات آپ کی ۱۶۔ رمضان ۱۲۴۱ھ روز دوشنبہ کو بمقام مارہرہ ہوئی متصل روضہ حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ ایک جداگانہ عمارت میں جو ملحق روضہ کردی گئی ہے دفن ہوئے۔

حضرت شاہ حقانی صاحب خلف اصغر حضور شاہ حمزہ آل محمد قدس سرہٗ

آپ عبادت و سخاوت و ایثار و عطا میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے عمارات و باغات سے خاص تعلق خاطر تھا باغ پختہ معہ مکانات مردانہ و زنانہ و چاہ و مسجد و حمام حریم بستی معہ برج و صدر دروازہ و حرم سرائے زنانہ درگاہ معلی یہ سب آپ کی یادگاریں ہیں نسبت آپکی اپنے عم مکرم شاہ نجات اللہ صاحب قدس سرہٗ کی صاحبزادی سے ہوئی تھی جو کسی وجہ سے تکمیل کو نہ پہنچی اور عقد نہ ہوا آپ نے کسی دوسری جگہ عقد منظور نہ فرمایا اور تمام عمر تجردانہ بسر فرمائی اکثر باغات بیرونیہ آپ نے نصب فرمائے تھے اور اُن کے پھل دور دور تحفہ امرا میں جاتے باوجود اس کے کہ آپ اپنے والد ماجد کے مرید اور اخ معظم کے خلیفہ تھے آپ نے کسی کو مرید نہیں فرمایا تفسیر کلام اللہ شریف بزبان اردو مصنفہ آپ کی سرکار میں موجود ہے۔

۱۷۔ ذیحجہ یوم جمعہ ۱۲۰۱ھ ہجری کو بمقام مارہرہ انتقال فرمایا اور درگاہ حضرت شاہ آل محمد صاحب قدس سرہ میں دفن ہوئے۔

منقبت شاہ آل محمد صاحب قدس سرہٗ

مدام ہو نام لوں گر صبحدم آلِ محمد کا
ادب رکھتی ہی یہ شام الم آلِ محمد کا

درِ دولت ہی مرجع بادشاہونکا فقیروں کا
فلک سے پوچھئے جاہ و حشم آلِ محمد کا

مے بغدادی و ساقی حجازی میکدہ ہندی
دکھا دیں چل تجھے دربار ہم آلِ محمد کا

خدا کا خاص بندہ حاکم و وارث خدائی کا
عرب آلِ محمد کا عجم آلِ محمد کا

وہی مارہرہ ہے تو نے سنا منصور کا قصہ
حصارِ امن ہی یہ فوج غم آلِ محمد کا

خدا بندہ نواز و رحمتِ عالم پیمبر ہے
کرم ہی غوث اعظم کا کرم آلِ محمد کا

دمِ آخر خدایا جب مری آنکھوں میں دم آئے
دہن سے نام نکلے دمبدم آلِ محمد کا

حضرت محبوب العاشقین سید العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہٗ

خلف اکبر و صاحب سجادہ حضرت سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہٗ ولادت آپکی ۱۴۔ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ بمقام مارہرہ مطہرہ ہوئی چار برس کی عمر میں حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ سے کلاہ مبارک اور سیلی اور بڑے میاں کا خطاب ملا گیارہ برس زیر تربیت و تعلیم حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ اپنے جد امجد کے رہے اور حضور استاد المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہٗ اپنے والد ماجد سے اخذ فیض ظاہری و باطنی فرماتے رہے کتب درسیہ مولٰنا شیخ ڈھڈھا لاہوری اور مولوی سید محمد باقر سے اور طب حکیم عطاء اللہ صاحب سے جو اکبرآباد کے رہنے والے تھے حاصل فرمائیں رحمۃ اللہ علیہم کمال علم ظاہر کا پرتو تھا کہ سرکار کے کتب خانہ میں جو ہزارہا کتابیں غیر مکرر تھیں چند در چند بار مطالعہ حضور سے مشرف ہو چکی تھیں آپ کو علم حقایق سے خاص مناسبت اور حضرت شیخ الشیوخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے خاص ذوق تھا خود حضور اکثر ملاحظہ فرماتے اور خاص خدام کو اُن کا درس دیتے حضور کی جامعیت علوم کا پتہ آپ کی تصنیفات خصوصاً فص الکلمات سے بآسانی مل سکتا ہے یہ کتاب دنیا بھر کے علوم پر شامل ہے اور پھر کسی کتاب سے اخذ و خلاصہ نہیں

اصول فن اور کلیات وضروریات مسایل عجیب دلکش انداز سے تحریر فرمائے گئے ہیں اس کی
دو جلدیں ہیں جلد اول الہ آباد میں صاحبزادگان حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی قدس سرہ
کے پاس مستعار ہے دوسرا حصہ سرکار مارہرہ میں موجود ہے سبحان اللہ عجیب جامع ونافع
تصنیف ہے۔ دوسری بیاض شریف کتاب کاشف الاستار شریف ہی جو قابل زیارت
اور خاندان کے اعلے اسرار پر شامل ہے مکاتیب ہیں جو عجیب حقایق سے بھری ہیں۔
وصیت نامہ ہے کہ دنیا ودین کی خوبیوں سے مالامال ہے اللہ اکبر یہ حضور کی شان غنا تھی
کہ باوجود قلت اسباب ظاہر نوابان ممالک ووزراے سلطنت مع فوج وخدم کے مہینوں
حضور کے مہمان رہتے اور روزانہ اقسام اقسام کے کھانے اور تحایف سب کو مرحمت ہوتے
اور کبھی کسی نواب ورئیس سے خدمت نہ چاہتے بلکہ بیشتر امراکو اجازت باریابی بھی نہ ملتی
ہر تحفہ کے عوض میں ایک گراں بہا عطیہ مرحمت ہوتا اور پھر جو سرکار سے ایک بار عطا ہو جاتا
وہ دوامی ہوتا۔ عرس حضور سید ناشاہ آل محمد قدس سرہ میں عام مہمانوں کو سو قسم کا کھانا مرحمت
ہوتا اور وہ ہزاروں کی جماعت ہوتی ایک سال علاوہ کھانے کے بغرض شمار مہمانان عرس
آم اور بیر بھی تقسیم فرمائے جو ہر شخص کو ایک ایک دیا گیا یہ خاص حضور کے باغات کے تھے
ایک لاکھ چونتیس ہزار تقسیم ہوئے اس سے مجمع عرس شریف کا اندازہ کیجئے علاوہ مکانات
سرکاری قصبہ میں بھی مہمان ٹھہرتے باغات اور میدانوں میں خیمے وشامیانے نصب ہوتے
آخر عہد میں خود حضور نے مصارف میں تخفیف فرمادی تھی تاہم مہمانوں کو پچیس قسم کا
کھانا مرحمت ہوتا تھا۔ قصبہ کاس گنج جو ایک صحراے ویران مسکن راہزنان تھا حضور
کے حکم سے آپ کے خادم سردار یاقوت خاں نے آباد کیا قادر گنج میں عرس حضور غوث الاعظم
رضی اللہ تعالے عنہ آپ کی توجہ کا اثر تھا جس میں ہزاروں مشایخ وعلما واہل حاجت جمع
ہوتے اور سب کو معقول رخصتانہ مرحمت ہوتے قصبہ گنج ڈونڈوارہ میں اسلام آپ کے
فقرا نے پھیلایا سبحان اللہ کبھی آپ ایک عالم دین پرور ہیں کہ ہمہ تن حمایت شریعت میں

محو ہیں کبھی ایک شاہنشاہ بیکس نواز ہیں کہ سراپا رعیت پروری میں مشغول ہیں کبھی ایک
شیخ عارف ہیں کہ ہزاروں بندہائے خدا آپ سے فیضیاب ہیں کبھی ایک طبیب مسیحا
نفس ہیں کہ صدہا مریض شفا پا رہے ہیں کبھی ایک کریم دریادل ہیں کہ سایلوں کی تلاش میں
مستغرق ہیں کبھی ایک مدبر شجاع ہیں کہ بڑے بڑے عقلا امور مشکلہ میں حضور سے تدابیر
پوچھ رہے ہیں اور بڑے بڑے امور اہم سلطنت حضور کے اشاروں سے فیصل ہو رہے
ہیں پھر ہر شان میں شان وحدت وعینیت ہویدا تھی واقعی جمع دنیا و دین فقیری و شاہنشاہی
بہت دشوار ہے اور یہ حضور کا خاص حصہ تھا۔ استقامت حضور کی عجیب تھی دس برس کی
عمر شریف سے نماز تہجد شروع فرمائی الی یوم الوصال ستاون برس میں ایک شب قضا ہو گئی
وہ شب شب عقد تھی ابر و باراں ہجوم مہمانان کے باعث حضور وقت مقررہ پر بیدار نہ ہوئے
اس ایک شب کی قضائے تہجد سے تین سال تک آپ نے عروس سے التفات نہ فرمایا
یہاں تک کہ شکایت عدم التفات حضور میں حضرت سیدنا شاہ آل محمد صاحب قدس سرہ
کے پیش ہوئی آپ نے سبب دریافت فرمایا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے اُس وقت یہ راز
دریافت ہوا کہ یہ قضائے نماز تہجد کا کفارہ ہے ہمیشہ معمول تھا کہ دو پہر کا کھانا تناول فرما کر
محمد اشرف خادم کو حکم ہوتا کہ وہ کتب خانہ سے کوئی کتاب لاکر آرام گاہ میں رکھ دیں یہ وقت
مطالعہ کتب تھا بعد سجادہ نشینی چونتیس سال تک سجادہ سے نقل وحرکت نہیں فرمائی۔
حضور اشاعت فیض و اجراء سلسلہ میں جسقدر حریص تھے اُس سے زیادہ کسی دوسرے
سے اخذ میں غیور تھے مولوی محمد طفیل بلگرامی ثم اترولوی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک بڑے عالم اور
خانوادہ مارہرہ کے معتقد تھے حاضر مارہرہ ہوئے اور چند سندیں حدیث کی پیش کیں
چونکہ وہ مرید خاندان نہیں ہیں ان کے ذکر میں آپ فرماتے ہیں (اجازت حدیث مسلسل
بالادلیہ خواہ نخواہ فقیر را داد) ایک موقع پر شکرانہ ادا فرماتے ہیں کہ الحمدللہ فقیر کے سامنے
وہ جماعت حاضر ہے جو چار واسطوں سے فقیر تک پہنچتی ہے ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

ایک بار بفقیر اعزہ سے ملنے بلگرام گیا تھا حضرت سید شاہ اسمٰعیل مسولوی رحمۃ اللہ علیہ سے جو اہل قرابت
سے ہیں ملاقات ہوئی سید صاحب نے بلا طلب و خواہش فقیر اجازت و خلافت سلسلہ
قادریہ رزاقیہ کی عطا کی آپ کا ایک وقت خاص حضرات اکابر سلسلہ اور اپنے بزرگوں سے
ملاقات کا مقرر تھا اُس وقت کسی خادم کو اجازت حاضری نہ تھی سوائے حضرات اکابر
سلسلہ اور بزرگوں سے بھی آپ کی صحبت رہتی اس خادم عاجز کو اس راز پر یوں اطلاع ہوئی کہ
حضور مرشدی قدس سرہٗ کی کتاب وظائف کی زیارت کر رہے ہوئے ایک فہرست اسمائے مبارکہ
اولیاء اللہ درج تھی جو بیشتر اصحاب سلسلہ برکاتیہ نہیں ہیں حضور سے عرض کیا یہ کیا ارشاد ہے
ارشاد فرمایا یہ وہ جماعت خاص ہے جن سے حضور جدی سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہ عیاناً ملتے
ہیں ہم نے فاتحہ اصحاب سلسلہ کے ساتھ اُن کے اسمائے پاک بھی درج کر لئے ہیں کہ حضرت
جدی بھی ہمیشہ فاتحہ میں ان کو شامل فرما لیتے تھے اسمائے مبارک بتفصیل ذیل ہیں ۔

اولاً اسمائے مبارکہ حضرات اہل سلسلہ بعدہٗ بارواح پاک دیگر خواجگان
قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و مداریہ و بارواح پاک حضرت
ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت امام حسن و
حضرت امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق
و امام موسیٰ کاظم و امام علی رضا و امام محمد تقی و امام علی نقی و امام حسن عسکری
علیہم السلام والرضوان و بارواح پاک سعد و سعید و طلحہ و زبیر و عبدالرحمن
و ابو عبیدہ و دیگر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم و
بارواح چہار پیر پیغامبران حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
و پیر فرشتگان حضرت جبرئیل و اسرافیل و میکائیل و عزرائیل علیہم السلام
پیر اولیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ و پیر پیران اویس قرنی رضی اللہ عنہ
و بارواح پنج پیر خواجہ حسن بصری و اویس قرنی و عبداللہ انصاری و

عثمان ہارونی و خواجہ محمد سمرقندی و بارولح ابو سعید خراز ابو الحسن نوری رویم حکیم ترمذی - ابو الخیر تیناتی - ابو جعفر مجذوم - شیخ روزبہان بقلی ابو العباس قصاب - ابو علی دقاق - ابو حمزہ خراسانی - ابو سعید ابو الخیر معشوق طوسی - احمد غزالی - محمد غزالی - شیخ احمد جام - علاء الدین عطار خواجہ پارسا - عین القضاۃ ہمدانی - بابا فرج تبریزی - شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی - شاہ اشرف جہانگیر - امیر علی ہمدانی - حضرت شمس الدین تبریزی - مولنا جلال الدین رومی - شیخ نجم الدین کبرے - شیخ فخر الدین عراقی - شیخ فرید الدین عطار - شیخ ابو طالب مکی - شاہ افضل الہ آبادی - سلطان مسعود کالپوی - شیخ محمد ملاوہ - شیخ اخی جمشید - شیخ غوث گوالیاری - شیخ وجیہ الدین گجراتی - شیخ عبد الجلیل الہ آبادی - شاہ لدہا - ملک تاج الدین سہاوری - سید بدر الدین چندن چشتی - سید فخر الدین - شاہ بدن مارہروی - شیخ صلاح الدین بلدامی مخدوم شیخ ثنا رگنگیری - حضرت بی بی فاطمہ - حضرت بی بی عائشہ - حضرت مریم - حضرت رابعہ بصریہ - حضرت بی بی فاطمہ قتال - شیخ ڈھڈھا لاہوری - مولوی سید محمد باقر - حکیم عطاء اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین -

تصنیفات میں فص الکلمات - کاشف الاستار - مثنوی اتفاقیہ - اسرار خاندانی - مکاتیب - وصیت نامہ - قصائد ہیں نظم فارسی میں تخلص عینی فرماتے تھے -

نقل وصیت نامہ حضور سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ

بالا بلند عشوه گر سرو ناز من ✤ کوتاه کرد قصهٔ عمر دراز من

معلوم بند ہاسے خدا سلمهم الله باد که فقیر را سفر آخرت پیش آمد آنچه قطب العاشقین حضرت جدی صاحب البرکات قدس سره در آخر رسالهٔ چهار انواع بقلم فیض شیم ارقام فرموده اینجا عم را بسند است حتی الوسع دران ساعی باشند و با مرادی لبهانه بدو از ینجانب خلافت سلاسل خمسه مقرر دانند و باسماء العین و الشیخ و دعاے یمانی و سور قرانی و دیگر ادعیه و اذکار و اشتغال بالمشافهه و غیر مشافهه مجاز و ماذون بوده اند و هستند و اقتدا بر شان شریعت غرا آنچه از دست آید لازم دانند و دست طمع بآستین قناعت بپیچند و به لابد اکتفا نمایند اگرچه الضرورات تبیح المحظورات نیز گفته اند و بکتب سلف و حقایق و اشتغال و اوراد مشغول باشند و کرسی بر طریقه اینقدر این طایفه انذل و جان استوار بربندند و چشمه کریمه اغماض عین در امورات دنیوی لازم شناسند ؎

انان رو ید گل و خار اندرین باغ ✤ که هم طاوس در کار است و هم زاغ ✤ اگر بینی بد و نیکی مزن دم ✤ که هم ابلیس می باید هم آدم — دنیا گذشتنی و گذاشتنی لهذا با همه کس سپردا ختنی است ـ اگر کسے از اهل الله تعالے بنظر آید دست شما و دامن او لیکن درین زمان اهلیت مفقود و جنسیت موجود بچرب ربانی و شیرین لسانی کسے فریفته نشوند که اینطایفه در هر وقت اعز من الکبریت الاحمر بوده اند و فاتحه سالیانه هرگز بتکلف نکنند بلکه ننمایند که حکم چنین است بعد بست سال هوشمن خواهد شد حالا مسئله اجل در حل و کارسے ازین اهم در پیش پس ازین دعا با به بیگانه و خویش سے پروین چون نیرانت او بطه کرقی رارسه

دیگر مگو نصیحت حافظ که ره نیافت ✤ گم گشته که بادهٔ تلخش بکام رفت

	غزل	

وقت آن آمد که عزم لامکان برپا کنم وقت آن آمد که از یاران تن باشم جدا		اینجهان و آنجهان را در هم وحشت پیدا کنم عزم سوے دوستان عالم بالا کنم

نغمہ عزوا الی اللہ سیر آہنگی شدہ
با رفیقان علاآہنگ آں صحرا کنم

نکتہ اول بآخر میرسانم اسے فلاں
دورۂ قوسین را اقرب باو ادنےٰ کنم

لیک وہمی را بلقرب وسوسہ سازم ہم
ایں خیالات توہم را بجود رسوا کنم

نفی در اثبات واثبات است در نفی کذا
لا و الا را بہم آریم تا لا لا کنم

رستش خود از لا و الا بیانم ایں زمان
تا لفطرت بیدائے امکاں خیمہ برپا کنم

صورت تن از ہیولا ست قفس آرم برولے
طایر قلہ نشیں را مادہ عنقا کنم

بیخود آتا با خدائے خویش گردم ہمنوا
بے خدا شو از خدا تا با خدا یکتا کنم

سادہ تن را بشکنم وایں پردہائے جان اہم
با صدائے ہویت تن تن ددر تا کنم

ہمزۂ قطعی بوصل جان کنم ہیتی ہمہا
دودہ با عزلزا اللہ را ایغما کنم

از حقایق وصیت نامہ پر اطلاع منظور ہو اس کی سرشت۔ ح مصنفہ مولنا شاہ عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضور سیدنا شاہ آل محمد وخلیفہ وقدیم اسرار خاص حضرت سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہما دیکھیے تاکہ رموز ونکات ومصطلحات عارفانہ پر جو اس میں مندرج ہیں اطلاع ملے

مکتوب حضور اسعد العارفین قدس سرہٗ بنام مفتی اودھ

با یار دلنوازم شکر لیست با شکایت
گر نکتہ دان عشقی خوش بشنو ایں حکایت

فضایل دستگاہ حقایق آگاہ کہ سلمہ اللہ مقلب اللیل والنہار نیرنگی ہا دارد و با وجود نیرنگی بیرنگ و در بیرنگی نیرنگ گاہے در صلح گاہے در جنگ گاہے با نام گاہے بے ننگ میدان جولانگاہ او وسیع است نہ تنگ ہمیں ایں معاملہ از روم تا خنگ عالم از ایں اسرار حیران است و دنگ مگر کسانیکہ نوشیدہ اند از عالم اسرار بیرنگ و دل شان صافی است از کدورات زنگ اینک بشنو احوال سنگ در بے ہنگ از آں معشوق بے پروا و شوخ و شنگ لبست وودم صفر بندہ خدا المعلے ۱۹ صاحب پردہ نشین شد و بیزدہم ربیع الاول

۵ سائین صاحب ہمشیرہ او یازدہم ربیع الثانی در زبایہ انتقال گوشہ گیر گشت حالت صبر و اضطراب
و تسلیم و رضا و اختیار آنے و شائے در دل پیدا کردہ و کیفیت جزع و فزع و شکایت با جان
معارضہ نمودہ جوشش ان اللہ مع الصابرین از یک طرف ترجیح خواستہ و خروش
انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ از یک جانب تفوق جستہ و ما درمیان حیران
گھور اگھور الرت ہیں ہم ہوچی کے جبن ۵

پری وشاں کہ نمک پاش سینہ ریش اند | کرشمہ سنج و وفا دشمن و ستم کیش اند
نگہ ز ناز لبالب دل از وفا خالی | تونگر اند بحسن و بمہر درویش اند

دریں مقام ایں جا عہ را دو مذہب است طایفہ وقت ورود بلا صبر و رضا را بالای گویند
و گروہے رتبہ تضرع و جزع را اعلے میدانند و تعریف صبر چنیں کردہ اند کہ الصابر
حبس النفس عن الشکوے و از گروہ انبیا علیہم السلام در مرتبہ صبر و صابری ایوب
علیہ السلام را ستایش کردہ اند چنانچہ قرآن شریف ازاں خبر میدہد انا وجدناہ صابرا
و ایوب علیہ السلام با وصف صبر بنالد و ایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر
و انت ارحم الراحمین دیگرے از انبیا علیہم السلام یعقوب علیہ السلام است کہ با دعوی
فصبر جمیل گردن بلند داشتہ و او چنیں لب بشکایت وا کردہ کہ انما اشکو بثی و
حزنی الی اللہ پس بدان اے مفتی صاحب اسرار کہ ایں نالہ و بے صبری و ایں تضرع
و شکایت انبیا علیہم السلام خود ایشاں را از مرتبہ صبر و صابری بیرون نکرد پس دریں صورت
اگر عارفے جزع و فزع نکند مذموم باشد و قبیح ۵

ہم نے کیا کیا نہ تمہسے رنج میں عجیب کیا | صبر ایوب کیا گریۂ یعقوب کیا

یکے از عارفان حدید البصر را گرسنگی چناں بیتاب کرد کہ درگریہ آمد شخصے بے خبر جاہل
گفت و عتاب کرد بوسے کہ چرا گریہ میکنی آں عارف محقق فرمود انما جوعنی لابکی یعنی
حق تعالے مرا گرسنہ کرد و گریہ را سے ہمیں کہ گریہ کنم پس ایں الم عارف الم حق است و ایں

رنج عاشق رنج معشوق است ہو ہو مجنوں لیلیٰ شد و لیلیٰ مجنوں فصد لیلیٰ و الم نشتر در مجنوں
جلوہ یکتائی داد حالت مجاز خود اینست حالت عشق حقیقی را چہ خوانی ؎

توچہ دانی زبان مرغاں را　　　　کہ ندیدی گہے سلیماں را

نے یعنی کہ حق تعالیٰ در قرآن شریف خبر میدہد ان الذین یوذون اللہ و رسولہ الآیہ الخ
ایذا کجا سر میکشد جزع این فراق جزع حق است و صبر ایشاں صبر اوست فھو الشاکی
وھو الصابر وھو الراضی وھو الشاکر پیغمبر علیہ السلام فرماید اعوذ بک منک بشنو
سخن مغلق و مشکل اے جان یعنی لذت ادراک ملایم است سبحانہ و او ہمیشہ ادراک آں میکند
لذت دایم در حق او محقق باشد اما کیست کہ ادراک الم معشوق حقیقی کند و ہنجا پر و بال عقل
نے سوزد بشنو چوں عشق مستلزم الم است و عشق چنانکہ در عاشق ظاہر است در معشوق
نیز ظاہر بلکہ حقیقتاً در عاشق و معشوق عشق است و چوں معشوق پیشتر از عاشق خود بر خود
عاشق است باید کہ از الم خالی نباشد پس اگر الم و تضرع و شکایت از کسے عارف شود الم
معروف خواہد بود نہ غیر ہیہات کجا رفتی و با مفتی زماں چہ گفتی خموش و بہوش آ اے محروش
کہ سیاد با قاضی زماں بگوید و در آید در جوش دلا کجا رفتی این ہماں عارف مفتی است کہ
او را در خواب عیاں دیدہ بودم دوست من است یار من خادم من است برادر من
چوں چنیں است اندیشہ مکن و بگو

وارستہ ز دردہا دوا را چہ کنند　　　　بگذشتہ ز خویش مدعا را چہ کنند
سلطان جہاں دل ہما را چہ کنند　　　　ہر کس کہ بخود رسد خدا را چہ کنند

دیگر ہمہ تواں نوشت کہ غم از یعنی و سے غمی از غم ما از جان من تواں برد دیگر ہم بشنو
آنکہ بہ پوشیدن قبا ساز من است　　　　یعنی کہ ہمیشہ سادگی رنگ من است
ہر نیک و بد و حالی از من سر زد　　　　گر بندہ و گر خدا شوم ننگ من است
تمام شد حامل رقعہ مرد صالح است تا خدا چہ خواستہ محالت الوقت بقلم آمدہ با نا آشنا نما یند

محب رسول دہلوی ایک صاحب نے عرضی شکایت اپنے حال کی حاضر کی علاوہ دستگیری کے جو تحقیق مسئلہ قدر فرمائی ہے قابل زیارت ہے عرضی محب رسول اور جواب نقل کیا جاتا ہے۔

رقعہ محب رسول بعد تمہید حمد و نعت این مضغہ وہم باطل سوائے آں مرشد کامل کدام جا التماس نماید اگرچہ بدون ثبوت حقوق عرض احوال ترک ادب اما بمعرفت سکان حضور التماس می نماید القصہ سرگذشت ایں ناتمام چنین است کہ چندے در لہو و لعب و چندے در ہیچ و لعب گذشت غیر از ثمرہ ندامت ہیچ حاصل نشد بہر وضعے کہ جہاں را ابلہ عزال متعود بجز از خاک و سبوس ہیچ بدست نیامد گاہے بدیں مضمون مترنم ع ہمہ حیرتم کہ دہقان

بچہ کار کشت ما را وگا ہے ؎

بیتاب جی کو دیکھا سینہ کباب دیکھا جیتے رہے تھے کیوں ہم جو یہ عذاب دیکھا

وا ویلا و ابستگی لواحق دامنگیر حسرت دا حسرتا از دوے عشق گریباں گیر محرومیت حیف صد حیف بدون دستگیری مرشد کامل **دو جہاں میں دو گئے با یا ملی نہ رام** ؎

دیر و حرم میں کیونکہ قدم رکھ سکے یہ میر ادہر تو مجھ سے بت پھرے ادہر خدا پھرا

حاصل کلام ایں تا اختتام این است کہ اگر ایں سایل مستجب لوازمہ بار لواحق است پس عدم مایہ الاحتیاج از برائے چیست و اگر سزاوار مرتبہ محبت است پس **آدھی میں کیا آدھی بٹیر** بہائے کیست ع یا بکش یا دانہ دہ یا از قفس آزاد کن ۔ و تسلی ایں دل مضطر بدون توجہ باطنی آن مرشد جہاں و جہانیاں نخواہد شد و بالفرض سوائے توجہ باطنی عالی بنوک خامہ اگر قرآن ثانی نازل خواہد شد ایں ناقص بدعائے خود نخواہد رسید

جواب نامہ نامی مشتمل بر مضمون درد طلب و حسرت عدم حصول مطلب رسید انشراحے بخاطر آورد ؎

اے خوشا آں چشمے کہ آں گریان اوست وے ہمایوں دل کہ آں بریان اوست

یارب کدام شمع بر بام فلک افروخته کرده عاشقان پروانه اند و چه گل در صحن زمین شگفته ساخته
که بلبلان دیوانه اند کدام طالب صادق که باین مصیبت جگر خون ندارد و کدام سالک عاشق
که درین اندوه آواره دشت و کوه نبود

آدم از شیفتگی مست است ❊ سرگشته ربنا ظلمنا ست ❊ احمد که خلاصه وجود است
لا احصی گوی در سجود است ❊ نوحی ز غم تو در مناجات ❊ عیسی ز تپش تو در خرابات
این جمله ز دین و ملت کیش ❊ چه تیر غمت ندیده در کیش ❊ درویش و پس اند جمله پویان
سبحانک اس انت گویان

آی عزیز سالکان این راه با خود چها داشته اند که تا آخر عمر روی صلح ندیده اند و امثال
ما مردم بیهوده طلب روی مقصود میخواهند و بمجرد روی تنگ و پوست جلوه معبود
میجویند

ای دل بهوس بر سر کاری نرسی ❊ تا غم نخوری بغمگساری نرسی
تا شانه صفت سر ته اره نتنی ❊ هرگز بسر زلف نگاری نرسی

حضرت جدی قدس سره میفرمایند لریں سور جتیں بنیں میاموه و پیریں پاد وسیٹ
سوره اسوی سر اسہتے بار ری لنا یں چھوٹ بخصوص درین زمانه کجا طالب
و کجا رهنده و کجا راه تا و کجا منزلگاه است سیر و سلوک کجاست حل شبه مشکلات

از بیخبران خبر چه پرسی ❊ از گمشدگان اثر چه پرسی
نی سوز مرا نه روز گاردی ❊ بی یار و نه دل دگر چه پرسی

لیکن بحکم ما ینبغی رابطه عدت چیزی ارقام میرود عزیزی این سر قدم جگر انبیا و
اولیا را کباب ساخته و دل عرفا و عقلا را در اضطراب انداخته لیکن چون فعل حکیم است
و فعل او عبث نیست بالیقین که مشتمل بر حکم و مصالح بی غایت است و لهذا گفته اند افحسبتم
انما خلقناکم عبثا بدانید که ذات احدیت من حیث انتفاء العبارات الاصطلاحیش

پذیر کثرت نیست و تعدد را بدو راه نے لیکن او ابمقتضاے اسما و صفات اشیونات لاتعد و لاتحصی و وجوبات غیر متناهی اند

سبزه دشت است و سرو باغ و شمع انجمن
شوخ من هر جا که است و هر جایی نیست به هر جا می بیند

لهذا حضرت الوهیت بقدرت و ارادت خود در خور قابلیت هر عینے از اعیان بمقتضاے علم خویش احکام اسما بران جاری ساخته که غیر آن حکم بظهور نمی تواند آمد لاتبدیل لکلمات الله

بقدرت بے سبب دارائے بر حق • بعلم خویش حکمے کرد مطلق • مقدر گشته پیش از جان و از تن
براے هر یکے کارے معین • چه بود اندر ازل اے مرد نااہل • که این شد بوحمد و آن ابوجهل
جناب کبریاے لاابالی است • منزه از قیاسات خیالی است • بروجان پدرتن در قضا ده
بتقدیرات ربانی رضا ده

اما تفصیل این مرتبه بطور محققان چنین است که این عالم را بمقتضاے اسماء الهی امور تنا قضه اند و هر یکے را مظهریت پس هر مظهر را نظر برب خاص خود است که رب مقید عبارت از آن است مثلاً مضل مربی ضلالت است و هادی مربی هدایت است و منعم مربی منعم علیه است و قابض مربی من له القبض است و باسط کذالک و لکل وجهة هو مولیها لهذا هر موجود را با رب خویش نسبتے خاص و تعین مخصوص باشد که مر غیر را نیست حضرت جدی صاحب البرکات قدس سره فرموده

من هدی الله جاس کو فلا مضل له کوی • اهچین کی من جانیو اور ندوجے ہوے
من یضلل له جو هر جیو بهی باپ کی موت • فلا هادی له هوے نه کر جتن کن کوت
پاپ پن کو نار کہیں پاپ کرے ہیں • گھور گھور الرت ہیں ہم ہچی سے جبین

پس هر آن مظهر با اسم مربی خصوصیتے کمال پیدا کرد که از آن مقام تجاوز نمی تواند کرد الناس علی دین ملوکهم حدیثے بینی که در وقت سلطنت محی الدین اورنگ زیب احکام صلاح و تقوے در تمام هندوستان سایه بوده و در وقت ناصر الدین محمد شاه احکام ترانه و سرود و پس در ین صورت

هر کسی که در عالم است و خواهش نیست مگر ملایم و مرضی رب خود محبوب یار خویش ؎

زاهد به تیمم و وضو ها محظوظ | خمار بباغ و سبوها محظوظ
خلقیست بذوق جستجو ها محظوظ | بیدل بشکست آرزو ها محظوظ

لهذا اهل مظهر بحکم ربوبیت در تحت تصرف اسم بصراط مستقیم دان و مامن دابة الا هو آخذ بناصیتها میخوان و هر جا که بتخانه و میخانه و بیت المقدس و خدا خانه و عاقل و دیوانه و عاجز و فرزانه بینی یکی مظهر اسم هادی و یکی مظهر اسم مضل و یکی مربوب اسم مانع و دیگری پرورده اسم معطی بدان و این جمله در تحت حیطه رب الارباب دال بر وجود واحد میدان ازینجاست که هر موجود بسبب افاضه تربیت مربی خود در همه امور ممدوح و سعید است ؎

می خوردن من حق ز ازل میدانست + گر می نخورم علم خدا جهل بود

پس رب هر موجود از وراضی و شاد کام گو در ظاهر با کام و ناکام چنانچه رب هادی از محمد راضی و رب مضل از ابلیس خوشنود و رب باسط از وزیر منصور خان مسرور و رب قابض از عجب رسول محظوظ و اعطی کل شیء خلقه فلا یقبل النقص و الزیاده و انا الملوم فنعم نصیبی هم غیر منقوص ؎

مطلب ملامت و بیان صلاح از من مست + که به پیمانه کشی شهره شدم روز الست
ستم بوده ام بهم آگهی از سر قضا + که بروی که شدم عاشق و بربوی که مست

از حضرت سهیل تستری قدس سره پرسیدند که ما مراد الحق من الخلق فرمود ما هم علیه این قول آن بزرگ علیه الرحمه بند خلاص گردانید و آزاد نمود و در بند کرد ؎

بیانداز چون از سر شته تقدیر ما + دست قدرت بود در تخمیر ما + خاک از خاکستر پروانه بود
آب از اشک بلبل دیوانه بود + باد آه قمری مستانه + آتش از داغ ز خود بیگانه
این عناصر را بهم آمیختند + تا چنین دیوانه انگیختند

چون ... استعداد غیر خود نمی باشد کرا ... کاشته ... درو ... غیر ... خود برگ و بار

می آرد گو آن شخص خواه که از رب قابض بباسط برود و از ربوبیت جمل پناه بعلم برد اما چون آنخ
ناصیه مربوب رب خاص است چه معنے که از احاطہ خویش بیرون تواند نهاد ناتہ ناتہ کے
ہاتھ آسے طفل بمکتب نمیرود وبے برندش ؎

طفل میلی نه زنیش احتجام ÷ مادر شفیق وراں غم شاد کام

اے برادر چنانچه مادر شاد است درگریه طفل همچنین اسم قابض از شخصے تنگدست مسرور است
بد آنکه طفل دریں حالت از مادر و پدر خویش گله میدارد و از انها ناخوش میشود لیکن چون مربی
وے عارف مراتب است ایں نیش در حق او عین نوش می فهمد طفل داند یا نداند ؎

در چشم کسے که والنفس ارزاق اوست ÷ هر چیز که هست گو هر کانی اوست
نادان گله از مزوم عالم دارد ÷ این طرفه که درد او ز نادانی اوست

و اینکه آفتاب نبوت طالع گشت و یا ماه ولایت ساطع شد گروہے که در غیاہب حب ضلالت
وگمراهی فرو بودند بیک بار از روشنی آن از جبل متین هدایت بر آمده بشاهراه نبوت فسلک
شده یا فقیر غنی گشت یا غنی محتاج شد احوال این نزد و بسیار نوشته اند مبتغیا چنین است:
کہ اسمار ابمقتضائے ظهور مرتبه قرار یافته یا متصف بجمال یا متصف بجلال یا مشترک بینهما پس
جوانمرد اسے که بر یک آن واحد بر خاستند و ماندند و رفتند و گذشتند خواه آن مرتبه هدایت
بود خواه ضلالت در پرورش وحدت جمالیه و جلالیه نظر به چپ و راست نکردند ما زاغ البصر
و ما طغی نشان ایشان است ما صحت الفتوة الا بالجد ما بیس بیان ایشان ؎

مشتاق تو بهیچ جائے لغزش نکند ÷ رنجور تو زهیچ طبیب دوا نخواست

یک و دیگر محکم گیر و کسانیکه نظر اوے در تربیت ایشان باسمار مشترک بوده است اگر از
حیطه رب خود بدر شوند و مضل صاحب هدایت گردد و کذالک بالعکس هیچ خلاصے ندارد
اگر بعد از فرار بقرارگاه ابد رسند ذالک فضل الله اے عزیز دریں الفاظ تامل کن
و مغز معنی را در یاب همیں قدر تر ایں است ؎

گر تو امّی بود هر لفظ لفظ ایزد است ✦ ور تو امّی نه‌ای نظم قرآنی چه سود

ای عزیز در اینجا صوفیه را بطور خویش بسیار رمزها درمیان هستند ما اینجا مطابق فهم شما
چیزے ارقام ساختیم بهرحال همت بلند دار و دل قوی و امید صادق که ظهور دولت مطلوبه
از تجلے جلوه گر آید که عقول عقلا از درک آں عاجز آید ؎

تو مگو ما را بداں شه بار نیست ✦ با کریماں کارها دشوار نیست

ابراهیم از کعبه می آید و آذر از بتخانه کار بعنایت است بانی بهانه بار وقت می باید کشید
و در قهر بے حد و سیاه باید سوخت و در آتش جلالیه خود را پخته باید کرد تا خامی نماند عزیز من اصل
ایں راه درد طلب است و قلق و اضطراب هرچند طلب بیش یافت بیش نقل است طالبے
پیش صاحب نسبتے رفت و استدعاے مشغل باطن نمود آں بزرگ فرمود که دریں زماں کسے
طالب نیست بلکه مهدی علیه السلام تلاش رجال میگفت پس دریں وقت طلب کجا و طالب کیست
او گفت من طلب صادق میدارم بهرحال آں عارف زماں چیزے از نام خدا گفت که بایں
طور مخصوص در خلوت مشغولی نما بعد چند روز آں طالب آمده بے اثری ظاهر نمود آں عارف
تفقید بعد او دست نمود چنانکه هیچ اثر از ایشان ظاهر نشد صاحب ارشاد فرمود که من گفته بودم که تو طالب
خدا نیستی او همچناں بر سخن خویش مصر بود در جوابش فرمود که امشب در حجره من بیتوتت
ساز و آں مشغولی را در اینجا سرانجام ده و او را ماهی بریان پر نمک با مصالح گرم خوراند
و در حجره نشاند و بدست خود دروازه حجره را قفل ساخته بخانه رفت و با درویشاں خود
گفت که کسے ایں طالب را جواب نده بالغرض در عین مشغولی بعد دو سه گھڑی او را تشنگی غالب
شد اندکے تامل نمود باز مشغول شد اما عطش او را چناں لاحق گشته بود که همه مشغولی را فراموش
کرده با بیرونیان میگفت برائے خدا آب دهید یا دروازه باز کنید کسے جواب نداد از سبب
مایوسی و حرارت باطن خود بنهایت اضطراب و اندکی حال شد دریں عرصه که کاسه تشنگی او طاقل
میساخت بجز آب یا دریا یا سبوے آب و غیره هیچ نمیدید در بیداری کذلک الغرض صبح که آں

صاحب نسبت دروازہ چہرہ واکرداو دیدہ جائیکہ آب بود بجز وآں مرشد پرسید کہ امروز مشغولی کار خود کردہ باشد گفت یا شیخ ہیچ مشغولی در خاطرم نماندہ بود اگر در بیداری بودم طلب آب بود در خواب تعطش آب قرار و آرام ہمہ رفتہ بود سوائے خواہش آب مرا ایستادہ خواہ نشستہ خواہ غلطیدہ چیزے دگر نبود آں صاحب ارشاد فرمود کہ ایں را طلب صادق میگویند ہرگاہ از باطن تو طلب تشنج جوشش زند ماسوائے او فراموش شد انشاء اللہ ؂

در طلب زن دایما تو ہر دو دست | کہ طلب در راہ نیکو رہبر است
لنگ و لوک و خفتہ شکل و بے ادب | سوے او میغیز و اورا مے طلب
آب کم جو تشنگی آور بدست | تا بجوشد آبت از بالا و پست
دو دستہ دارد بار ایں آشفتگی | کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

بہر حال برائے خاطر شما ایں مشغولی نوشتہ می آید آنرا سرانجام دہند و فرصت ندہند تا کہ فرصت یابند و فقط ایک وقت بطور اکرہ التزام شکم سیر نخورند و خواب کم نمایند و از ملاقات مردم اجتناب سازند باید دانست کہ قلب انسان صنوبری الشکل است بمثال غنچہ سوسن یعنی کیلا اما در جسم انسان کشتر کہ در طرف پستان چپ واقع شدہ اندرون آں نقطہ سیاہیست کہ آنرا سویدا خوانند خود را ہمگی جمع نمودہ و چشم بند کردہ بران نقطہ سیاہ ناظر باشند کہ مردمک چشم از ملاحظہ آں متردد نشود نگاہ برانجا قایم مانند باید کہ ہمت خود را بالتمام مصروف دارند و خطرہ را آمدن ندہند انشاء اللہ بیخودی و غیبت روی خواہد نمود و عالم غیب جلوہ گر خواہد شد و برائے کشائش نہایت ایں دعا کہ معانی آں مطابق سوال ایشان است بعد نماز فجر یازدہ بار بصدق تمام خواندہ باشند بسم اللہ الرحمن الرحیم الٰہی لو انطق ان سعۃ الرزق وطیب العیش منوط بالعفۃ والنفس فکم من عباد المتقین فی الزہاد محتاج لقمۃ واسیر خرقۃ ولو الضنوں ان مساعلۃ الغناء من الغفۃ الدنیا مربوط باتباع الشہوۃ والہوے فرب مکب علی مطالب النفس جاہل

لا يعرف يومه من امسه تعذر عليه قوت يومه ولم يجد كساء الغني ولو اتخيل ان الحرمان موكول بالفساد والطغيان فكثير من عبادك قد اعطيتهم فوق ما يتمنى الانسان فتحقق ان الامر امرك والحكم حكمك وليس شئ بيد غيرك ولو كانوا من الملئكة المقربين والرسل المكرمين تعز من تشاء وتذل من تشاء لك الملك الابدى والسلطان السرمدى لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا راد لما قضيت ولا ينفع ذا الجد منك الجد تفعل ما تشاء بعز الصمدية بلا احتياج وتحكم ما تريد بقهر الربوبية بلا الحاج اسئلك بجمال جلالك وادعوك بجلال كمالك ان تصلى على محمد وان تغفرلى وتوسع على فى العافية رزقى ولا تحرمنى بسوء الف سيئاتى ولا تخيبنى بسوء بؤ خديئاتى انك جواد كريم۔ تمام شد جواب فقیر بعد رسیدن خط نزد آں عزیز مطابق ارقام مشغولی را سرانجام داد و با وعیه صافیه مواظبت نمود او سبحانه کشائیش ظاہر و باطن او را روزی فرمود و عطا ساخت چنانچه در بنجا رسیده داخل سلسلہ عالیه گشت و رسوخ تمام پیدا کرد والحمد لله علی ذالک۔

سنہ ۱۱۸۸ھ ہجری میں ایک بڑی فوج مرہٹہ کی مارہرہ پہنچی حضرت سیدہ بنجات اللہ صاحب قدس سرہٗ معہ صاحبزادوں اور عمایدین شہر کے پہلے سے مارہرہ مطہرہ سے تشریف لے گئے تھے لیکن حضور اسد العارفین قدس سرہٗ معہ چند فقرا خانقاہ برکاتیہ میں مقیم تھے ایک شب باشارہ غیبی حضرت نے سہاور کا قصد فرمایا مفتی جلال الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود اطلاع و اصرار عزیزان قبل واقعہ قیام اور بعد معرکہ سفر کی وجہ دریافت کی مفتی صاحب خود سرکار کے مرید اور راز دار تھے جواب میں تحریر فرماتے ہیں جواب باد صبا چو بگذری بر سر کوئے آں پری گاہ قصہ ما فقلش بگو تازہ بتازہ نو بنو ـ تفنایل دستگا حقائق آگاہ سلمہ اللہ

نامہ نامی ایشان مشتمل استفسار واردات وہم بہ رسید الحمدللہ کہ ناموس وجانہا در حفاظت حافظ
حقیقی محفوظ و دریدہ معنوی نیرنگی باید ملحوظ باید دانست کہ شیونات اسمائیہ در حالت تشئین
بتدافع می پردازند ناچار در سطوت احدسے غلغلہ اولا و بلند و پیش اشعہ مہرش نور اسم آخر چوں
ستارہا در بندان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ
دریں حالت نظارگیان جلوہ سہی قدان چنیں مترنم ع

ساقی بیا کہ شاہد رعنائے صوفیاں + آمد دگر بجلوہ و آغاز ناز کرد

شیدائیان را دریں وقت بجز نیاز پا گریزے نہ وسوائے انقیاد و ستائیدنے ع

گل شوی بلبلم و سرو شوی فاختہ ام + کہ بہر رنگ کہ آئی کہ بہمراہ توام

اینجا حسن بتیان باداے محنان شار و خود بتیان بحالت و لے بر ندش گرفتار یکے
سرگرم با نشہ ہائے ناز و نیاز و آخر دل سرد بار بجائے نشیب و فراز غم ہر یکے را بہر کارے
ساختند۔ سعدی رقابل ع

اے عاشق و زاہد از تو با نالہ و آہ — نزدیک تو دور تر احال تباہ
کس نیست کہ از تو جان تواند بردن — ایں را بتغافل کشی آں را بہ نگاہ

حاصل المضمون عامی نزدیک غلبہ مظہر جلالیہ مغلوب یا در دیا نگاہ وخاص تیز بمشابہت
تقاضائے جبلی کذلک انا بشر مثلکم انا با فہم معنی خصوصیت یوحی الی آگاہ الناس
علی قسمین من یمشی علی طریق یعرفہا و یعرف غایتہا فھی فی حقہ علی
صراط مستقیم ومن الناس من یمشی علی طریق یجھلہا ولا یعرف
غایتہا وھی عین الطریق التی عرفہا الصنف الاخر ہے۔ حال عجیب رنگ
بیرنگی در نظر وحدیہ منظور خدیہ البصران شدہ و طرفہ صناعی گلہائے کل یوم ھو فی شان
چمن چمن ملحوظ تماشائیان گشتہ غم عشق حسن وجمال تو تازہ بتازہ نو بنو۔ چون فقیر از اشارات
آنطاف بحرکت جاہے ماذون نبودہ است بزبان اقرار لابعد لازدہ مطمئن ناموس مستقیم

که بیک ناگاه واردات جلالیه لبست و یکم محرم جمعه ۱۲۲۲ جلوه زلف شاهے بر دل رمیده را. سلسله جنبان اطوار خود گردیده لابدبان جماعه جلیله از کلوخ و خشت تا مکالمه زشت سے موسے با موسیے در جنگ شد. تاشام بحمایت حامی الحی رحمانیه بخیر گذشت و عالمے از ازسبب طلب مال بخاک و خون نشست لله در من قال

ذبالن دل وجان سبے نوا میخواهند | زخمے که زنند مرحبا میخواهند
ایں قوم ایں قوم چشم بد دور ایں قوم | خوں میریزند و خون بها میخواهند

باید فهمید که در تلاو مراتب جلالیه این طریق راسه مقدم آول بشل اینکه هر چه پیسے کو تیسا وطابق النعل بالنعل دیگر در مرتبه تسلیم و رضا باید بود سے

دل به تسلیم و رضا کارخود آراسته است | از خدا خواسته ام آنچه خدا خواسته است
ناخوش او خوش بود بر جان من | جاں فدائے یار دل رنجان من
عاشقم بر قهر و بر لطفش بجد | اے عجب من عاشق ایں هر دو ضد

مرتبه ثالثه اینکه امنا و صدقنا گویان با سر نقیاد و بسوے ایں مظهر دست در فتراک حبل المتین مظهر آخر زده پاے افراز کشیده به پناه آن ساید الی الرحمن و فد ا ازیں سبب که در حق منصور رحمة الله علیه شیخے رفته که الحلاج لم یکن من اهل الاحتجاج لهذا وقت شب بموجب الفرار مما لا یطاق من سُنن المرسلین قصد ما من نموده آمد اسے من الجبار الی الرحمن و من القهار الی الرحیم جامی قدس سره

گر نیست از سبب لسبب التجا روا | خیر البشر ز مکه به یثرب چرا گریخت
اسباب چوں مظاهر فعل مسبب اند | هرکو گریخت هم ز خدا در خدا گریخت

فمن عرف الحق عین الطریق عرف علی ما هو علیه فان فیه جل و علی لیسالک و مسافر اذ لا معلوم الا هو و هو عین السالک و المسافر فکل ما شی علی صراط الرب المستقیم فهو غیر المغضوب علیهم من هذا الوجه

الا الصالبین وهذه الحکمة من علم الارجل یعنی حکمت احدیه اسمای که عبارت است
از شهود و معرفت ثبت که حق تعالی عین سالک و مسافر است تحصل بالسلوک والسلوک الظاهری
بالارجل از این سبب بعد امضای عشره عام از رحلت شاه انام این کام باکام و ناکام گذشته
آمد ؎ در بیابانی که پیچم بیخودی واکرده ام * هرکف خاکی تجلی خانهٔ منصور بود = آری ؎
مرا بدیه بجو گر بیتم یک سینه پیکان * که طاؤس گون زده نعلم مرا غ من غلط است = ذلک بذالک
هذا الذی لک به کیفیت دران شب بزا اطوار سلوک بالسان بی لسانی در ساز ؎
با ماه و ستاره در جنگ است * با غنچه و درخت در گفت است * با پست و بلند در گذشتم
با هر شئ بود سرگذشتم = و تا بیان مجمع نیابی حافظ هم آواز ؎ صبا بلطف بگو آن غزال
رعنا را * که سر بکوه و بیابان تو داده ما را = تا چنین طریق فنا فی سبیل الله قطع نموده شد
و جمیع نمازه فجر راه بپایان آمد ؎ شب بپایان رسید کنون کوته کنم افسانه را اطفئ السراج
فقد طلع الصباح مضی ما مضی بعده بهم مراجعت باستانه فیض نشانه نموده
آمد و الدعا ؎ استغنا ای عشق زمان بفرما دعوی تا راجی و تزلزل از کدام جلیل و کدام
جلال نموده آی یاد خود یار از توهم تو بودی من آواز را می شناسم = یا چنین باید گفت - با من
بودی منت نمیدانستم * با من بودی منت نمیدانستم = آری جلیل و جلال واحد لغوی(?)
الواحد ؎ وحدت هستی من و تو نیست * در گذر از من و تو هر دو یکی است ؎
تو بی تو ببو او حق او است * انا و انت عین محو و هو است = از این سبب علیه التقوی
این شعر ؎ دامن پاکش بجز تسبیح صید آلوده نیست * علمی گذرد بر سر کسی تو بسمل شده
مشد = هو حبیب و هو سائل و هو مقتول والسلام

سنہ ۱۱۴[illegible] ہجری میں احمد شاہ درانی کے ساتھ مولوی محمد اکرم مرید شاہ عمر پشاوری ہندوستان
میں آئے اور بابرہا ب خدمت ہوکر درود و صلوۃ الختام پیش کیا حضور اقدس نے تین روز
پڑھا فرماتے ہیں تیسری شب سعیا میں دولت دیدار حضور سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرہی ارشاد ہوا کہ اٹھئے اور وہ درود پڑھئے میں بیدار ہوا اور قصد کیا کہ صبح کو پڑھونگا پھر سو گیا اور مکرر زیارت حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا کہ تاکید ورد درود فرماتے ہیں اور اجازت خاص عطا فرمائی جاتی ہے میں نے اسی وقت درود شروع کیا والدہ جمال مبارک تمام وکمال روبرو تھا یہاں تک کہ میں نے تین بار درود عرض کیا عجب حالت تھی اور بڑی برکت کا وقت تھا یہ واقعہ ۸ ذی الحجہ ۱۲۴۸ھ کا ہے یہ درود خاندان کی عمدہ نعمتوں میں سے ہے اور حصول زیارت کا عمدہ وسیلہ ہے۔

فرماتے ہیں ایک روز فقیر کو خیال آیا کہ نسب ظنی ہے ہرچند کہ سیادت سادات بلگرام مشہور ومسلم ہے لیکن یقین ووثوق نہیں دیکھتا ہوں کہ حضور مولے المسلمین امیر المومنین سیدنا ومولٰنا علی کرم اللہ تعالٰے وجہہ تشریف فرما ہیں دونوں بازو چوکھٹ سنگی کے جو خانقاہ برکاتیہ میں نصب ہے تھامے کھڑے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ تم ہمارے بیٹے ہو اور پیارے بیٹے ہو الحمد للہ علی ذلک۔

۱۱۶۸ ہجری میں نواب احمد خاں غالب جنگ والی فرخ آباد نے جو خادم خاص سرکار تھا بارہ مواضع نذر کئے جو چھ سرکار کلاں اور چھ سرکار خورد میں ہیں **نام مواضعات** حیات پور فتح پور کیتھنہ بنی نگر رشید پور لال پور نصف سرکار کلاں۔

رتن پور ستہادلی عبداللہ پور قاضی کھیڑہ قاسم پور عمر پور بھوڑیا نصف سرکار خورد۔ ۱۱۹۸ھ میں پانچ موضع پرگنہ بلرام میں شاہ عالی گوہر شاہ عالم بادشاہ دہلی نے نذر آستانہ کئے جو سرکار کلاں کے سجادہ نشینوں کے قبضہ میں رہے **نام مواضعات** سورت پور اسلام پور پیلی پرگنہ مارہرہ رحمت پور بھینسوڑہ خورد واحد پور پرگنہ بلرام خورد پور سلیم پور نار پور پرگنہ بلرام مگلسیا فتح پور پرگنہ علی گنج

ان بادشاہ عالی جاہ نے خرچ خانقاہ حضور رشید نجات اللہ قدس سرہ کے واسطے نذر کئے۔ نواب احمد خاں غالب جنگ مرحوم نے علاوہ دیہات ایک نذرانہ چار سو روپیہ سالانہ

کا بھی آپ کی نذر کیا جو اس وقت تک جاری ہے۔

مشہور خلفا حضور اسد العارفین قدس سرہٗ کے یہ حضرات ہیں۔

شاہ مسیح اللہ۔ شاہ عین الحق۔ شاہ علی شبیر۔ شاہ حفیظ اللہ۔ شاہ رحیم اللہ شاہ سیف اللہ بہادری۔ شاہ رمضان اللہ۔ مولوی غلام محی الدین۔ شاہ دیدار علی از اضفاد۔ شیخ محمد غوث گوالیاری۔ شاہ شامل۔ شاہ خیرات علی۔ شاہ رسولی۔ شاہ تاہر۔ شاہ ماجد۔ شاہ عزت اللہ۔ شاہ نور اللہ۔ سید کرم علی۔ شاہ عبدالرشید شاہ محفوظ۔ شاہ غلام رسول۔ میر حسین ملقب بشاہ حسین۔ شاہ عبدالغنی۔ شاہ عبدالحکیم۔ شاہ تحقیق۔ شاہ نصیر الدین۔ شاہ زاہد۔ شاہ مکن۔ شاہ بندگی۔ شاہ دیدار علی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ان میں اکثر حضرات سے سلسلہ جاری ہے۔

نکاح حضور اقدس کا دختر سید محمد محسن بلگرامی سے ہوا۔

اولاد امجاد میں چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں جن کی شادی سید امیر علی بن سید محمد احسن بن سید محمد رضا بلگرامی سے ہوئی۔ **اسمائے مبارک صاحبزادگان**

حضرت شمس الدین ابوالفضل سید آل احمد الملقب با چھے میاں قدس سرہٗ خلف اکبر

حضرت سید آل برکات الملقب بہ ستھرے میاں قدس سرہٗ

حضرت سید آل حسین الملقب بہ سچے میاں قدس سرہ

حضرت سید اعلی صاحب قدس سرہ آپ نے صغر سن میں انتقال فرمایا ۲۲ صفر سنہ

انتقال حضور اقدس کا ۱۴ محرم ۱۱۹۸ھ کو بمقام مارہرہ مطہرہ ہوا پختی جانب شرق درگاہ حضور سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ میں مابین اپنے جد امجد و والد ماجد قدس سرہما کے دفن ہوئے۔

حضرت شمس الدین ابوالفضل سید شاہ آل احمد اچھے میاں قدس سرہ

۲۸۔ رمضان شنبہ کو بمقام مارہرہ مطہرہ پیدا ہوئے، سلطان مشائخ جہاں مادہ تاریخ ولادت ہے
حضور صاحب البرکات قدس سرہ نے بشارت دی تھی کہ ہماری اولاد میں ایک صاحبزادہ ہوں گے
جن سے رونق خاندان دوچند ہو جائے گی اور ایک اپنا خرقہ اپنی بھتیجی اور ربیبہ والدہ حضور
سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہما کو سپرد فرما کر حکم دیا تھا کہ یہ اُن صاحبزادے کے
واسطے ہے حضرت استاذ المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہ نے جس وقت آپ
چار سالہ تھے آپ کو گود میں بٹھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ وہ صاحبزادے یہی ہیں جن کی حضور والد ماجد
نے بشارت دی تھی آپ نے اخذ فیض اپنے والد ماجد حضور اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ
صاحب قدس سرہ سے فرمایا اور بعض ریاضتیں کیں مجاہدات سلوک میں ایک شان خاص
تھی جو کہ نمائش دوسروں کو ایسی ریاضات میں ہوتی حضور کو اول روز حاصل تھی سوائے اپنے مرشد
کے آپ کے مربی حقیقی حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ تھے اور آپ فنائیت و دوام حضوری
سرکار غوثیت و محبوبیت و قطبیت مارہرہ سے سرفراز تھے بعد انتقال حضور اسد العارفین قدس
سرہ بعض اہل قرابت نے چاہا کہ حضور سید شاہ حقانی صاحب برادر خورد سجادہ نشین ہوں لیکن
حضور سید شاہ حقانی قدس سرہ نے صاف انکار فرمایا اور اپنے دست مبارک سے خرقہ حضور
صاحب البرکات قدس سرہ آپ کو پہنایا اور نذر و مبارکباد دی۔ حضور میں غایت فنا فی المرشد کی
یہ شان تھی کہ اپنے پیارے بھتیجے سید شاہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اس نام پاک کی عظمت
سے خاص محبت فرماتے ہر کھانے کی چیز میں سے پہلے حضور صاحبزادہ صاحب کو کھلاتے پھر خود
تناول فرماتے تصرفات و حکومت عام اور کثرت خدام جو حضور کو تھی آپ کے اکابر میں بھی
جس کی مثال بہت کم ملتی خلفا و مریدین شمار سے زائد تھے ہند عرب روم شام فارس سے
ہزارہا بندگان خدا طالب ہو کے حاضر آتے اور کامیاب جاتے آپ اپنے خدام کو سخت
تکلیف اور رنج سے بچاتے اور اکثر یہ شعر زبان مبارک پر آجاتا شعر

توئی لیلیٰ ترا با غم چہ کار است ✦ منم مجنوں مرا غم سازوار است

اہل حاجات کو بھی وظایف و اشغال بہت کم مرحمت ہوتے زبانی عرض یا عرضی پہ حکم ہوتا اور کام ہو جاتا تصرفات میں مثل اپنے اکابر کی ستر فرماتے آپ کے عہد میں بعض آپ کے خدام کی شہرت اعمال و ادعیہ بہت زیادہ تھی لیکن بعد وصال حضور اقدس وہ بات باقی نہ تھی اس کی نسبت اس عاجز نے حضور مرشدی قدس سرہ سے استفسار کیا ارشاد ہوا کہ یہ وہ لوگ تھے جن کا سلوک باقاعدہ ختم نہیں ہوا تھا اور یہ صرف تصرفات وہیں سے مستفید تھے ستر حال کے واسطے یہ آلہ بنا لئے گئے تھے حضور اپنے غلاموں کی حفاظت وکفالت معاملات خود فرماتے اور یہ دوسرے پردہ ہوتے آپ کے خوارق وکرامات بہت خدام نے کتابوں میں لکھی ہیں روزانہ صدہا خوارق صادر ہوتے بلکہ ذات کریمہ کرامت تھی عام مخلوق پہ نظر مہربانی وکرم تھی لیکن خدام و مریدین پھر اُن میں خدام سکنائے بدایوں پر نوازش خاص تھی ارشاد فرماتے بدایوں ہماری جاگیر ہے یہ حضور غوثیت سے ہم کو عطا ہوا ہے خدام میں بھی سکنائے بدایوں ایک امتیازی شان رکھتے تھے خلفا میں بھی سرخیل جماعت حضرات بدایوں تھے ہر چند وہ اہتمام درس وتدریس اور جمع ومطالعہ کتب جو حضور کے اکابر میں تھا آپ کے عہد مبارک میں نہ تھا لیکن خود حضور عالم ظاہر و باطن تھے اور خدام اکثر علما و فضلا تھے بات یہ ہے کہ وہبی نے کسبی سے مستغنی کر دیا تھا علما کے دقیق و مشکلات مسایل کچھ ایسی سہولت و آسانی سے حل فرما دیتے کہ عقلیں حیران ہو جاتیں ایثار و عطا میں آپ کا قدم اپنے اکابر قدست اسرارہم سے بہت آگے ہے واللہ اعلم اُس چھوٹے سے خزانہ موسومہ غلہ غوثیہ میں کیا وسعت تھی کہ اُس کی انتہا معلوم نہیں ہوتی تھی سوالی سے زیادہ بیدریغ بخشش تھی وہ پردہ خدمت و تنبیا امرا جو حضور کے اکابر کے زمانہ میں تھا وہ بھی قطعاً مرتفع تھا غالباً آمدنی جایداد کا بڑا حصہ صرف باورچی خانہ میں صرف ہوتا تھا باقی ہزارہا روپیہ کے انعام و عطیہ یہ سب اُسی خزانہ غلہ غوثیہ سے ہوتے تھے صدہا خدام تھے جن کی کفالت حضور خود فرماتے خدام حاضرین آستانہ کی تمام آسایش کا سامان سرکار سے تھا عرس حضرت سیدنا اسد العارفین قدس سرہ

اُسی سال بقدر شان واہتمام سے جاری تھا مریدین وخدام کو خرقہ اور کرتہ عطا ن
مرحمت ہوتے **گلشن ابرار** میں مولوی ریاض الدین سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ حضور اقدس کے
خلیفہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص کسی گاؤں کا رہنے والا حاضر ہو کر مرید ہوا پھر ایک عرصہ
تک اُس کو اتفاق حاضری دربار اقدس نہ ہوا اتفاقاً ایک سال عرس شریف حضور اسد العارفین
قدس سرہ میں کہ ہزاروں آدمیوں کا مجمع تھا حاضر آیا اپنے دل میں خیال کر رہا تھا کہ حضور اقدس
کے ہزاروں مرید ہیں روزانہ ایک جماعت حاضر ہو کر مرید ہوتی رہتی ہے بھلا حضور کو کیا یاد ہوگا
کہ یہ ہمارا مرید ہے جس وقت ایک جماعت میں یہ باریاب سلام ہوا حضور اقدس نے
خصوصیت سے قریب طلب فرمایا خیریت دریافت فرمائی اُس کے گاؤں کا حال پوچھا
اور ارشاد کیا میاں تم اپنی مویشی کے ساتھ گاؤں والوں کے جو چوپایہ جنگل کو لیجاتے ہو اُن
میں اپنا پرایا کیسے پہچان لیتے ہو اس نے کچھ عرض کیا ارشاد ہوا اسی طرح فقیر بھی اپنے گلہ کو
خوب پہچانتا ہے ان کے گلے میں ایک محبت کا ڈورا بندھا ہوتا ہے۔
خلفاو مریدین سے ایک جماعت علما حاضر ہے ارشاد ہوا کہ اگر کتب خانہ سرکار مارہرہ کو
کوئی مکمل دیکھنا چاہے لیکن بڑا وقت درکار ہوگا مناسب ہے کہ آپ لوگ کوشش کریں
اور کتب خانہ سے متفرق علوم وفنون کی کتب انتخاب کریں پھر ہر فن کا خلاصہ جو امور ضروریہ
کا حامل ہو مرتب کریں جو اُس خلاصہ کو دیکھ لے گویا بہت سی کتابوں اور مصنفوں کی تحقیقات
سے مطلع ہوگیا حسب الحکم ایک جماعت نے تعمیل کی اور ایک مجموعہ جو تقریباً تیس اور بروایتے
ساٹھ جلد پر شامل تھا مکمل ہوا اس کا نام آئین احمدی رکھا گیا اس میں بیشتر اکابر کے متون
اور چھوٹے چھوٹے رسالہ مستقل نقل ہیں بعض مضامین بطور خلاصہ نقل ہیں اصل مسودہ
اذکار و اشغال کی اس عاجز نے زیارت کی ہے جو کہیں کہیں حضور کے دستخط سے بھی
مزین اور ہدایات سے آراستہ ہے متعدد جلدیں صاف شدہ بھی دیکھی ہیں جو کلام و
عقاید وسلوک وسیر میں ہیں چند جلدیں اس کی صاحبزادوں کے پاس ہیں چند مدرسہ قادریہ

میں ہیں کچھ اور حضرات کے قبضہ میں ہیں افسوس یہ سلسلہ درنتشر ہوگیا ورنہ عجیب نعمت تھی بعض رسایل تربیت ابتدائی سالک کے حضور کے مصنفہ سرکار میں ہیں۔

حضور اقدس کو تصنیف و تالیفات سے دلچسپی نہ تھی بیشتر مسایل اور استفسارات و شبہات کا جواب خود سایلوں پر کشف ہوجاتا کبھی نوازشناموں سے تسکین فرما دیتے۔ اس عاجز نے بعض کرامت نامے حضور کے دیکھے ہیں جن میں فواید عجیبہ اور تحقیق مقام کے سوا خدام کی حفاظت و پرورش کا خاص پتہ چلتا ہے افسوس اُس زمانہ میں کسی نے ان کے جمع کرنے کی کوشش نہیں کی اور اب بہت دشوار ہے آخر عہد حضور اقدس قدس سرہ میں ایک بار حضرت مولٰنا مولوی شاہ عبدالمجید عین الحق بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اجل خلیفہ حضور نے عرض کیا کہ مسئلہ قرطاس میں ہر چند علما نے جواب دئے ہیں لیکن حضور تسکین خاطر فرمادیں ارشاد فرمایا انشاءاللہ تعالٰے ہم رفع شبہ کردیں گے بروز وصال کہ مرض نہایت اشتداد پر ہے اور وقت رحلت قریب ہے حکم ہوا کہ مولٰنا دوات قلم کاغذ لایئے ہم کچھ لکھدیں کہ ہمارے بعد نزاعات نہ ہوں مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور تکلیف نہ فرمائیں کوئی معاملہ متنازعہ ہی نہیں سب معاملات موجودہ و آیندہ میں خدام کو ہدایات شافی مل چکی ہیں اور رازدار خدام اُن پر مطلع اور تعمیل کو بدل وجان حاضر ہیں حضور اقدس نے متبسمانہ فرمایا الحمدللہ کہ وعدہ فقیر وفا ہوگیا اور آپ پر حقیقت مسئلہ قرطاس حالی ہوگئی اس کرامت میں ایک اور سر لطیف ہے گویا حضور اقدس قدس سرہٗ عبداللہ ہیں جو قطب وقت ہے اور وارث حضور عبدالملک اور حضرت مولٰنا عبدالرب کہ وزیر امین عبداللہ اور نایب فاروقی ہے اس سے بھی علو مرتبت و قرب منزلت و رازداری وجو گذاری حضرت مولٰنا علیہ الرحمہ صاف ظاہر و آشکار ہے۔

بعد صاحبزادوں کے خلفا میں حضرت مولٰنا مولوی عبدالمجید عین الحق رحمۃ اللہ علیہ پر خاص نگاہ کرم تھی ان کے والد ماجد مولٰنا عبدالحمید صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی مرید حضور تھے لیکن مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ بعد بیعت بیشتر خدمت اقدس میں حاضر رہتے تھے گاہ وطن جاتے آپ بہت سے جواہر

اسرار کے خزینہ دار اور امانتوں کے تحویلدار تھے۔ سوا اسکے تکمیل باطنی سرمایہ دینی و دنیوی مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سرکار سے پایا شاہ عین الحق کا معزز لقب افضل العبید مولنا عبد المجید کا امتیازی خطاب پیرزادوں کی تعلیم کیسی بڑی اور بھاری نعمتیں تھیں کتب خانہ سرکار سے نامزد مولنا ہی تجویز فرما کر مدرسہ قادریہ کو جو اُس وقت مدرسہ مجیدیہ کہا جاتا تھا عنایت فرمایا ایک موضع مولنا رحمۃ اللہ علیہ کو جاگیر میں دلا دیا جو اس وقت تک اُن کی آل کے قبضہ میں ہے روز بینہ فرخ آباد کے بھی محصل مولنا قرار پائے۔ ایک حاکم کو بسفارش مولنا رحمۃ اللہ علیہ تو از راہ شفقت تحریر فرمایا کہ یہ فقیر کے مخصوص یاروں میں ہیں اور یہی ہمارے مایہ لیا دا ہیں ان کا کام فقیر کا کام ہے۔

حضرت مولنا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ مولنا مرحوم کو حکما طب شروع کرائی اور چند روز بعد فرمایا اُن کو بلاؤ وہ طبیب حاذق ہو گئے۔ یہ وہ دنیاوی نعمتیں تھیں جن سے حضور مولنا رحمۃ اللہ علیہ مالامال تھے ایک روز حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ حاضر دربار اقدس ہیں کہ حضور نے اپنا خرقہ مولنا کو دیا اور ارشاد فرمایا باحتیاط رکھنا اس کی ضرورت ہوگی صاحب خرقہ کو پہنچا دینا۔ مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے وہ خرقہ مبارکہ حسب الحکم حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کو پہنچا دیا اور وقت پیشکش خرقہ یہ راز بھی ظاہر فرما دیا کہ یہ وقت حضور اقدس قدس سرہ کے پیش نظر تھا اور یہی ارشاد تھا کہ اس کی ضرورت ہوگی آپ کو مبارک ہو حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ کا خود انتخاب سجادہ نشین ایک قابل تسلیم امر تھا کہ موجودہ صاحبزادہ سب آپ کے شاگرد تھے لیکن اس راز کے اظہار نے کہ حضور اقدس قدس سرہٗ خود سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کو خرقہ سجادہ نشینی مرحمت فرما گئے ہیں اور یہ سجادہ نشینی بحکم حضور ہوئی ہے معاملہ کو صاف کر دیا اور پھر کسی کو تنازعہ کی گنجائش نہ رہی اور باوجود سخت مخالفتوں کے سجادہ نشینی تسلیم کی گئی اسی وجہ سے حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے سجادہ نشینان مرحومین اگرچہ سب صاحبزادوں کا ادب فرماتے تھے لیکن دایت

فیوض برکاتیہ احمدیہ اور خاص جانشین حضور سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ
حضرت حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ اور ہمارے آقا تھے۔ پیر
قدس سرہ کو مانتے رہے **آپ نے** فن طب باقاعدہ حکیم نصر اللہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سے
حاصل فرمایا تھا لیکن اس سے سوائے متبرکات کام نہ لیا جاتا بظاہر بعض کو معمولی دوا
یا کسی درخت کے پتے تجویز فرماتے اور حقیقتاً خود چارہ سازی فرما لیتے۔

حضرات سادات بلگرام کسی تقریب میں مارہرہ آئے میر منتجب حسین رحمۃ اللہ علیہ کی
صاحبزادی جو بہت صغیر سن تھیں سلام کو حاضر ہوئیں حضور اقدس قدس سرہ نے غلہ غوثیہ
میں سے ایک روپیہ لیکر ان کو کچھ زیور پہنا دیا بعد ایک عرصہ کے پیام نکاح حضور خاتم الاکابر
سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ اپنے پیارے بھتیجہ اور خلیفہ کا ان صاحبزادی کے
واسطے دیا تمام حضرات بلگرام بسبب اختلاف مذہب خلاف تھے لیکن شادی ہو گئی حضرت
بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا فرمایا کرتی تھیں کہ مجھکو کیا معلوم تھا کہ حضور نے وہ زیور اس غرض
سے مرحمت فرمایا تھا۔

ایک روز حضرت سیدی شاہ ظہور حسن رحمۃ اللہ علیہ خلف اکبر حضور خاتم الاکابر سیدنا
شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ حضور اقدس کی گود میں بیٹھے کھیل رہے ہیں کہ میر سید
سرفراز علی خاں صاحب مودودی سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ جو حضور کے با اخلاص مرید اور راجہ
بڑودہ کی سرکار میں ایک امیر کبیر تھے حاضر ہوئے حضور اقدس قدس سرہ نے صاحبزادہ صاحب
کو گود میں دیکر فرمایا میر صاحب اس بچہ کو پہچانتے ہو عرض کیا ہمارے صاحبزادے ہیں خوب
پہچانتا ہوں مکرر فرمایا دیکھو خوب پہچان لینا بعد ایک عرصہ دراز کے صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ سیاحانہ وارد بڑودہ ہوئے میر سید سرفراز علی صاحب مرحوم نے اس اکرام سے جو ایک
مرید کو اپنے پیرزادہ سے ہونا چاہیے لیا اپنے مکان پر فروکش کیا نذر پیش کی اسی کے ساتھ
اپنی صاحبزادی کا عقد بھی حضور سے کر دیا اور فرمایا کہ آخر اس دوبارہ پہچانتے رہنا کا منشا کیا تھا

سبحان اللہ ان حضرات اکابر کے خدام بھی عجب عقیدت مند و رمز شناس سراپا اخلاص تھے۔

حضور کا عقد دختر شاہ غلام علی بلگرامی رحمۃ اللہ علیہما سے ہوا قبل سجادہ نشینی ایک صاحبزادہ حضرت سائیں میاں صاحب اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئے لیکن دونوں نے سن طفولیت میں انتقال فرمایا ۱۳۔ ربیع الاول ۱۱۹۶ھ تاریخ وفات صاحبزادہ اور ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۱۹۶ھ تاریخ وفات صاحبزادی ہے۔

اولاد معنوی حضور کی تمام اکابر متقدمین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے بہت زیادہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت باقی رہے گی۔ حضور نے دو وصیت نامے ایک بخطاب عزیزان ایک بنام مریدان تحریر فرمائے دونوں نقل کئے جاتے ہیں۔ **وصیت بنام عزیزان**

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم بندہائے خدا سلمہم اللہ تعالیٰ آنچہ حضرت ابوی علیہ الرحمہ در وصیت نامہ ارقام فرمودہ از انجا عمر راہماں بسند است حتی الامکان بر آں مواظبت نمایند واز طریقہ انیقہ اسلاف کرام خود اصلا ومطلقا تجاوز نمایند چہ در معاملہ اہل دلان عقل راہ راہ نیست وانچہ کہ مردمان اہل زمانہ کہ نہ اہل دین اند درحقیقت اہل کین اند اگر دیدندے ازاں بودندے شفقت باہمی کردندے و راہ نفاق نورزیدندے بلکہ باتفاق بودندے **المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ** و درجملہ وتبیت بجز خاندان خود چہ از پدر وچہ از برادر وچہ از خلفائے خاندان خود جائے دیگر نکنند چرا کہ سلک صحیح است ۵ باغ مرا چہ حاجت سرو صنوبر است + شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است - برائے ہمیں حضرت ابوی علیہ الرحمہ فرمودہ اند اگر اہل او تعالیٰ نظر آید دست شما و دامن او ولیکن ایں امر مفقود و جنسیت موجود بچرب زبانی وشیریں لسانی کسے فریفتہ نشوند کہ ایں طائفہ در ہر وقت اعز من کبریت احمر بودہ اند فایدہ واستفادہ ازیں طائفہ نیست ؎ متاع نیک از ہر دکاں کہ باشد = و در آداب مسجد و درگاہ و خانقاہ باشند واز بایست ملحوظ وازنا بایست محفوظ باشند کہ عمدہ کار شریعت است ۵ .

خلافت بہر کسے ارزانی نکنید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید - بخدمت صادر و وارد و تعظیم وتکریم مشائخ

وفقرا و علما و فضلا بکوشند و انچه از دست ایشان آید بر طبق و یا بس تیرہست تمام متواضع شوند اگر
ازین بعضے از ایشان کسے راضی نخواهد شد مواخذه بر ایشان نیست و علم و عمل در پیش دارند کار
این است دیگر هیچ زیاده ازین دعا با بیگانه و خویش و کارے ازین اهم در پیش والسلام
و فاتحه سالیانه بتکلف نکنند بجز یک پیاله شربت و یا یک نان جوین و خدمت وارد و صادر از
صدق دل کنند من خدم خدم

نقل وصیت نامه بنام مریدان

کان الله ولم یکن معه شی برادران عینی و دینی و یقینی بدانند انچه حضرت ابوی رحمة الله علیه وصیت فرموده اند اگر کسے را در خلف سعادت نصیب است بران عمل نماید که عاقبت ما قبیت
دران است از هفت پشت خالصاً نمک پرورده جناب فیضمآب حضرت غوث الثقلین قطب الکونین
این خاندان برکاتیه حمزویه شده آمده است باید که غلامی آنجناب نگزارند که سلامتی دارین در آن
منحصر است و بر مذهب حنفیه قایم باشند و در تعظیم علما و فقرا و مساکین کوشش تمام نمایند و انچه
از خشک و تر میسر آید بوقار تمام با تواضع پیش آیند اگر قبول نمایند از حسن اخلاق خود بهتر ور نه در صورت
دیگر مواخذه بر ایشان نیست و رسم تعزیت از سه روز زیاده بموجب معمول خاندان خود چنانچه در
رحلت حضرت ابوی علیه الرحمه شد نکنند و مردمان برادری را تکلیف ده روزه ندهند درین
صورت حرج امورات خانگی مردمان است و فاتحه سوم رسم و چهلم دیگر ننمایند و روشنی چراغان
که معمول متاخرین است بعمل نیارند که این عاصی را وا از تکلف نیست و تکلف در شرع روا نیست
بقول آنکه لا حرج فی الاسلام و فاتحه سالانه از یک روپیه چهار آنه روز وفات بنام ما با
اصنیا اه تمام بموجب شریعت پزایند ه ازین زیاده نکنند و روز عرس حضرت غوث الثقلین رضی الله
تعالی عنه بعد فاتحه فاتحه آنجناب هم از فاتحه جدا به سوا پاو بنام فقیر را هم یاد کنند [illegible]
آنجناب عاقبت [illegible] غلام مورد [illegible] بخیر شود حضرت جدی میفرمایند

منم مرید و غلام کمینه در تو ❊ زخاک کوے تو ما را است آبروے خوشت

ذلک لک روز عرس حضرت فرجدی و حضرت جدی و حضرات والدین فقط

انتقال حضور کا ۱۷ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ بعمر ۷۵ سال بعارضہ سرطان مارہرہ مطہرہ میں ہوا اور پہلوے راست حضور صاحب البرکات قدس سرہ میں دفن ہوئے رحمۃ اللہ علیہ وقدس سرہٗ

اسماے کرام بعض مشاہیر خلفاے حضور

[1] حضرت پیر بغدادی صاحب صاحبزادہ حضور غوثیت رضی اللہ عنہ وقدس سرہ - [2] حضرت سید شاہ جیرات علی صاحب نبیرہ وسجادہ نشین مخدوم سید شاہ فضل اللہ کالپوی قدس سرہما - [3] مولنا شاہ عبدالمجید عین الحق بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [4] مولنا شاہ عبدالحمید عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [5] حافظ سید شاہ غلام علی صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [6] مولوی شاہ ریاض الدین صاحب سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ - [7] مولوی فخرالدین صاحب عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [8] مولوی ذکر اللہ شاہ صاحب فرشوری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [9] سید احمد شاہ صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [10] سید شاہ میرن صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ - [11] مولوی غلام جیلانی عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [12] مولوی ابوالحسن عثمانی بدایونی ثم البریلوی رحمۃ اللہ علیہ - [13] مولوی حبیب اللہ صاحب عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [14] مولوی محمد بہاء الحق صاحب عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [15] سید محمد علی صاحب الملقب غلام درویش لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
[16] مولوی فضل امام صاحب راے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ - [17] شاہ غلام غوث صاحب ساکن رمانیا بدایونی مدفناً رحمۃ اللہ علیہ - [18] شاہ گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [19] شاہ بانکہ گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [20] میاں حبیب اللہ شاہ صاحب بدایونیؒ - [21] مولوی محمد نظام الدین صاحب عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ۹ جمادی الثانی ۱۲۸۴ھ - [22] میاں شاہ عالم صاحبؒ - [23] مولنا شاہ سلامت اللہ صاحب بدایونی ثم الکانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [24] میاں شاہ حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [25] شاہ حسین مغل صاحب رحمۃ اللہ علیہ
[26] مولوی محمد افضل صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [27] مولوی غلام عباس صاحب بردوانی رحمۃ اللہ علیہ
[28] خواجہ کلن قاضی سرونج رحمۃ اللہ علیہ - [29] ملا محمد اعظم صاحب سہسوانیؒ - [30] حافظ مراد شاہ صاحبؒ -
[31] مولوی نور محمد صاحبؒ - [32] شاہ غلام قادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [33] شاہ شہاب الدین مست صاحب

رحمۃ اللہ علیہ - [۳۴] چودھری نیاز علی صاحب کمبوہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ - [۳۵] مولوی بدرالدین بخاری
رحمۃ اللہ علیہ - [۳۶] مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ - [۳۷] مولوی عبدالجبار صاحب شاہجہانپوری
رحمۃ اللہ علیہ - [۳۸] مولوی عبدالقادر صاحب داغستانی رحمۃ اللہ علیہ - [۳۹] شاہ نے فکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
[۴۰] خواجہ غلام نقشبند خاں صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ - [۴۱] میاں جی عبدالملک صاحب انصاری
بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [۴۲] قاضی ظہیرالدین صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [۴۳] سید قدرت علی شاہ
صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [۴۴] شاہ نجف علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲۰ شعبان ۱۲۸۹ھ
روز پنجشنبہ وقت چاشت انتقال فرمودند - [۴۵] سید منور علی شاہ صاحب جہجری رحمۃ اللہ علیہ -
[۴۶] حافظ محمد محفوظ صاحب ساکن آنولہ رحمۃ اللہ علیہ - [۴۷] مولوی عبدالعلی صاحب قرشوری بدایونی رحمۃ اللہ
علیہ - [۴۸] شاہ الہ یار صاحب شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ - [۴۹] میاں جی شہاب الدین صاحب ساکن
گنگرالہ بدایوں رحمۃ اللہ علیہ - [۵۰] سید شاہ فضل غوث صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ [۵۱] حافظ مراد شاہ
صاحب پنجابی رحمۃ اللہ علیہ - [۵۲] دیندار شاہ صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ - [۵۳] شاہ عبدالحق
صاحب شاہجہانپوری - [۵۴] مولوی عبادت اللہ صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ -
[۵۵] نعمت اللہ شاہ عرف کوارے میاں صاحب ساکن کانٹ رحمۃ اللہ علیہ - [۵۶] لطف علی شاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ - [۵۷] شیخ بارک اللہ صاحب صدیقی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [۵۸] شیخ اشرف علی صاحب
انصاری سنداوری رحمۃ اللہ علیہ - [۵۹] منشی ذوالفقارالدین صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ -
[۶۰] شیخ میانزدالدین صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [۶۱] سید رفعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
[۶۲] مولوی قاضی محمد عبدالسلام صاحب عباسی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [۶۳] قاضی امام بخش صاحب صدیقی
بدایونی رحمۃ اللہ علیہ - [۶۴] میاں عبداللہ شاہ صاحب صحرائی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ -
[۶۵] اصالت خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [۶۶] حضرت سید محمود مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ - [۶۷] جلال الدین
صاحب پوربی رحمۃ اللہ علیہ - [۶۸] مولوی نصیرالدین صاحب عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ -
[۶۹] شاہ خاموش صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

غزل منقبت

یہ کب تک ہو فریاد و بکا یا آلِ احمد خذ بیدی
اے سید و آقا بس کیجے ذرا یا آلِ احمد خذ بیدی

یعنی کہ تجھکو ہی قربت احمد سے مجھکو ہے نسبت
اے غوث و معین شاہ و گدا یا آلِ احمد خذ بیدی

صحت بخش ہر درد ہے تو فریاد رسی میں فرد ہے تو
اے عیسیٰ دوراں خضر لقا یا آلِ احمد خذ بیدی

سلطان عرب آ ہند ولی فرزند نبی اولاد علی
اے نائب خاص غوث الوریٰ یا آلِ احمد خذ بیدی

تاریکی غم نے گھیر لیا یہ تیغ تو اٹھا مکھڑے کو دکھا
اے مہر جبیں اے ماہ لقا یا آلِ احمد خذ بیدی

مدت گذری بیکار ہوں میں مفلس ہوں نحیف و زار ہوں اب
اے صاحب جود و دست شفا یا آلِ احمد خذ بیدی

حیران و حزیں مضطر ششدر کیا تجھکو نہیں حسرت کی خبر
ہے غرق سیل جفا و بلا یا آلِ احمد خذ بیدی

حضرت شاہ سید آل حسین سچے میاں صاحب قدس سرہ

پسر سوم حضرت اسد العارفین شاہ حمزہ قدس سرہ ولادت آپ کی [illegible]ھ ۲۱ ربیع الثانی کو بمقام مارہرہ ہوئی نو برس کی عمر میں آپ کو آپ کے ماموں سید نور الحسن خاں صاحب بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ نواب کوات اپنے ساتھ لے گئے اور صاحبزادی عقد میں دیکر اپنا جانشین اور ولیعہد مقرر فرمایا آپ نے باوجود اجازت والد ماجد حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے اخ معظم سے بذریعہ خط بیعت کی اور اجازت و خلافت حاصل فرمائی تمام عمر نہایت عدل و انصاف سے حکومت کی اور اوراد و وظائف خاندانی پر مداومت فرمائی ۵ جمادی الاولیٰ [illegible]ھ کو بمقام کوات انتقال فرمایا اولاد امجاد آپ کی کوات میں سربرآرائے حکومت ہے۔

شجرہ اولاد حضرت سچے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

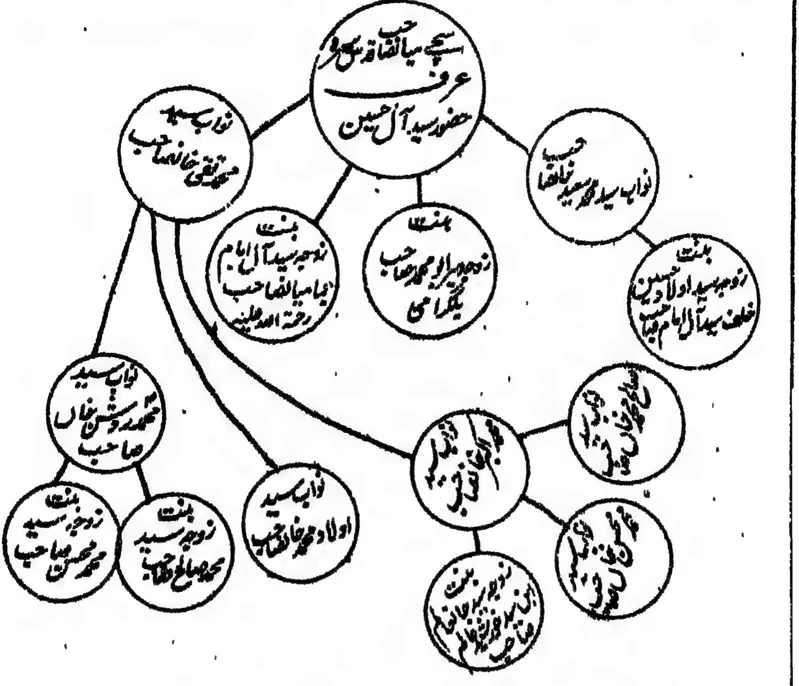

حضرت سید آل برکات عرف ستھرے میاں صاحب قدس سرہ

خلف دوم حضور اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ ولادت آپ کی ۱۱۶۳ھ کو بمقام مارہرہ ہوئی پیر مشایخ مادہ تاریخ ولادت ہے مرید وخلیفہ اپنے والد ماجد قدس سرہ کے ہیں بعد رحلت حضور سید شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ اپنے ابن اخ معظم کے آپ سجادہ نشین ہوئے زمانہ سجادہ نشینی حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں تمام اہتمام و انصرام جاگیر سرکار مہمانداری آپ کی ذات والا سے تعلق رکھتی تھی آپ کلام بہت کم فرماتے تھے اور اکثر اوقات اوراد و وظائف میں مشغول رہتے بعض معافیات ومکانات سرکار جو بغرض سکونت وپرورش کسی خادم کے صرف میں ہوتے آپ اس سے یا اس کی اولاد سے بلا ادائے قیمت واپس نہ لیتے اور پھر بعد ادائے قیمت بھی اکثر اوقات ان بائعوں کا ہی قبضہ رہتا ایسے چند بیعنامجات اس عاجز کی نظر سے گذرے ہیں کہ باوجود ملکیت واختیار حضور کے وہ مقبوضہ بائعان ہیں

خدام سے خرید فرمائیں اور بعض خرید فرما کر پھر ابھی سے ورثا کے قبضہ میں جو شدید میں مریدین ما
کم فرماتے تھے خلافت سوائے تین صاحبزادوں کے صرف ایک خادم خاص حضرت حافظ
نصیر الدین قطب گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہوئی مشہور خلیفہ حضور کے ایک یہی ہیں اپنے انج
معظم حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ادب مثل والد ماجد کے فرماتے سوائے اوقات
مخصوصہ تخلیہ و دربار عام میں کبھی شرکت نہ فرماتے ستر سال میں نہایت کوشش تھی لیکن ہنزادوں
عرق آپکے خدام نے دیکھے اور روایت کئے۔

آپ کی دو شادیاں ہوئیں زوجہ اولی بنت سید شاہ محمد احسن بن سید شاہ محمد رضا بلگرامی تھیں انکے
بطن سے صرف حضرت سید آل امام حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے جن کی اولاد
امجاد بالفعل تاج مارہرہ میں رونق بخش ہیں۔

حضرت سید آل امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھی دو شادیاں ہوئیں پہلی شادی حضور
سید شاہ آل حسین اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے عم مکرم کی صاحبزادی سے ہوئی ان سے
ایک صاحبزادہ سید اولاد حسین صاحب پیدا ہوئے۔ دوسری شادی آپ کی دختر حضرت شاہ فقیر
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سرکار خورد سے ہوئی ان کے بطن سے دو صاحبزادے
سید ابن امام صاحب و سید آل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما پیدا ہوئے۔ تفصیل آپ کی
اولاد امجاد کی شجرہ سے معلوم ہوگی حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال اپنے والد
ماجد کے حین حیات میں ہو گیا اور آپ کی اس حصہ جائداد پر قابض ہیں جو بطور حصہ
اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو حضور ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
مرحمت فرمایا تھا۔

حضور سید آل امام اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت سید ابراہیم صاحب زیدہ
مجدہم سجادہ نشین ہیں کہ آپ کے بعد اجداد نے حضرت مولانا عبدالمجید عین الحق رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا
تھا کہ میرا ایک پوتا آپ کے گھر پہنچے گا اس کو مایوس نہ کرنا اسی حکم و مشاورت کی بنا پر سید ابراہیم

صاحبزادے نے بھی سے حضرت مولانا محمد عبد الغفار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نبیرہ حضرت مولانا عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت مولانا مرحوم و مغفور نہ فرماتے تھے اگرچہ بعد بیعت یہی صاحبزادہ سید محمد ابراہیم صاحب سے قدم بوس ہوتے تھے اور نہایت عظمت فرماتے تھے

شجرہ اخلاف حضرت جمال ساں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

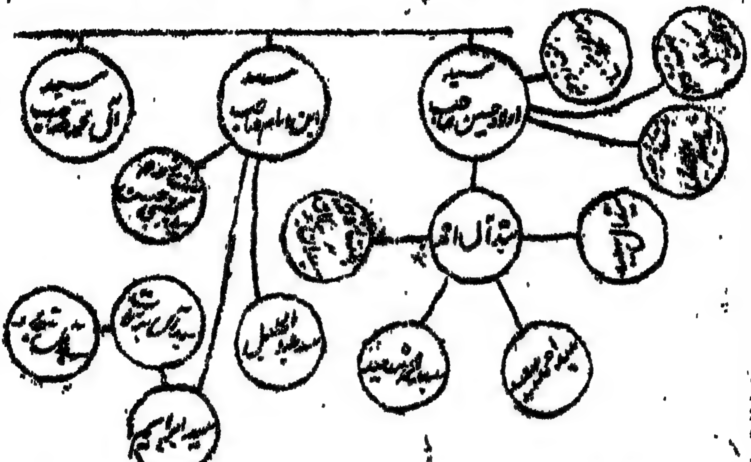

پہلی شادی حضور ممدوح سے میاں صاحب قدس سرہ کی دختر سید غلام شاہ جیلانی خلف قاضی غلام اولیا ابن سید حسن ابن سید عنایت اللہ ابن سید سکندر ابن سید دولہا ابن سید حبیب ابن سید جلال الدین ابن سید حامد ابن سید ماہرو ابن سید شاہ بڈھ سے کہ ان کی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہے ان کے بطن مبارک سے تین صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں پیدا ہوئیں خلف اکبر حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ آپ کا حال سلسلہ میں گذشتہ ہوگا۔

پسر دوم حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپ کی ماہ شعبان میں بمقام مارہرہ ہوئی آپ کو بیعت حضور اپنے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اجازت و خلافت اپنے والد اور علم اکرم سے حاصل تھی۔ مرحوم ... تک لکھنؤ میں تشریف فرما رہے نواب ... امداد علی خان بہادر و ... تک صحبت کے

معتقد تھے آپ کو علاوہ اور کمالات کے فن طب میں خاص دستگاہ تھی بتاریخ ۲۶ ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۲ھ بمقام مارہرہ انتقال فرمایا اور درگاہ معلے میں پائین مزار حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہٗ اپنے جد اعلے کے دفن ہوئے شادی آپکی دختر میر سعادت علی ابن سید منتجب حسین رحمۃ اللہ علیہما سے ہوئی شجرہ اخلاف حسب ذیل ہے۔

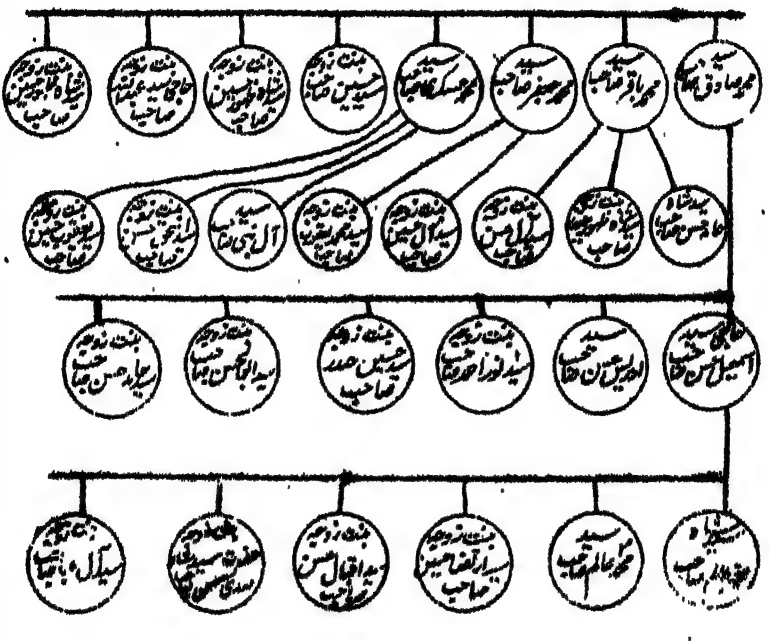

حضرت سید شاہ غلام محی الدین صاحب عرف میر عالم حسین رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرزند حضرت سیدنا شاہ آل برکات قدس سرہٗ ولادت آپ کی بمقام مارہرہ ۱۲۲۳ھ میں ہوئی بیعت و خلافت اپنے والد ماجد حضور ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ سے رکھتے تھے نواب وزیر والی اودھ کی سرکار میں ایک مدت نائب وزیر رہے باوجود مشاغل منصبی اوراد و وظائف کے پابند تھے فن تکسیر میں خاص دستگاہ رکھتے تھے۔

شادی آپکی بنت میر سعادت علی صاحب خلف سید منتجب حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہما

سے ہوئی۔ ۵۔شعبان ۱۳۰۶ھ کو انتقال فرمایا اور درگاہ معلی میں دفن ہوئے۔

شجرہ اخلاف حضور حسب ذیل ہے۔

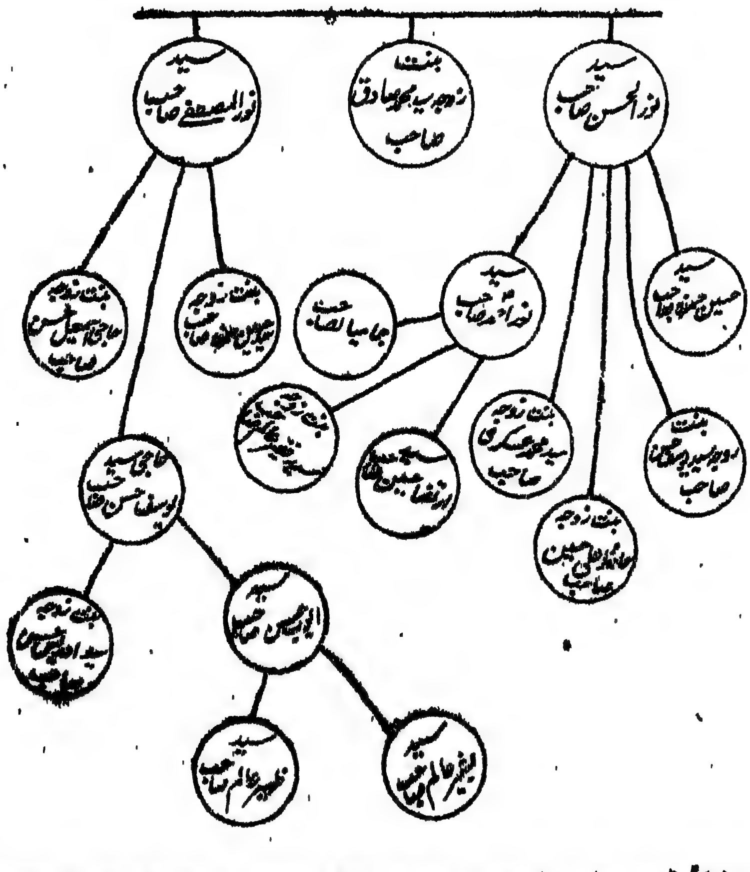

حضرت شاہ صاحب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تینوں دامادوں سید پیر علی صاحب مرحوم
غلام محمد مرحوم صاحب سید محمد ولد ارجمند صاحب رحمۃ اللہ علیہم کو اپنے پاس رکھا تھا تا حد استطاعت
با فراغت و اسباب آسائش کے سوا اُن کی تمام ضروریات کی خبر گیری فرماتے باڑی میں گیتا
صاحبزادیوں کی شادی ہو جاتی رہتی تھیں اُس وقت میں حضرات
باڑی تھی غالباً تفصیل ہو سکے اس عاجز کا دیکھا ہوا واقعہ ہے کہ سنہ میں صاحبزادہ

مخدومی سید ابن حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے پیر خادم باڑی پہنچا وقت حاضری عاجز
زنانہ محفل مرثیہ خوانی کی ہو رہی تھی ختم محفل پر جب تبرک تقسیم ہوا صاحبزادہ صاحب
مرحوم نے اپنا حصہ منسلے کر اس خادم کا حصہ طلب فرمایا حضرات باڑی نے یہ کہکر کہ
آپکا مہمان سنت جماعت ہے وہ تبرک میں سے حصہ نہیں پا سکتا حصہ دینے سے
انکار فرمایا اسپر صاحبزادہ صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے اپنے حصے
واپس کر دئے کہ اگرچہ سنیت حصہ نہیں مل سکتا مگر دونوں بھی سنی ہیں گفتگو
بڑھی اور خاندان میں دو فریق ہو گئے صاحبزادہ سید سجاد حسین صاحب مرحوم اور سید
محمد باقر صاحب اس خادم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تیرے سبب سے آج
ہمارے آپس میں رنجش ہوئی جاتی ہے اگرچہ خلاف مہمان نوازی ہے لیکن تجھ سے
متعلق مذہب چند سوال ہیں بلا تقیہ جواب دینا خادم نے عرض کیا مذہب اہلسنت
میں تقیہ نہیں آپ دریافت فرمائیں میں جواب حاضر کرونگا دونوں صاحبوں نے
اعتقاد اہلسنت نسبت حضرات آئمہ اہلبیت کرام علیہم السلام دریافت فرمایا اس فقیر نے
اعتقاد اہلسنت اُن کی افضلیت اُن کی محبت شرط سنت اُن کی محبوبیت غرض اُن کے فضائل
بیان کئے ہیں یہ سنکر دونوں حضرات حیران اور بار بار پوچھتے ہیں کہ یہ بیان مذہب سے
تو نہیں خادم نے حلف کیا کہ تمام اہلسنت کا یہی اعتقاد ہے فرمایا ہم سے کہا گیا تھا کہ تمام
اہلسنت حضرات آئمہ اہلبیت علیہم السلام سے تبرا کرتے ہیں اسی لئے آج تسکین ہوگئی
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا ہم خود برا سمجھتے ہیں فورا گھر میں تشریف لے گئے
تبرک خاص لاکر عنایت فرمایا شام کو مردانہ میں محفل ذکر ہوئی اور اس خادم سے تحفۃ
پڑھوایا مناقب و محامد حضرات اہلبیت کرام و صحابہ عظام ہر جانب نے پڑھے رو محبت
محبت پر ہے سب حضرات نے نہایت لطف و محبت سے سنے بار بار [illegible]
سنیۃ تفضیل ہوتے اور [illegible] فرمانے مقصود یہ کہ اس وقت تک یہ حضرات اصول مذہب

اثنا عشری سے بھی وہ متعصب نہ تھے صرف عزاداری اور مرثیہ خوانی کے شیعی تھے نہایت خلیق کم آزار مہمان نواز کریم النفس سادات ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کو دولت علم سے مالا مال فرمایا ہے بڑے پکے سید ہیں بزرگ زادہ ہیں صرف حضرات بلگرام کی قرابت حکومت کی سطوت املاک و مناصب کی رغبت نے ان کی تبدیل اسمی کردی ہے اور پھر بھی جد ذریت طاہرہ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد حضرت سیدہ بتول سلام اللہ علیہا ہیں اور ہمارے واجب التعظیم پیرزادے ہیں -

شجرہ اولاد بنات حضور ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

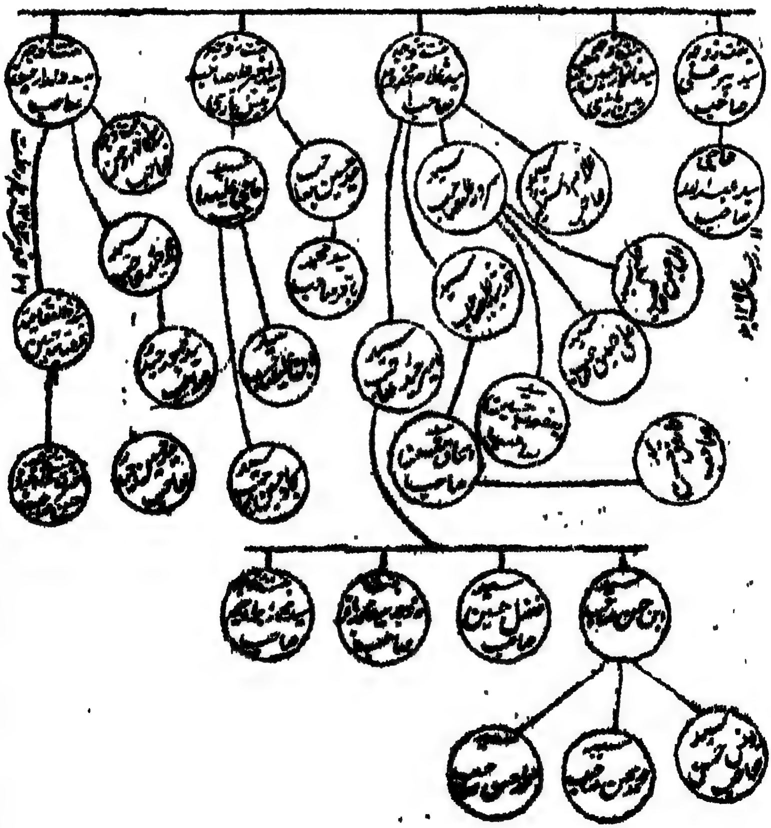

حضرت ستھرے میاں صاحب قدس سرہ نے نوے برس کی عمر میں ۲۶ رمضان ۱۲۵۱ھ کو مقام مارہرہ

انتقال فرمایا اور پہلوئے مزار پُرانوار حضرت سیدنا شاہ آل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں دفن ہوئے

منقبت

پُر گہر دامنِ آلِ برکات — باثمر گلشنِ آلِ برکات

شد تونگر بجہاں ہر کہ بچید — دانہ از خرمنِ آلِ برکات

مرجع و ماخذ اہلِ عرفاں — موطن و مسکنِ آلِ برکات

نوری و مہدی و میر برکات — تو گل از گلبنِ آلِ برکات

پر ز الماس و زر و گوہر باد — معدن و مخزنِ آلِ برکات

دائما خائب و خاسر بادا — حاسد و دشمنِ آلِ برکات

آمد ایں حسرت نوری بسوال
بود بر دامنِ آلِ برکات

حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ

آپ خلف اوسط حضور سید شاہ آل برکات قدس سرہ کے ہیں ولادت شریف ماہ رجب ۱۲۰۹ ہجری بمقام مارہرہ مطہرہ ہوئی۔ حضور کی نظر خاص میں تربیت یافتہ و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین حضرت قبلہ جسم و جان سید شاہ آل احمد اچھے میاں قدس سرہ کے ہیں اپنے والد ماجد سے بھی استفادہ فرمایا اور اجازت و خلافت پائی سند تمام علوم درسیہ کی مشاہیر علمائے وقت سے حسب الحکم حضور پیر و مرشد خود رحمۃ اللہ علیہ حاصل فرمائی اکثر فرماتے کہ الحمد للہ فقیر کے اساتذہ علوم دین سب عرفا و کملائے وقت تھے ابتدائی رسائل مولانا شاہ عبد المجید صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ آل احمدی عثمانی ارشد خلفائے حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھے متوسطات مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب بدایونی کشفی آل احمدی و مولوی عبد الواسع صاحب سیدن پوری رحمۃ اللہ علیہما سے حاصل فرما کر کتب معقول و کلام و فقہ و اصول حضرت مولانا شاہ نور الحق صاحب رزاقی لکھنوی عرف ملا نور رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل و تکمیل فرمائیں اور سلسلہ رزاقیہ میں سند و اجازت حاصل فرمائی ہدایہ فقہ مولانا مفتی محمد عوض عثمانی بدایونی ثم البریلوی [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا حدیث مولانا شاہ عبد العزیز

صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی بعض احادیث مسلسل اور مصافحات و مشابکہ اور بعض سلاسل و ادعیہ و صحاح کی سند اجازت پائی سند علم ہندسہ دو مقالہ اقلیدس ستاکر مولنا شاہ نیاز احمد صاحب فخری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی علم طب حکیم فرزند علیخاں مسیح ثانی سے پڑھا ذات والا مجمع کمالات ظاہر و باطن تھی بعد وفات حضرت سید آل برکات ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہا اپنے والد ماجد کے ۱۲۵۱ھ ہجری میں استحقاقاً سجادہ برکاتیہ پر رونق افروز ہوئے۔ تصرف و حکومت میں آپ اپنے پیر و مرشد و عم معظم حضور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین اور وارث کمالات اور اخفا و ستر حال میں اپنے والد ماجد حضور ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الصدق تھے کبھی کوئی تصرف بغیر کسی پردہ و حیلہ کے نہ فرماتے اہل حاجات کو دعا اور دوا مرحمت ہوتی۔ دعاوں میں بھی عام سایلوں کو بیشتر وہ دعائیں مرحمت فرماتے جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں ہمیشہ لباس و روش علما میں رہتے تکلفات مشایخانہ اور وظایف عاملانہ سے احتراز فرماتے معاملات میں جو ثبوت کسر نفس و ایثار و عطا آپ نے دیا بہت دشوار کام تھا بعد وفات حضور ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت سے آثار و تبرکات خاندانی بڑی فراخ حوصلگی سے بھائیوں کو مرحمت فرما دیئے اور ان میں حصہ نہ لیا اکثر اکابر سلسلہ کی شبیہیں سرکار میں موجود تھیں وہ سب بھائیوں کو عطا فرما دیں کتب خانہ سے جو وظایف و ادعیہ کے خاص نسخہ بھائیوں نے منتخب فرمالئے وہ ان کو دیدئے لفظ سجادہ نشینی پر گفتگو ہوئی فرمایا جو قابل تقسیم ہے اس میں عذر نہیں اور جو ناقابل تقسیم ہے اس میں فقیر معذور ہے روزینہ جو بحیثیت سجادہ نشینی حضور کا ذاتی تھا مصارف درگاہ شریف میں صرف فرماتے معافیات درگاہی جو ہمیشہ زیر اقتدار سجادہ نشین رہیں باوجود اختلاف حکام حکام زیر اہتمام رہا اور ان دیدیں اور ایک جز احصہ ان حضرات کے مصارف کے واسطے چھوڑ کر تھوڑا مصارف درگاہ کے واسطے مقرر فرمایا اور پھر وہ بھی اپنے اہتمام میں نہ لیا

حکام عہد کے التماس پر فرمایا امید ہے کہ یہ ہمارے بھائی اپنے اکابر کے آستانہ کا لحاظ رکھیں گے اگر اس کے خلاف بھی ہو تو جو حصہ کہ زیر اہتمام فقیر ہے درگاہ کے مصارف کو کافی ہے جائیداد معافی ضبط ہو چکی تھی بعض حضرات اہل خاندان نے حصص غیروں کو منتقل کر دئے تھے یہ آپ کی کوشش کا ثمرہ تھا کہ جائداد واپس ہوئی اور انتقالات ناجائز قرار پائے اس خادم ناچیز نے وہ رپورٹیں حکام ضلع اور چٹھیاں حکام صدر بورڈ اور احکام نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنی آنکھ سے دیکھے ہیں ایک لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے بہ معاینہ درگاہ و ملاقات صاحبزادگان مارہرہ تمام خاندان میں سچا سجادہ نشین صاحب اثر حقیقی درویش حضور کو تسلیم کر کے آپ کی اولوالعزمی اور برادر نوازی اور اہتمام آبادی خانقاہ درگاہ کی بے حد تعریف کی ہے اور معاملات نزاعی میں حضور کی برادر نوازی اور بلند خیالی کو سراہا ہے -

کمیٹی منتظم درگاہ بھی حضور کے مشورے سے مقرر ہوئی مدرسہ و مکانات مدرسین و مشائخ حجرات و خلوات فقرا تعمیر کرائے عالم حافظ قاری طبیب معلم فقرا درگاہ شریف میں معین کئے ایک محاسب مقرر کیا جو تمام حسابات درگاہ شریف کے خدام آستانہ کی خدمات مقرر فرمائیں مسجد میں امام و موذن ملازم رکھا سابقاً اکثر خدمات درگاہ و خانقاہ و مسجد مریدین و خلفا کی سپرد تھیں جو عقیدتاً بلا معاوضہ کرتے تھے غرض درگاہ و مسجد و خانقاہ کی آبادی زائرین و متوسلین کی مہمانداری اعراس کا اہتمام سب حضور فرماتے وہ خدمات جو حضور نے درگاہ کے واسطے متعلقان پر مقرر فرمایا تھا سوائے آپ کے کسی دوسرے شریک نے پورا وقت پر ادا نہیں کیا اس میں شک نہیں کہ حضور نے تمام انتظامات جدیدہ میں مصارف سابقہ سے نہایت تخفیف فرمادی تھی اور بلحاظ مصلحت وقت نہایت مناسب اور ضروری تھی اعراس و تقاریب کی وہ شان نہ تھی محافل سماع قطعاً مسدود صرف مجالس وعظ و نعت خوانی و منقبت و ختم قرآن و قرأت دلائل الخیرات حضار عرس کی مہمانداری باقی رکھی تھی فضولیات کا حضور کے دربار میں بار نہ تھا ظاہر شریعت سے ایک ذرہ تجاوز گوارا نہ فرماتے معمولات روزانہ حلقہ ذکر ہوتا تھا علم

ورنگاہ جماعت میں پانچوں وقت حاضر ہوتا فقرا ابھی میں شریک ہوتے عام خاندان برکاتیہ کے
تمام متوسلوں کی حاجات دینی و دنیوی آپ پوری فرماتے ہر خادم و مرید سے نہایت شفقت
و مہربانی سے معاملہ فرماتے اُن کی پرسش حال حوائج کا التزام خطا پر معافی خفیہ معاونت عادت
کریمہ تھی ۔

دوسری مثال کسرِ نفس اور کمال حق بینی کی یہ ہے کہ باوجود ہر قسم کے استحقاق فاین کے حضور
نماز جماعت ایک حافظ سے پڑھواتے کبھی امام نہ بنتے ایک بار مفتی عین الحسن صاحب بلگرامی
رحمۃ اللہ علیہ نے جن کا مکاشفہ بہت بڑھا ہوا تھا جماعت میں شریک ہو کر نماز توڑ دی اور
بعد سلام حافظ صاحب سے فرمایا کہ مردِ خدا نماز میں بازار جانے اور سودا خریدنے کی ضرورت
نہیں ہم تمہارے ساتھ کہاں کہاں پریشان پھریں حضور نے مفتی صاحب کا سوال
سنکر اُن پر تحسین فرمایا اور ارشاد کیا بہتر ہے آپ نماز خود پڑھائیں ورنہ حافظ صاحب
کے ساتھ ساتھ پھریں اور شریعت کا استہزا نہ کریں آپ کو نماز میں خود حضور نہیں ورنہ
دوسروں پر نظر کیوں جاتی ۔

تیسری مثال کسرِ نفس اور کمال کی یہ ہے کہ اپنے صاحبزادوں کو باوجود تکمیل اپنے گھر کے خلفاء و
خدام سے اخذ علوم و فیوض کا حکم فرماتے آپ کے خلف اکبر حضرت سید شاہ ظہور حسن رحمۃ اللہ علیہ
نے جب سلوک ختم فرمالیا آپ نے حکم دیا کہ تمہارے گھر کی بڑی دولت مولنا عبد المجید صاحب
بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے جاؤ اُن سے اپنا حصہ لاؤ اور بدایوں کو روانہ فرمایا حسب الحکم
صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدایوں پہنچے حضرت مولنا مولوی محمد عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ
علیہ نے مع جماعت بیرون شہر بیرون آبادی تک استقبال کیا اور بکمال احترام پالکی کو جس میں صاحبزادہ
سوار تھے خود کندھا لگا کر مدرسہ میں فروکش کیا حضور صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ میں پیرزادگی اپنے گھر کے خادم و خلیفہ کے یہاں نہیں آیا ہوں حضور والد ماجد
رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے پاس اس غرض سے بھیجا ہے کہ اُس نعمت سے جو حضور جد امجد رحمۃ اللہ

علیہ سے آپ کو ملی ہے اس فقیر مستحق کو بھی کچھ مرحمت ہو مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے بکمال ادب عرض کیا کہ یہ خادم اور نعمت سب آپ کا مال ہے تشریف رکھئے جو مجھکو معلوم ہے حاضر کرونگا بعد نماز عشا حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجرہ میں تشریف لے گئے جو آپ کے واسطے مرتب کیا گیا تھا اور اشتغال باطنی میں مصروف ہوگئے وقت نماز صبح ذاکر [illegible] صاحبزادہ صاحب حجرہ سے برآمد ہوئے دیکھا مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ دروازہ حجرہ [illegible] کھڑے ہیں معلوم ہوا کہ تمام شب آپ کو اسی طرح گذری ہے صاحبزادہ صاحب [illegible] اس تکلیف کا عذر فرمایا مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا یہی نعمت ہے جو میں آپ [illegible] لایا ہوں اور مجھکو یہی حکم ہے الحمد للہ کہ سلوک آپ کا باقاعدہ تکمیل کو پہنچ گیا یہ نکتہ تھا [illegible] کی تکمیل کو آپ بدایوں بھیجے گئے کہ راہ سلوک میں ادب و محبت ترک رعونت ایک [illegible] ہے بس اب آپ تشریف لیجائیے اور سند اجازت حاضر کی۔

چھوٹے صاحبزادہ حضرت شاہ سید ظہور حسین عرف چھوٹو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کہ ایک روز میں حضور والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا ارشاد [illegible] دل چاہتا تھا کہ تم کو بھائی عبد المجید صاحب سے بھی اجازت دلوا دیتے [illegible] خریدار ہیں پھر فوراً فرمایا ذرا جاکر درگاہ شریف میں دیکھنا کیا مولوی عبد المجید صاحب [illegible] سے آئے ہیں میں نے عرض کیا نہ حضور نے مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ کو طلب فرمایا ہے [illegible] ان کے آنے کا ہے نہ کوئی اطلاع ملی ہے ارشاد فرمایا تم جاکر دیکھو درگاہ [illegible] مولٰنا اسی وقت پہنچے ہیں اسباب اوتار اجاتا ہے میرے ساتھ [illegible] حضور کے قدمبوس ہوئے حضور نے فرمایا بھائی تم خوب آئے ہمارا دل [illegible] اجازت دلادیں مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا جو حکم ہو اسی وقت [illegible] سند اجازت لکھدی۔ صاحبزادگان سید حسین حیدر اور شاہ سید ظہور حسین رحمۃ اللہ علیہ [illegible] نواسوں کو تحصیل علم کے واسطے مدرسہ قادریہ میں بھیجا۔ حضور اقدس والد مرشدی مولائی حضرت

سجادہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے لخت جگر اور نور نظر پوتے سے ارشاد
فرماتے تھے ہم بسبب کبر سن کتابیں بھول گئے ہیں برخوردار مولوی عبدالقادر بنیرہ مولانا عبدالمجید رحمۃ اللہ
علیہما کا علم تازہ ہے اور حاضر ہے وہ ہمارا خاص گھر ہے اور ہم کو برخوردار موصوف کی دیانت و
تقوے پر پورا اطمینان ہے تم مسایل کلام و فقہ میں اُن سے مشورہ کر لیا کرو چنانچہ ہمارے حضور
ہمیشہ مسایل میں مولانا مرحوم سے مشورت رکھتے اور بغیر دکھائے مولانا مرحوم کے کوئی تحریر
شایع نہ فرماتے۔ آل مولانا عبدالمجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ ہمارے اُستادزادے
ہیں اکرام فرماتے اور صاحبزادوں کو بھی اُن کے احترام کی ہدایت فرماتے حالانکہ اُن میں کوئی
کسی کمال میں آپ کا مماثل نہ تھا اور پھر جو کچھ بھی تھا وہ آپ کے گھر کا صدقہ اور اسی آستانہ
کا گدا یہ تھا عالم دین پرور کس نے بنا دیا تھا عارف کس نے کر دیا تھا۔ بادشاہ و فقرا علما و عرفا
کا مقتدے کس نے ٹھہرا دیا تھا ہر بزم میں بصدارت ہر رزم میں فتح و ظفر کہاں سے عنایت ہوئی
تھی دین و دنیا کے کمالات کس نے سونپے تھے یہ چمکتے چاند اور ستارے کس شمس کی نور و ضیا سے
منور ہو گئے تھے سبحان اللہ حق یہ ہے کہ کسر نفس و ستر حال اتباع شریعت تعلیم و طریقت میں
حضور اقدس بے مثل و بے مثال تھے **خادم نوازی** کا کیا پوچھنا۔ بعد وصال حضور ہم
چار خادم ۱۳۰۳ھ میں بدایوں سے حاضر آستانہ ہوئے اور مختلف آرزوئیں اور حاجتیں رکھتے
تھے اس موقع پر حضرت سجادہ ابوالحسن میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور کے چھوٹے پوتے تشریف
فرما تھے درگاہ شریف سے فاتحہ پڑھکر ہم حاجتمندوں کا قافلہ خانقاہ شریف میں حاضر ہوا بعد
زیارت سجادہ اس خادم نے حضور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ اگر کوئی تبرک تحریری
حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کا مرحمت ہو کمال غلام نوازی ہے صاحبزادہ صاحب نے ارشاد
فرمایا کہ اولاً حضور جدی قدس سرہ کی عادت کریمہ تحریر نقوش کی نہ تھی یا اصرار کسی خادم خاص کے
تحریر فرما دیتے پھر ہم لوگوں نے جو کچھ بھی پایا وہ تبرک سمجھکر محفوظ و تقسیم کر لیا بعدہ اس وقت
تک جو خلفا و خدام حاضر آئے قریب قریب سب نے یہی استدعا کی اور بکمال تلاش جو کچھ میسر آیا

وہ اُن کو دیدیا اب کچھ باقی نہیں یہ فرما کر رحلی وظائف جو ایک اوسط درجہ کا صندوقچہ تھا کھینچ کے اس غلام
کے حوالہ کردی اور فرمایا خوب تلاش کرلو خادم نے کھول کر دیکھا اس میں کچھ نہ تھا مختلف کشتیوں کی زیارت
کرتے ہوئے ایک خانہ میں چار پرچے تہ شدہ برآمد ہوئے حضور پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے
عرض کیا گیا آپ نے تبسم فرمایا کہ جلدی میں نے اس خانہ کو کھولا اور دیکھا ہے اس میں کچھ نہ تھا
یہ حضور اقدس قدس سرہ کا کرم اور تمکو خاص عطیہ ہے مبارک ہو اس عاجز نے آداب عرض کیا اور
وہ پرچے تین اپنے رفیقوں کو دیدئے اور ایک پرچہ خود لے لیا اب تمکو سے اور پڑھا یا اللہ العظیم
ہمارے مطالب کے متعلق مختصر دعائیں تھیں سب نے بوسہ دیکر پرچوں کو رکھ لیا صاحبزادی
صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا والدہ ماجدہ سید پیر شاہ رشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دردولت پر حاضر ہوئے
صاحبزادہ صاحب کے وسیلے سے آداب عرض کیا بو بو صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا کہ
ابھی دوپہر میں مجھکو زیارت اپنے والد ماجد قدس سرہ کی ہوئی ارشاد فرماتے تھے کہ بوبو ہمارے
بچے پریشان ہوکر بدایوں سے آئے ہیں تم انکی تسلی کردو اور کہدو کہ پریشان نہ ہوں
اُنکے مدعا حاصل ہوں جائیں اور کچھ فکر نہ کریں۔ جل مزارات قدس کو یہ دعا ل
اپنے نیاکارہ خدام کا یہ خیال ہو وہ حیات ظاہری میں تشریف رکھتے تو بہ اولیٰ دستگیری فرماتے
ہونگے۔

حضور اقدس جب کبھی کسی مسافر تازہ وارد کو تہجد کے وقت مسجد میں نماز پڑھتے یا مراقب
ملاحظہ فرماتے بیبی بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا سے فرماتے کہ ایک مہمان عزیز نہایت صالح آگیا ہے
ذرا خاص طور پر کھانا دینا بی بی صاحبہ فرماتیں حضور آپ دل میں سمجھا دیں ہوا کرتے ہیں کوئی مسکین
ہوگا اور آپ سے کچھ لینا چاہتا ہوگا حضور نماز ناشتہ آپ خود لاتے اور سامنے بیٹھ کر
اُس کو کھلاتے ... ابتداً انکی اور مسافر شفیقہ ہوتیں اور بستر جو انکو دیا گیا تھا اور
ظاہر ان لوگوں نا چیز لیکر چلدیا بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا خفا ہوتیں لیکن حضور انکی کوشش کرتے
کبھی نہ چھوڑتے اور فرماتے کہ کسی کا مہمان کبھی کسی سے کھانا ... اللہ تعالیٰ متوجہ فرماتے

اور اس کو بُرا سمجھتے ہر شخص کو سچا سمجھتے حاجتمند جھوٹی ضرورتیں ظاہر کرکے عادت چاہتے اور آپ بلا تفتیش عطا فرما دیتے ۔ نہ لکھا پڑا وقار فرماتے باوجود کثرت خدام مہمانوں کی مدارات خود تو تھے اور تمام سامان آسائش مہیا فرما کر آرام فرماتے فقرا کے ذکر و شغل و خلوات و اربعین کی پاسبانی فرماتے اعزہ سے سلوک مریضوں کی عیادت محتاجوں کو نقد جنس کپڑا عطا فرمانا ہمیشہ حضور کا خاص کام تھا اپنے ذوی الارحام پر خاص نگاہ کرم تھی زمانہ سرما میں جب کسی مسافر کو ضرورت مند برہنہ ملاحظہ فرماتے اپنے کپڑے عطا فرما دیتے اور خود تکلیف اُٹھا ناگوار رہا تے صاحبزادوں کو اطلاع ہوتی فوراً دوسرا لباس حاضر کرتے ۔

حضور کی تعلیم و تربیت کا سچا نقشہ حضرت مرشدی قدس سرہ الاولی کی ذات بابرکات تھی کہ علماً عملاً عادۃً صورتاً سیرتاً اپنے اکابر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے سرمو فرق نہ تھا ۔

حضرت منشی سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی دامت برکاتہم روایت فرماتے ہیں کہ میں بکمال اشتیاق مارہرہ پہنچا اور بعض مخصوصات خاندان برکاتیہ کی آپ سے اجازت چاہی ارشاد فرمایا صاحبزادہ ابھی وقت نہیں آیا میں گھر واپس ہوا تھوڑے عرصہ کے بعد فوراً مارہرہ پہنچا اور حضور نے طلب فرمایا خاص چیزوں کی اجازت اور خلافت عطا فرمائی ۔

مولوی صوفی عبد الرحمن صاحب مرید و خلیفہ حضرت حافظ عبد العزیز صاحب دہلوی قدس سرہ اپنا حال فرماتے تھے کہ بعد ختم سلوک حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ تم بارہرہ ہوا اور سند تکمیل حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ سے لاؤ میں مارہرہ حاضر ہوا اور عرض حال کیا اور سند و اجازت چاہی ارشاد فرمایا کہ چار اربعین یہاں حاضر رہو اس وقت دیکھا جائے گا میں حاضر رہا اور حسب ہدایات حضور سب و روز مشغول رہا ۲ چار اربعین کے ختم پر سند تکمیل و اجازت عامہ و خلافت مرحمت فرمائی ۔

حضرت صاحبزادہ والا منزلت سید شاہ تجمل حسین صاحب شاہجہانپوری دامت برکاتہم جو پہنچے اور یہاں سے حضور آقائے اکرم قدس سرہ کے تعلیم سبق باطن فرما دیئے گئے بعد ختم سلوک

اجازت نامہ و خلافت مرحمت فرمائی۔

اختفا اس درجہ کا، حاجی رضا خاں صاحب ساکن مارہرہ مرید حضور روایت فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں بعد فراغ حج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مہاجر سے بیعت ہونا چاہا مولوی صاحب نے فرمایا تم نے حضرت شاہ آل رسول صاحب مارہروی سے بیعت کیوں نہ لی وہ تو زیارت میں اب تک ہمارے ساتھ تھے میں حاضر مارہرہ ہوا احوال عرض کیا فرمایا مولوی صاحب کو سہو ہوا ہوگا دریافت کر لو فقیر مارہرہ سے باہر نہیں گیا میں نے اصرار کیا کہ مولوی صاحب حضور والا کے جاننے والے ہیں نہایت سچے اور متدین ہیں پورے زمانہ حج کا ساتھ ہے فرمایا خیر اگر تا حیات ہمارے اس راز کو ظاہر نہ کرو مرید ہو جاؤ میں نے عہد کیا اور بیعت ہو گیا بعد وصال حضور اقدس رحمۃ اللہ علیہ حاجی صاحب نے یہ قصہ بیان فرمایا۔

تعلیم شغل میں ہمارے آقا قدس سرہ الانور سے ارشاد فرمایا کہ جب ہم پلنگ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں یہ کڑیاں ہم کو صاف نظر آتی رہتی ہیں یہ فرما کر ارشاد ہوا کہ ہم ان کو دن بھر دیکھتے ہیں شب کو بھی ایسا خیال بندھ جاتا ہے گویا ہم دیکھ رہے ہیں۔

ظہور اللہ شاہ صاحب خادم خاص حضور اقدس قدس سرہ فرماتے تھے کہ بارہا جاڑوں کی رات میں یہ دیکھا کہ حضور آرام فرما رہے ہیں میں پاؤں داب رہا ہوں کہ پلنگ پر لحاف رہ گیا میں حیران ہوں اور ہر طرف ڈھونڈتا ہوں تھوڑی دیر میں حضور پھر موجود ہیں میں عرض کرتا حضور کہاں تشریف لے گئے تھے فرماتے میاں تم سو گئے ہو گے یہی خیال بندھ گیا ہم نے کروٹ لی ہوگی میں اصرار کرتا حضور میں جاگ رہا ہوں حضور کو سارے پلنگ پر تلاش کر لیا تھا خاموش ہو کر کسی اور بات کا تذکرہ شروع فرما دیتے۔

حضور نے اپنے بھتیجے شاہ محمد باقر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کی نسبت اپنے نواسہ حضرت شاہ ظہور حیدر رحمۃ اللہ علیہ سے قرار دی تھی لیکن بعض وجوہ سے وہ نسبت قطع ہو کر سادات بلگرام میں اُن صاحبزادی کا عقد ہو گیا نکاح کے بعد دولہا کو دلہن کے دیکھنے کی نوبت آئی

اُسی روز انتقال ہوگیا اور پھر اُن صاحبزادی کا عقد شاہزادہ ظہور حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا۔
سنہ ۱۲۸۶ ہجری میں حضور رونق افزائے بدایوں ہوئے اور مولوی محمد بخش خاں صاحب صدرالصدور
مرحوم کے مکان پر قیام فرمایا قریب مغرب مدرسہ قادریہ میں حضور کی خبر رونق افروزی پہنچی یہ وہ
وقت ہے کہ حضرت سیف اللہ المسلول مولنا شاہ فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بصارت
ظاہری جاتی رہی ہے اور آپ نے مدرسہ سے آنا قطعا ترک فرمادیا ہے حضور اقدس
قدس سرہ کی خبر تشریف آوری سنکر حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سلام کو حاضر ہونا ضروری
ہے بعد نماز مغرب عمی مولوی انوار الحق صاحب مرحوم کا ہاتھ تھام کر حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ
چلے یہ خادم مدرسہ میں پڑھتا تھا حکماً ساتھ ہوا مولوی محمد بخش خاں صاحب مرحوم کے بیرونی
دروازہ کے اندر پہنچکر حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ کو آواز حقہ کی آئی فوراً رُک گئے اور
فرمایا انوار الحق کیا حضرت اسی مکان میں تشریف فرما ہیں عرض کیا اسی مکان میں ہیں
پھر حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حضور حضرت صاحب اسی مکان میں
تشریف رکھتے ہیں تو یہ حقہ کون پیتا ہے مولوی انوار الحق صاحب مرحوم نے ذرا آگے
بڑھکر جھانکا اور عرض کیا کہ مولوی محمد بخش خاں صاحب حقہ پی رہے ہیں بس کمال جلال
سے حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ کی حالت بدل گئی اور فرمایا کہ اولاً مجھکو مولوی صاحب کی
خدمت میں لے چلنا دروازہ اندرونی کے مقابل جو دالان شمال رویہ تھا اُس میں مولوی
صاحب مرحوم لیٹے ہوے حقہ پی رہے تھے کہ حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ یکایک
پہنچے مولوی محمد بخش خاں صاحب مرحوم اُٹھے اور آداب عرض کرکے بقصد قدمبوسی
مولنا کے قدموں پر جھکے لیکن حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ کے دیکھنے والے جانتے ہیں کہ
وقت جلال کسی کی طاقت نہ تھی کہ روبرو ٹھہر سکے حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک
ٹھوکر سے حقہ پھینکدیا اور فرمایا اللہ اکبر صدرالصدوری نے ایسا دماغ خراب کردیا
کہ حضور حضرت صاحب اسی مکان میں تشریف فرما ہیں اور تم حقہ پی رہے ہو حضور

اقدس قدس سرہ جانب شرق کے کمرہ میں تشریف فرما تھے فوراً باہر نکل آئے اور مولانا رحمۃ اللہ
علیہ سے بطور عذر فرمایا بھائی ان لوگوں نے اجازت دیدی تھی ان کے در دیکھا حضرت مولانا
رحمۃ اللہ علیہ بڑھے اور قدمبوس ہوئے اور عرض کیا حضور کی شان تو ظاہر نوازی کا یہی مقتضا تھا
لیکن غلاموں کو حد ادب سے تجاوز کرنا درست نہیں باللہ العظیم عجب سماں تھا کہ حضور بکمال
لطف وکرم مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو دوسری جانب متوجہ فرما رہے ہیں اور مولوی محمد بخش خاں صاحب
مرحوم بکمال ادب دست بستہ ایستادہ ہیں اور رو رو کر عفو خطا کے مستدعی ہیں آج زمانہ انقلاب
زمانہ ان باتوں سے حضرات ان مریدوں سے بالکل خالی ہے اسی ادب کی وجہ سے دنیا
بھر کی نعمتیں اُن کو مہیا تھیں چند سبق کے پڑھانے والے استاد اور پیرزادہ کا وہ ادب تھا
کہ آج کوئی اپنے باپ یا پیرو مرشد کا وہ ادب نہیں کرتا عجب خوش نصیب باادب جماعت
تھی خدا مغفرت کرے۔ فقیر پر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے مقتدا ادب سے زیادہ مولوی
صاحب مرحوم کے اخلاص و ادب کا اثر تھا کہ باوجود امارت و ثروت کس ادب سے
اس ذلت کو برداشت کیا اور کس طرح سے معافی خواہ تھے بہت مشکل کام ہے اور تقاضت
امتحان بڑی پکی دینداری اور ادب کی ہے۔ مثال ہے حضور اقدس قدس سرہ کو حقہ سے سخت
نفرت تھی لیکن یہ شان کرم و خادم نوازی تھی کہ مولوی محمد بخش خاں صاحب مرحوم کو حقہ کا عادی
جانکر اجازت دیدی۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سنئے کہ جس مکان میں حضور
سرور قرار فرما ہوں اس میں حقہ پینا سخت بے ادبی جانتے ہیں پھر صرف کراہت نہیں بلکہ
اپنے وقار دوسروں کی حرمت کا مطلق خیال نہیں مولوی محمد بخش خاں صاحب مرحوم کا
تحمل اور شاگرد و پیرزادہ کا ادب قابل صد ہزار آفرین ہے۔
مختصر یہ کہ حضرت اپنے اسلاف کے خلف جامع شریعت و طریقت تھے اور تمام مکارم اخلاق سے
متصف تھے۔ فن حدیث شریف سے خاص انس تھا۔ یہ بھی شان کسر نفسی تھی کہ کسی فن
میں تصنیف کا قصد نہیں فرمایا جب کبھی عرض کیا گیا ارشاد فرمایا متقدمین نے کیا بات چھوڑی

ہے خواہ مخواہ مصنف بننا کیا ضرور ہے۔ ہے صرف ایک مختصر رسالہ شرح مصطلحات حضرات سعدیہ نقشبندیہ میں تحریر فرمایا تھا جس پر اپنا اسم مبارک لکھنے نہ دیا۔ آخر عہد میں استدعا کی گئی کہ حضور حسب سنت اکابر بطور وصیت نامہ کچھ تحریر فرما دیں ارشاد فرمایا کہ وصیت نامہ اکابر کے موجود ہیں پڑھو اور عمل کرو اگر مجبور کرتے ہو تو لکھو یہ ہمارا وصیت نامہ ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول بس یہی کافی ہے اور اسی میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

شادی آپ کی دختر سید نجیب حسین بن سید ناظم علی سے جن کا نسب [illegible] ہوا ہوئی آپ کے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

خلف اکبر حضرت شاہ ظہور حسین عرف بڑے میاں رحمۃ اللہ علیہ آپ کا ذکر شریف سلسلہ میں گذارش ہوگا۔ پسر دوم حضرت سید آپ کا طفولیت میں انتقال ہوگیا۔

پسر سوم حضرت شاہ ظہور حسین عرف چھٹو میاں رحمۃ اللہ علیہ

ولادت شریف آپ کی سنہ ۱۲[illegible]ھ میں بمقام مارہرہ ہوئی آپ اگرچہ علوم درسیہ کے فارغ التحصیل عالم نہ تھے لیکن بہ برکت صحبت اکابر و ذہانت معلومات ہر فن کے اس قدر وسیع تھے اور طلاقت و شوکت تقریر ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ حضور کے روبرو کوئی عالم وسیع النظر بھی گفتگو نہ کر سکتا تھا انداز بیان کچھ ایسا دلکش تھا کہ سامعین محو ہو جاتے سنجیدگی الفاظ آمد مضمون روانی طبع و طریقہ بیان پر حیرت ہو جاتی سخاوت و فیاضی گو اس خاندان عالیشان کا موروثی حصہ ہے لیکن جیسا انجناب کا ایسا کرم ایسی بخشش عالم کبھی دیکھی نہ سنی ہمیشہ اپنی ضرورت پر [illegible] سے زیادہ سوال کی حاجت کا زیادہ خیال فرماتے کیسی ہی عمدہ نادر چیز ہو حضور سے اس کے سوال کی ضرورت نہ تھی صرف تعریف کر دینا ممکن نہ تھا کہ حضور مرحمت نہ فرما دیں بلکہ باصرار نذر کر دیتے علاوہ اجازت و خلافت اپنے والد ماجد قدس سرہ کے مولانا شاہ عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت خاص تھی حضرت مدرسہ قادریہ سے حضور کو ایک خاص [illegible] تھی

مریدین آپ کے بکثرت ہیں لیکن سوائے صاحبزادوں کے فقیر کے علم میں کوئی خلیفہ ان کا نہیں ہے آپ کی دو شادیاں ہوئیں دونوں زوجہ صاحبزادیاں آپ کے عم محترم حضرت شاہ اولاد رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھیں۔ زوجہ اول سے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئے۔ آپ کا ۱۷۔ ربیع الاول شریف ۔۔۔ میں انتقال ہوا اور دالان جنوبی درگاہ معلی میں دفن ہوئے۔

خلف اکبر حضرت سید شاہ ابوالحسن خرقانی عرف میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپ کی ۱۲۵۹ھ میں بمقام مارہرہ ہوئی اولوالعزمی و سیر چشمی و خادم نوازی و خوش تقریری میں اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الصدق تھے بیعت و اجازت اپنے جد امجد حضور خاتم الاکابر قدس سرہ اور خلافت اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے رکھتے تھے حسن خلق انتظام و اہتمام مجالس آپ کے خاص حصّہ تھے آپ کی بھی دو شادیاں ہوئیں اول بجانہ سید محمد حیدر صاحب ابن سید دلدار حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہما ان کے بطن سے حضرت صاحبزادہ سید علی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ایک صاحبزادی جوان ہوئے لیکن دونوں سے اولاد باقی نہیں۔ دوسری شادی حضور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دختر حضرت سید محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی ان زوجہ سے ایک صاحبزادہ حضرت سید شاہ برکات حسن عرف پیر برکات دامت برکاتہم موجود ہیں اللہ تعالے ان کو اپنے اسلاف کرام کا نمونہ فرمائے اور علم و عمر و مدارج علیا بخشے۔ آمین۔

حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بتاریخ ۹۔ ماہ رجب ۱۳۱۱ھ بمقام مارہرہ روبرو اپنے والد ماجد کے انتقال ہوا اور درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔

صاحبزادی صاحبہ ہمشیرہ حضور میر صاحب رحمۃ اللہ علیہما ہمارے آقا حضور نور قدس سرہ کی زوجہ اولین تھیں بتاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی شب جمعہ بمقام مارہرہ انتقال ہوا۔

شادی ثانی سے آپ کے صرف ایک صاحبزادہ حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب قبلہ جو

اس وقت سجادہ نشین سجادہ برکاتیہ ہیں موجود ہیں ادام اللہ تعالے ظلال فوائدہ علی رؤس المخدام۔ انشا اللہ تعالے بعد تحریر حالات حضور اقدس مرشدی قدس سرہ مختصراً کچھ آپ کے حالات بھی گذارش ہونگے۔ دو صاحبزادیاں حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے بعد دیگرے آپ کے بھانجہ سید حافظ حسن کو منسوب ہوئیں اور لاولد فوت ہوئیں۔ تیسری صاحبزادی کی شادی سید محمد حیدر خلف سید ولدار حیدر صاحب سے ہوئی ان کے بطن مبارک سے دو صاحبزادہ سید حسین حیدر اور سید شاہ ظہور حیدر صاحب اور ایک صاحبزادی جو ہمارے حضور آقائے نعمت قدس سرہ کی زوجہ ثانیہ ہیں پیدا ہوئے۔ بوبو صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا بتاریخ ۸۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۰ھ بمقام مکہ معظمہ فوت ہوئیں۔

مریدین وخلفا حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے بکثرت ہیں مشہور خلفا حضور کے یہ ہیں۔

[1] حضرت صاحبزادہ سید شاہ ظہور حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ [2] حضرت صاحبزادہ سید شاہ ظہور حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ [3] حضرت مرشدی سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ۔ [4] حضرت صاحبزادہ سید شاہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔ [5] حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب دامت برکاتہم۔ [6] حضرت سید شاہ محمد صادق صاحب برادرزادہ حضور رحمۃ اللہ علیہما۔ [7] حضرت سید شاہ امیر حیدر ہمشیرہ زادہ حضور رحمۃ اللہ علیہما۔ [8] حضرت سید حسین حیدر صاحب دامت برکاتہم۔

[9] قاضی عبد السلام صاحب عباسی بدایونی۔ [10] شاہ احسان اللہ فرشوری بدایونی۔ [11] شکر اللہ خاں فرشوری بدایونی۔ [12] حافظ حاجی محمد احمد فرشوری بدایونی۔ [13] حاجی فضل رزاق فرشوری بدایونی [14] حافظ مظہر حسین فرشوری بدایونی۔ [15] حافظ حکیم مجاہد الدین صدیقی بدایونی۔ [16] مفتی محمد شرف علی صدیقی بدایونی۔ [17] شیخ منور علی رحمۃ اللہ علیہ۔ [18] مفتی محمد حسن خاں بریلوی۔

علاوہ ان حضرات کے حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی دامت برکاتہم سید شاہ تجمل حسین قادری شاہجہانپوری دامت برکاتہم۔ مولوی عبد الرحمن زید مجدہم۔ مولوی قاضی شمس الا...

عباسی رحمانی مجیدی کو بھی آپ سے اجازت و خلافت مرحمت فرمائی تھی ۔

مولوی محمد ضیاء الدین خاں عباسی بدایونی ثم البریلوی کو بھی تمام اعمال و اذکار خاندانی کی حضور سے اجازت تھی۔

شجرہ اخلافت حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ

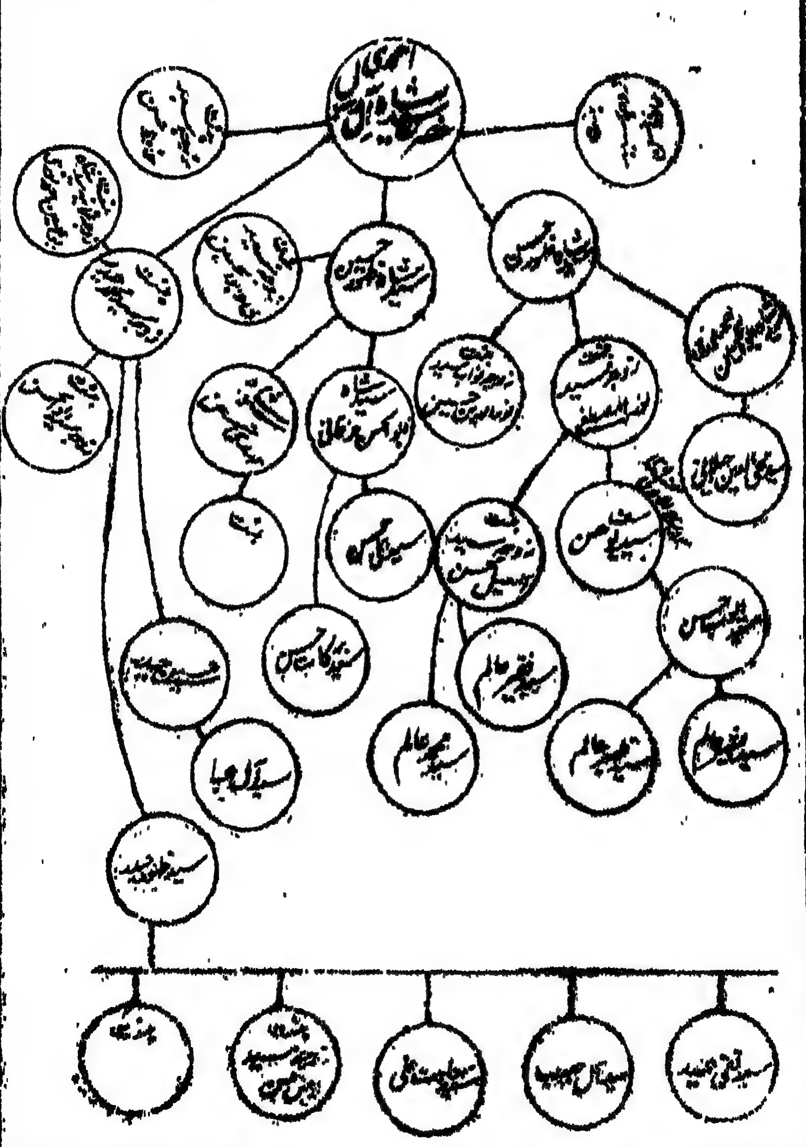

وصال حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ بتاریخ ۱۸ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۶ھ بمقام مارہرہ ہوا۔ جانب شمال قرار انور حضور اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دفن ہوئے۔

منقبت

واجب است شرعاً و دل عظمت آل رسول
آل نبی مقتدرے حضرت آل رسول

اپنے تمھارے سلف ستھرے ہیں کیسے تم ہو خلف
عینی و عشقی نما صورت آل رسول

صاحب خلق عظیم ابن کریم و کریم
جود و سخا و عطا عادت آل رسول

در سفر اندر وطن سب سے ہمہ در انجمن
مشرح فنا و بقا صحبت آل رسول

دید ہے اکسیر اثر دار شفا اس کا گھر
دافع رنج و عنا خدمت آل رسول

نور دو چشم نبی نور حسین و علی
والی و ولی عمدہ رتبت آل رسول

قید الم سے چھٹا پایا وصال و لقا
دار فنا سے گیا حضرت آل رسول

سید السالکین حضرت شاہ ظہور حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلف اکبر حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ آپ کا لقب بڑے میاں تھا سنہ ۱۲۲۹ ہجری میں بمقام مارہرہ پیدا ہوئے اسم شریف تاریخی ہے کنار عاطفت اپنے جد امجد والد ماجد قدس سرہما میں پرورش پائی اپنے والد ماجد سے بیعت ہو کر سلوک باقاعدہ ختم فرمایا بعد تکمیل حسب الحکم حضور خاتم الاکابر قدس سرہ مولانا شاہ عبد المجید صاحب عثمانی بدایونی آل احمدی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت حاصل کی۔

پہلا عقد آپ کا دختر سید دلدار حیدر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا جو آپ کے حقیقی ماموں تھے ان بی بی صاحبہ سے حضور اقدس حضرت مرشدی شاہ ابو الحسین احمد نوری قدس سرہ اور ایک صاحبزادی جن کا عقد سید نور المصطفی خلف حضرت شاہ غلام محی الدین قدس سرہما سے

ہوا- ۱۰ جمادی الاولے ۱۲۳۳ھ کو بی بی صاحبہ مرحومہ کا انتقال بمقام مارہرہ ہوگیا اور آپ سیاحانہ
ملک کا ٹھیاواڑ کو تشریف لے گئے اور اُس کرامت حضور اقدس اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کا اظہار ہوا جو سابقاً گذارش ہوئی یعنی دوران سیاحت میں آپ بڑودہ پہنچے اور
سپہ سالار افراز علی خاں صاحب مودودی سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ نے خیر مقدم کے ساتھ اپنی صاحبزادی
آپ کے عقد میں دیں اور آپ نے بڑودہ قیام فرمایا ان بی بی صاحبہ سے دو صاحبزادیاں
پیدا ہوئیں جن کا عقد بھی بڑودہ اور احمد آباد کے نہایت معزز خاندان سادات سے
ہوا ایک صاحبزادی لاولد ہیں اور دوسری کی اولاد امجاد بڑودہ میں سربرآوردۂ
ریاست ہے - آپ نے ۲۰ برس کی عمر میں ۲۲ جمادی الاولے ۱۲۶۶ھ کو بمقام دھاری
ضلع احمد آباد انتقال فرمایا مزار شریف دھاری میں ہے -
ان بی بی صاحبہ کا ۲۳ شوال ۱۲۸۱ھ بمقام بڑودہ انتقال ہوا رحمۃ اللہ علیہا -

شجرۂ اولاد از زوجہ ثانیہ مغفور

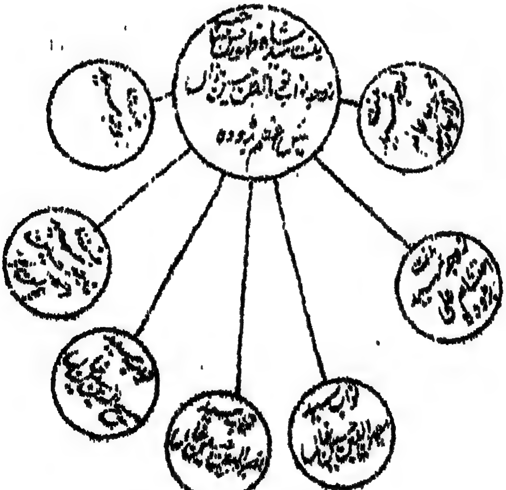

الحمد للہ کہ یہ نہایت اختصار ذکر نسب اکرم گذارش ہوا ہر بزرگ کے ذکر پر دل چاہتا تھا کچھ اور تفصیل ہو لیکن اصل مقصود میں دیر ہوتی تھی علاوہ بریں بحمد اللہ تعالیٰ اس خاندان عالی شان کے اکابر ایسے مشاہیر زمانہ ہیں کہ سیر و تاریخ متقدمین ان حضرات کے حالات سے مالامال ہیں بیشتر منتسبان خاندان بڑی بڑی کتابیں صرف ان اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کے مناقب وحالات میں تحریر کر چکے ہیں فقیر حقیر نے تبرکاً اسمائے مبارک حضرات قدست اسرارہم کے ساتھ بعض واقعات کا تذکرہ کیا ہے ورنہ ؎

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ✤ گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

میرے بعض احباب اس اختصار کے شاکی ہیں لیکن معذوری ہے حالت سفر اور کثرت افکار و مصائب دامنگیر ہیں کوئی سامان جمع و ترتیب کتاب پاس نہیں یہ صرف حضور اقدس کا کرم ہے جو اس خادم ناکارہ کی ہمت افزائی کر رہا ہے ممکن ہے مضامین معروضہ میں کوئی سہو و غلطی ضروری امر کی فرو گذاشت ہوگئی ہو یا بلا قصد کوئی لفظ خلاف شان کسی ممدوح کے قلم سے نکل گیا ہو معاف فرمائیں اور اصلاح مناسب کا مشورہ دیں فقیر حقیر بھی اپنے اکثر برادران طریقت کا شاکی ہے کہ بار بار تحریک پر کچھ مدد نہیں فرمائی اور رسالہ کی حسب دلخواہ تکمیل نہ ہوئی حسبنا اللہ ونعم الوکیل فقیر کو اس ناچیز تحریر سے کوئی فائدہ دنیوی تحسین و آفرین مطلوب نہیں اپنا فرض عقیدت ادا کیا ہے خدا کرے یہ تحریر حضور اقدس و انور صاحب سجادہ برکاتیہ دامت برکاتہم کی پسند خاطر ہو انشاء اللہ تعالیٰ اگر حیات مستعار باقی ہے حضور سید شاہ میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سے تا حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ حالات ہر بزرگ کے مع ان کے خلفا و رفقا کے مفصلاً ترتیب دونگا۔ اس کے بعد شجرہ نسب کے تمام حضرات کرام کے حالات معروض ہونگے دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ اس خادم کو ذریعہ نجات و سعادت اور توفیق و ہمت عطا فرمائے ہندوستان میں غالباً ایسا کوئی خاندان نہ ہوگا جس میں یکے بعد دیگرے اسی سلسلہ نسب میں مسلسل بارہ اقطاب ہوں یہ خصوصیت

وشرف خاص سجادہ ارہرہ مطہرہ کو حاصل ہے کہ ایک سلسلہ میں بارہ اقطاب گذرے اور ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت ہوتے رہیں گے واقف حالات جانتا ہے کہ اس میں مبالغہ اور عقیدت کا دخل نہیں ہے واقعہ ہے مختصر ہے یہ اس کے متعلق نوبت پیش کرونگا اور اس شجرہ علیہ کا علو وارتفاع .... اکا بر میں ہر ایک کی شانیں مختلف اور .... کا حال گذارش کیا ہے جو عجیب حالات .... ہر بزرگ کی شان .... قال الله تعالیٰ .... ۔

سلاسل و اسناد

سلاسل و اسناد .... رسالہ شریفہ النور والبہاء فی اسانید الحدیث وسلاسل .... تاریخ وفات اکابر درج نہیں امید ہے کہ .... ہر چیز کی سند اور طریقت .... پوری پابندی .... وہ سلاسل .... حضرت سید نا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کے ذریعہ سے پہنچے وہ قدریہ کے انتساب سے موسوم ہیں پھر وہ جو حضرت سید نا صاحب البرکات قدس سرہ .... سے پہنچے .... کئے جاتے ہیں بعدہ وہ سلاسل جو حضور سید نا شاہ .... صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... پھر وہ جو حضور خاتم الاکابر سید نا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ سے پہنچے آخر میں وہ سلاسل جو حضور مرشدی قدس سرہ النورانی کے وسیلہ سے زیادہ ہیں .... خاتمہ میں وہ چند سندیں جو اس فقیر کو بوسیلہ حضور اکابر سے ملیں ۔

شجرہ قادریہ قدیمہ

نام	مولد	مدفن	تاریخ وفات
حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۱ رجب ۱۳۲۴ھ

نام	مولد	مدفن	تاریخ وفات
حضرت سید شاہ آل رسول احمدی عرف حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۸- ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ
حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۷- ربیع الاول ۱۲۳۵ھ
حضرت سید شاہ حمزہ عرف بڑے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۴- محرم ۱۱۹۸ھ
حضرت سید شاہ آل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	مارہرہ	۱۶- رمضان ۱۱۶۴ھ
حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	مارہرہ	۱۰- محرم ۱۱۴۲ھ
حضرت سید شاہ اویس صاحب رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	بلگرام	۲۰- رجب ۱۰۹۷ھ
حضرت سید شاہ عبد الجلیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ	سانڈی	مارہرہ	۸- صفر ۱۰۵۷ھ
حضرت سید میر عبد الواحد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	باڑی	بلگرام	۳- رمضان ۱۰۱۷ھ
حضرت سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ	اودھ	سکندرآباد	۱۹- شعبان ۹۷۶ھ
حضرت مخدوم سید شاہ صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ	سائیں پور	سائیں پور	۱۷- محرم ۹۳۵ھ
حضرت شیخ سعد الدین عرف شیخ سعد بدھن رحمۃ اللہ علیہ		خیرآباد	۱۵- ربیع الاول ۹۲۲ھ
حضرت شیخ محمد عرف شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ	لکھنؤ	لکھنؤ	۲۳- صفر ۹۰۶ھ
حضرت شیخ سارنگ رحمۃ اللہ علیہ		مجھگواں	۱۶- شوال ۸۳۶ھ
حضرت سید صدر الدین راجو عرف قتال رحمۃ اللہ علیہ		اوچھ	۱۶- جمادی الثانی ۸۲۷ھ
حضرت سید جلال الدین عرف مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ		اوچھ	۱۰- ذی الحجہ ۷۸۵ھ
حضرت شیخ نور الدین علی بن عبد اللہ الطواشی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ مجذوب صالح بربری رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ کمال الدین کوفی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ سعد الدین ابن الفتوح البغدادی رحمۃ اللہ علیہ			

نام	مولد	مدفن	تاریخ وفات
حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر محی الدین ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ	گیلان	بغداد	۹ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ
حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ		مکہ	۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ھ
حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابو عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ			سنہ ۳۳۱ھ
حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۷ رجب سنہ ۲۹۷ھ
حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۱۳ رمضان سنہ ۲۵۵ھ
حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲ محرم سنہ ۲۰۰ھ
حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ			۲۸ ربیع الاول سنہ [illegible]
حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ			۳ ربیع الثانی سنہ [illegible]
حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ			یکم رجب سنہ ۱۱۰ھ
حضرت مولیٰ المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	مکہ	نجف	۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ
حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سید نا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ

شجرۂ چشتیہ قادریہ

حضرت سید جلال الدین بخاری معروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت			۱۰ ذی الحجہ [illegible]
حضرت سید نصیر الدین معروف چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ	اودھ	دہلی	۱۸ رمضان سنہ ۷۵۷ھ
حضرت خواجہ سید شیخ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ	بدایوں	غیاث پور دہلی	۱۸ ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ھ

حضرت مخدوم شیخ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ		پاک پٹن	۵ محرم سنہ ۶۶۴
حضرت خواجہ شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ	اوش	دہلی کہنہ	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۲۳
حضرت خواجہ خواجگان ولی اللہ شیخ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ	سنجر	اجمیر	۶ رجب سنہ ۶۳۲
حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	ہارون	مکہ	۵ شوال سنہ ۶۰۳
حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ		زندانہ	۱۰ رجب سنہ ۶۰۳
حضرت خواجہ سید مودود رحمۃ اللہ علیہ		چشت	یکم رجب سنہ ۵۲۷
حضرت خواجہ سید محمد رحمۃ اللہ علیہ		چشت	۳ رجب سنہ ۴۵۵
حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ		چشت	یکم رجب سنہ ۴۲۱
حضرت خواجہ احمد ابدال رحمۃ اللہ علیہ		چشت	یکم جمادی الثانی سنہ ۳۵۵
حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ		عکہ	۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹
حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ		عکہ	۴ محرم سنہ ۲۹۹
حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	۷ شوال سنہ ۲۸۷
حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	۴ شوال سنہ ۲۷۶
حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ			۲۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۶۲
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ		مکہ	۳ ربیع الاول سنہ ۱۸۷
حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	۲۷ صفر سنہ ۱۷۷
حضرت خواجہ حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	یکم رجب سنہ ۱۱۰
حضرت مولائے المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔	مکہ	نجف	۲۱ رمضان المبارک سنہ ۴۰

شجرۂ سہروردیہ قدیمہ

تا حضرت مخدوم جہانیاں بدستور

حضرت شیخ رکن الدین الوالفتح تزناشیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ ۔		ملتان	۱۶-رجب سنہ ۷۳۵
حضرت شیخ صدر الدین عار و ف بن شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	۲۳-ذی الحجہ سنہ ۶۸۴
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	۳۰-ذی الحجہ سنہ ، صفر سنہ ۶۶۶
حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	یکم محرم سنہ ۶۳۲
حضرت شیخ ضیاء الدین ابی نجیب رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۱۲-جمادی الآخر سنہ ۵۶۳
حضرت شیخ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ			۳-رمضان سنہ ۵۶۶
حضرت شیخ خواجہ محمد معروف بعمویہ رحمۃ اللہ علیہ			۱۵-رجب سنہ ۳۴۳
حضرت شیخ ابی العباس احمد اسود دینوری رحمۃ اللہ علیہ		سمرقند	۱۰-ذی الحجہ سنہ ۳۶۶
حضرت شیخ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ		مکہ	۴-محرم سنہ ۲۹۹
حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۷-رجب سنہ ۲۹۷
حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۳-رمضان سنہ ۲۵۳
حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲-محرم سنہ ۲۰۰
حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۸-ربیع الاول سنہ ۱۶۰
حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ		بصرہ	۳-ربیع الثانی سنہ ۱۵۶
حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ			یکم رجب سنہ ۱۱۰
حضرت علی المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	مکہ	نجف	۲۱-رمضان سنہ ۴۰

شجرۂ قادریہ جدیدہ کالپویہ

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۱- رجب سنہ ۱۳۲۴
حضرت سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۸- ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۶
حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۷- ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵
حضرت سید شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ	مارہرہ	مارہرہ	۱۴- محرم سنہ ۱۱۹۸
حضرت سید شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	مارہرہ	۱۶- رمضان سنہ ۱۱۶۴
حضرت سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ	بلگرام	مارہرہ	۱۰- محرم سنہ ۱۱۴۲
حضرت سید شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ	کالپی	کالپی	۱۴- ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۱
حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ	کالپی	کالپی	۱۹- صفر سنہ ۱۰۸۴
حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ	جالندھر	کالپی	۲۶- شعبان سنہ ۱۰۷۱
حضرت شیخ جمال اولیا رحمۃ اللہ علیہ		کوڑا	سلخ رمضان سنہ ۱۰۴۷
حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا رحمۃ اللہ علیہ		نیوتنی	۲۲- رجب سنہ ۹۸۹
حضرت نظام الدین قادری عرف شاہ بھکاری رحمۃ اللہ علیہ		کاکوری	۹- ذیقعدہ سنہ ۹۸۱
حضرت سید ابراہیم ایرچی رحمۃ اللہ علیہ		دہلی	۵- ربیع الثانی سنہ ۹۵۳
حضرت شیخ بہاء الدین شطاری رحمۃ اللہ علیہ		دولت آباد دکن	۱۱- ذی الحجہ سنہ ۹۲۱
حضرت سید احمد جیلانی	بغداد	بغداد حلب	۱۹- محرم سنہ ۸۵۳
حضرت سید حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۲۶- صفر سنہ ۷۸۱ یا ۳- شعبان سنہ ۷۶۰
حضرت سید موسیٰ قادری رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۱۳- رجب سنہ ۷۶۳ یا ۲۱- شوال
حضرت سید علی قادری رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۲۳- شوال سنہ ۷۳۹

حضرت سید محی الدین ابو نصر رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۲۲۔ ربیع الاول ۶۵۶ھ
حضرت سید احمد ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۲۰۔ رجب ۶۳۲ھ
حضرت سید تاج الدین عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ	بغداد	بغداد	۶ شوال ۶۲۳ھ
حضور غوث الثقلین سیدنا الشیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	جیلان	بغداد	۹۔ ربیع الثانی ۵۶۱ھ
حضرت شیخ ابو سعید ابو المجد مخزومی رحمۃ اللہ علیہ			۷ شعبان ۵۱۳ھ یکم محرم
حضرت سید ابو الحسن علی بن سید یوسف قرشی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ			یکم محرم ۴۸۶ھ ۱۷/۱
حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ			۳۔ شعبان ۴۳۵ھ یا یکم محرم سنہ
حضرت شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۶۔ جمادی الاخریٰ ۴۲۵ھ
حضرت شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۳۰ ۲۷۔ ذی الحجہ ۳۳۴ھ
حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۷۔ رجب ۲۹۷ھ
حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۳ رمضان ۲۵۳ھ
حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ		بغداد	۲۔ محرم ۲۰۰ھ
سیدنا امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام	مدینہ	مشہد	۹۔ رمضان ۲۰۳ھ
سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	مدینہ	بغداد	۵۔ رجب ۱۸۶ھ
سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام	مدینہ	مدینہ	۱۵۔ رجب ۱۴۸ھ
سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام	مدینہ	مدینہ	۷۔ ذی الحجہ ۱۱۴ھ
سید الساجدین زین العابدین امام علی علیہ السلام	مدینہ	مدینہ	۱۲۔ محرم ۹۵ھ
سید الشہداء سیدنا امام حسین علیہ السلام	مدینہ	کربلا	۱۰ محرم ۶۱ھ
امیر المومنین سیدنا و مولانا علی کرم اللہ وجہہ	مکہ	نجف	۲۱ رمضان ۴۰ھ

شجرہ چشتیہ جدیدہ کالپویہ

حضرت شیخ جمال اولیا کوروی رحمتہ اللہ علیہ تک بدستور

حضرت سید جلال رحمتہ اللہ علیہ			
حضرت شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ			۷ صفر سنہ
حضرت شیخ سالار بڈھ رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ بہاء الدین جونپوری رحمتہ اللہ علیہ		جونپور	۲۶ رمضان سنہ
حضرت شیخ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ			۱۴ ربیع الاول سنہ
حضرت شیخ فتح اللہ بدایونی رحمتہ اللہ علیہ		پالیون	۲۸ جمادی الثانی سنہ
حضرت شیخ صدر الدین رحمتہ اللہ علیہ			
حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ	اودھ	قلعہ دہلی	۱۸ رمضان سنہ
باقی بدستور			

شجرہ سہروردیہ جدیدہ

حضرت شیخ جمال اولیا کوروی رحمتہ اللہ علیہ تک بدستور

حضرت شیخ قیام الدین رحمتہ اللہ علیہ			
حضرت شیخ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ			
حضرت شیخ احمد بن رحمتہ اللہ علیہ			۲ ذی الحجہ سنہ
حضرت شیخ بہاء الدین رحمتہ اللہ علیہ			۱۱ ذی الحجہ سنہ
حضرت شیخ علاء الدین رحمتہ اللہ علیہ			۲۵ رجب سنہ
حضرت شیخ صدر الدین راجو قتال رحمتہ اللہ علیہ		اوچہ	۱۶ جمادی الثانی سنہ
حضرت سید مخدوم جہانیاں جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ		اوچہ	۱۰ محرم سنہ

حضرت [illegible]		[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]
[illegible]			[illegible]
[illegible]			[illegible]
حضرت [illegible]			[illegible]
حضرت [illegible]			
حضرت [illegible]			
حضرت [illegible]			
حضرت [illegible]			

حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible]

حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible]		[illegible]	[illegible]
حضرت [illegible]			
حضرت [illegible]			
حضرت [illegible]			
حضرت [illegible]			[illegible]

[illegible]	[illegible]		حضرت [illegible] شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت [illegible] شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت [illegible] شیخ ضیا [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت شیخ ممشاد رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت خواجہ جنید بغدادی

حضرت خواجہ جنید بغدادی — حضرت خواجہ سری سقطی — حضرت خواجہ معروف کرخی

حضرت خواجہ داؤد طائی — حضرت خواجہ حبیب عجمی — حضرت خواجہ حسن بصری

حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ [illegible]

شجرہ نقشبندیہ مجددیہ کالپویہ ابو العلائیہ علویہ

[illegible] سید محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible]	[illegible]		حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت خواجہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
			حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت خواجہ [illegible] احرار رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]	[illegible]		حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت خواجہ امیر سید کلال رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	[illegible]		حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	مرو		حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	طوس		حضرت شیخ ابو علی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]			حضرت شیخ علی ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	خرقان		حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	بسطام		حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام — حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت سیدنا امام زین العابدین علی علیہ السلام — حضرت سیدنا سید الشہدا امام حسین علیہ السلام

حضرت سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

شجرہ نقشبندیہ جنیدیہ کالپویہ ابو العلائیہ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام تک حسب ذیل

			حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم
			حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر عبد اللہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مکہ	مدینہ	۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ

شجرہ مداریہ جدیدہ کالپویہ

حضرت شیخ جمال اولیا کوروی رحمۃ اللہ علیہ تک حسب مذکور

حضرت شیخ قیام الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید جلال عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید اجمل رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبد اللہ شامی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبد الاول رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ امین الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر المومنین سیدنا و مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔		مکن پور	۱۷-۱۸-۱۹ جمادی الاولیٰ [illegible]

علاوہ ان سلاسل مبارکہ کے بہت سے مضامین مثل حزب البحر و غیرہ و دستور اعمال و اذکار و اشغال خانہ ان و رسالہ عمل و معمول حضور صاحب البرکات قدس سرہ بزرگوار کا بھی سے لیا ہے۔ بعدہ متفرق مضامین اور اعمال مثل چہل اسماء و غیرہ حضور سیدنا شاہ آل احمد صاحب قدس سرہ کے مجھے بطور خاص اجازت ملی ہے انہیں اور بعد طریق شغل و اعمال ترتیب دے کے حضرت شیخ سلسلہ قادریہ و حضرت شیخ محدث عبد الحق دہلوی اور حضرت شیخ سلسلہ بالا و دیگر درسیہ و اجازت شیخ با اجازت خاص حضرت شاہ بدیع الدین قدس سرہ کی

حضور سیدنا اسد العارفین شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ کو پہنچے۔

سلسلہ قادریہ رزاقیہ حمزویہ

حضرت سیدنا شاہ حمزہ صاحب قدس سرہ تک حسب ذیل

حضرت سید اسمٰعیل سودی بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ			۱۴ ذی الحجہ سنہ
حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہ		بانسہ	۵ شوال ۱۱۳۶ھ
حضرت سید شاہ عبدالصمد خدانما احمدآبادی رحمۃ اللہ علیہ		احمدآباد گجرات	۵ جمادی الاول ۱۱۰۶ھ
حضرت شاہ ہدایت اللہ خدانما رحمۃ اللہ علیہ		کہاچ	۶ جمادی الاول ۱۰۶۵ھ
حضرت سید شاہ حسین خدانما رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	۷ محرم ۹۳۹ھ
حضرت سید شاہ امان اللہ پانی رحمۃ اللہ علیہ		دہلی	۲ محرم ۹۱۹ھ
حضرت سید شاہ ابراہیم بہکری رحمۃ اللہ علیہ		بہکر	۲۴ ذی الحجہ ۹۱۱ھ
حضرت سید شاہ ابراہیم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ		ملتان	۱۲ رجب [illegible]
حضرت میران سید بخش فرید بہکری رحمۃ اللہ علیہ		بہکر	۱۶ رمضان ۹۹۵ھ
حضرت سید شاہ بلال قادری رحمۃ اللہ علیہ		دیوقیہ	۴ شعبان ۹۸۵ھ
حضرت میران سید محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ		[illegible]	۲۰ رجب ۹۲۵ھ
حضرت سید شاہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت سید حسن رحمۃ اللہ علیہ			۱۹ محرم سنہ
حضرت شیخ سرمست رحمۃ اللہ علیہ			۲۴ شوال سنہ
حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ			۲۴ شوال سنہ
حضرت سید سید احمد رحمۃ اللہ علیہ	الہی	کالپی	۹ محرم ۱۰۹۹ھ
حضرت میر سید محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ	جالندہر	کالپی	۲۲ شعبان ۱۰۷۱ھ

حضرت سید [illegible]

حضرت خواجہ [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ عبد الواحد [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ عبد اللہ [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت شیخ [illegible]

حضرت امیر [illegible]

یہ [illegible] حضرت [illegible] احمدی قدس سرہ [illegible]

حضرت [illegible] حضرت صاحب [illegible]

[illegible]

شجرۂ تعلیم حدیث [illegible]

			حضرت [illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			[illegible]
			حضرت [illegible]
			[illegible]
[illegible]			حضرت [illegible]
۵ شوال [illegible]	[illegible]		حضرت شاہ [illegible]

علاوہ اس [illegible]
بلا واسطہ [illegible] قرآن کریم و دلائل الخیرات [illegible]
حدیث و فقہ و تفسیر کی [illegible] حضرت [illegible]
اپنے استاد [illegible] –
بعدہٗ [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
[illegible] حاصل [illegible] –

[illegible]

			حضرت [illegible]

حضرت حافظ شاہ علی حسین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت ملا محمد محمود شاہ مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شاہ غلام حسین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ			۲۰ محرم [illegible]
حضرت شاہ دریا خان رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شاہ عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شاہ منور اللہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ			۲ جمادی الثانی [illegible]
حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ			
حضور غوث الثقلین ابو محمد محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ			
حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر مخزومی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابو الحسن علی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ ابو بکر عبد اللہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ			
حضرت سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام علی نقی علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام محمد تقی علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام علی رضا علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام			
حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام			

حضرت سیدنا زین العابدین امام علی علیہ السلام		
حضرت سید الشہدا سیدنا امام حسین علیہ السلام		
حضرت سیدنا و مولٰینا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ		

حضور سید العالمین سیدنا و مولٰنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ وہ **سلاسل ہیں** جو وقتاً فوقتاً سرکار مارہرہ میں پہنچے اگر صحاح و ادعیہ و قرآن کریم وغیرہ وغیرہ کے سلاسل بھی معروض ہوں کتاب طول ہو جائیگی علاوہ بریں بیشتر طبع ہو کر مشتہر ہو چکے ہیں حضور سیدنا شاہ برکت اللہ صاحب البرکات قدس سرہ کے عہد مبارک سے خاندان قادری ہوگیا بیشتر عام مریدین اسی سلسلہ قادریہ جدیدہ کالپیہ میں مرید کئے جاتے قدیم غلاموں اور صاحبزادگان خاندان یا خاص طالب کو اور سلاسل میں بھی بیعت فرماتے تمام روش خاندان قادری کی تھی اذکار و اشغال و مراقبات تمام خانوادوں کے معمول تھے اور بعد طریقہ خود حضرات اکابر مارہرہ نے نہایت قلیل المحنت سریع المنفعت استخراج فرمائی تھے علاوہ انکے کھانی بابل و فارس و اہل ہند جوگیان سنیاسیان بیراگیان وغیرہ وغیرہ سب طالبوں کو ارشاد ہوتے اس آستانہ والا سے کبھی کوئی ناکام نہ جاتا ہر سایل کو حسب مراد بہتر موجود تھی جو خاص طریقہ خود حضرات اکابر مارہرہ قدست اسرارہم نے نکالے ہیں وہ عجیب و اثر اور سب سے جدا ہیں ت دعاؤں کا تذکرہ ضمن بیان سلاسل میں مختصراً گذرا اگر صرف ان دعاؤں کے جو خانوادہ ہائے سطور میں موجود ہیں فقرا نام گنی کا قصد کروں بڑا دفتر درکار ہے صرف اتنا گذارش کرنا ضروری ہے کہ بیشتر یہی دعائیں و خانوادوں میں بھی ہیں لیکن جس سطوت و شان و حکومت و تصرف سے آبا و اجداد ہائے قدست اسرارہم ان پر قابض و حاکم تھے وہ کہیں نہیں ہے اور یہ خوبی سلسلہ شعلہ بہادت خاص اکابر کا نتیجہ تھا سمجھو انکے دعائے سیف الرحمٰن قریب قریب سب خانوادوں میں ہے لیکن وہ بدیع تصرفات و حکومت جو فقیر نے انکی عمر میں دیکھے ہیں کہیں سنے بھی نہیں جاتے انکا تو ذکر خود اشارات مزاج بہتر عالمگیر جاہ اس خاندان عالیشان کے خدام کو معلوم ہیں دوسروں کو نصیب نہیں عرفانی و روحانی کمائی و حالی بھی حضرت میں حالت مرض کیفیت مرض خاصیت دعا خوب جانتے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین قابل ہے انتہا نہیں کہ ان جواہر سلسلہ کا تذکرہ جو اصل مقصود ہو جایا جاتا ہے لہٰذا اس قصص سے صفوۃ کو انہیں کے مجلدات میں غیر کہاں تک معروض کر سکتا ہے ۔ آپ حضرات کو عموماً خصوصاً شکایت ہے کہ ان اکابر کے حالات میں نہایت [illegible] بار کیا گیا [illegible] حضرت [illegible] وقت [illegible] تحریر [illegible] بہت خراب ہے

باوجود اختصار کتاب کے دو حصّے کر دیے گئے۔ ہر چند فقیر حقیر کو ان سب خامیوں کا اعتراف ہے لیکن معاف
فرمائیے یہ زمانہ جیسا صدمات و افکار سے بھرا ہوا فقیر پر گذرا خدا ہی تعالیٰ بہتر جانتا ہے ایسے ہی بعض موانع
باندازہ کثیر تھے لیکن صرف اس خیال نے کہ یہ ایک ادائے فرض عقیدت اور ... بھائیوں کا شوق بڑھا ہوا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد حصہ دوم بعینہ اسی کو پورا کر دیں گے اور اب جبکہ خدائے تعالیٰ کے
فضل پیران اکابر کے کرم سے اس ناچیز کو یہ موقع ملا ہے کہ خود ہی تقریظات کو شائع کر سکے ان اللہ
علی کل شیء قدیر حصہ اول ختم ہو گیا ہے۔ حصہ دوم میں حضور اقدس ... مولانا ... حضرت سید
شاہ ابو الحسین نوری قدس اللہ سرہ العزیز کے حالات ولادت و تعلیم و تربیت اجازت و خلافت عبادت و ریاضت
سیرت و صورت تصرف و کرامت عطا و تصانیف و تالیف جیسے ... اوصاف ... حال عفو و صبر
معاشرت و استقامت مختصر حضور اقدس کے اساتذہ ظاہری و باطنی کے حالات بعض خلفا سے ... کا تذکرہ چند مریدین کے
اسمائے سامی کو ایک طریقہ سے انتساب ذات گرامی بعض فوائد نصیحت و سلوک ... شغل سلوک ...
ملفوظات بزرگوں کی ... واردات مذکور ہیں ... یہ حصہ اولی جلد کا ... ہدیہ پیش کیا ہے اسکی
فروخت پر حصہ دوم طبع ہوگا جس کی سب کاپیاں لکھی ہوئی تیار ہیں آپ حضرات ایک ایک جلد خرید فرما کر
اس ضعیف کی ہمت افزائی فرمائیں مکمل کتاب کی قیمت آٹھ آنہ رکھی گئی ہے جو حضرات صرف حصہ اول کی قیمت
عطا فرمائیں گے ان سے چھ آنے لیے جائیں گے اور حصہ دوم چھ آنہ کو دیا جائیگا پوری کتاب بارہ آنہ کو ملیگی
فقیر حقیر کو تجارت ہرگز اس سے مقصود نہیں انشاء اللہ تعالیٰ لاگت آ جانے پر کتاب بہت ارزاں بلکہ بلا قیمت
پیش ہوگی اگر یہ ... کافی ... ہو گیا حضور اقدس و انور کی آخری تصنیف جو سراسر جواہرات اسرار عرفانی سے مملو ہے
اور جو بہت بھاری نعمت ہے شائع ہو کر بلا قیمت عام حضرات خاندان برکاتیہ کی خدمات میں ارسال ہوگی ہر کا
مسودہ مرتب ہے صرف آپ حضرات کی توجہ کی دیر ہے۔ والسلام

فقیر حقیر غلام شبر قادری برکاتی نوری صدیقی بدایونی

جلد ثانی

مدائح حضور نور

الملقب بہ تنویر العین من کنز مدائح السید ابی الحسین

آغاز حصہ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ فقیر حقیر کو مقدمہ کتاب سے فراغ حاصل ہوا اور اصل مقصد شروع کرنے کا وقت آگیا حتی الامکان عاجز نے کوشش کی ہے کہ نسب شریف اور سلسلہ کی حال مختصر ہر طالب کو معلوم ہو جائے گا ہر بزرگ خانوادہ کریمہ کی حال کو دیکھ کر آپ اختصار کے ضرور شاکی ہوں گے اور اس میں شک نہیں کہ ان حضرات کرام کے عجیب کشش بیان و تصور سے بالا ہیں اور بلا شبہ اس کا ایک معقول ذخیرہ بھی عاجز کے ذہن میں موجود تھا اور پاس محفوظ ہے لیکن بضرورت ذکر حالات حضور مرشدی قدس سرہ السرمدی کی اہم بھی اس واسطے کہ پہلے حضرات کرام نے بڑا اچھا وقت پایا تھا ان کے خدام و عشاق نے بہ کیا ایسے متعلق تصنیفات کیں اخلاق عادات نسب خرق کرامت علم عطا کوئی بات چھوڑی نہیں جو مستقل کتابوں میں لکھی ہو۔ اگر آپ کو تفصیل دیکھنا ہے کاشف الاستار حضور صمد العارفین قدس سرہ تذکرہ خلفائے صاحب برکات گلشن ابرار مولانا ریاض الدین سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ نسب نامہ مآثر الکرام میر غلام علی آزاد بلگرامی قدس سرہ ہدایت المخلوق حضرت مولانا محمد افضل بدایونی رحمۃ اللہ علیہ روضۃ الصفا مولوی محمد اکرام اللہ محشر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ آثار احمدی حکیم محمد عنایت حسین مارہروی رحمۃ اللہ علیہ تنبیہ المخلوق حکیم سید مجاہد الدین رحمۃ اللہ علیہ شجرہ طیبہ حضرت مولانا شاہ فضل رسول عثمانی مجیدی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الابرار قاضی محمد عبد السلام بدایونی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف و المعارف مولوی محمد عبد الکریم ناروی رحمۃ اللہ علیہ باب القبول فی حال عترۃ الرسول مولفہ فقیر عاجز ملاحظہ فرمائیے۔

واضح ہو زمانہ کہ اب نام پیری و مریدی بھی اٹھتا جاتا ہے نہ اخلاص ہے نہ اتباع ہے نہ محبت ہے

ریاضت ہی بیعت توبہ کا نام بیعت ارادت رکھا ہے چند سال سے ضرورت سمجھ کر فقیر نے اپنے چند برادران طریقت سے التجا کی کہ وہ اس کام کو پورا کریں لیکن افسوس کوئی متوجہ نہ ہوا مجبوراً باوجود عدم لیاقت ضعف و پریشانی حالات حضور سنئے اور عاجز کے حق میں دعائے حسن خاتمت فرمائیے ۔

صد شکر کہ شعو ذ ذکر احمد پایا — مدحت کے صلہ میں عین مقصد پایا

تعریف میں نوری کی ہوا ختم کلام — یہ خوب چراغ بہر مرقد پایا

سیر گل کردیم روے یار یاد آمد مرا — سرو دیدم قامت دلدار یاد آمد مرا

برق دیدم خندہ دندان نگار ستمش — ابر آمد چشم دریا بار یاد آمد مرا

از خیال ہجر کردم صد فغاں در روز وصل — دیدہ چوں بر گل بہ بستم خار یاد آمد مرا

در شب تاریک ہجراں شمع رخسار کسے — از فروغ طالع بیدار یاد آمد مرا

خود تماشا بر درت از قفص بسمل و بیدلی است — تا درت دیدیم و از دیدار یاد آمد مرا

درد افزوں باد کا خر خود دوائی درد شد — کاں مسیحائے دل بیمار یاد آمد مرا

بیں درخشاں ہیں ہزاراں نورہا از ذکر نور — نور دیدم صاحب الانوار یاد آمد مرا

نور حق نور نبی نور علی نوری لقب
بادشاہ و سید و سردار یاد آمد مرا

الباب الاول فی ولادتہ وتعلیمہ تربیتہ وتادیبہ قدس سرہ

وفیہ وصلان

الوصل الاول فی تربیتہ وتادبہ قدس سرہ

حضرت سراج السالکین نور العارفین سیدی سندی مرشدی ومولائی حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری

الملقب بہ میاں صاحب قدس سرہٗ تاجدار سرکار مارہرہ مقدسہ سادات حسینی زیدی واسطی
بلگرامی مارہروی ہیں منجانب والد ماجد نیز والدہ ماجدہ حضرت سید محمد صغریٰ بلگرامی واسطی
قدس سرہٗ کے بیسویں صاحبزادے ہیں آپ کے آبائے کرام ہر عہد میں سردار و مقتدا
رہے ہیں ۶۱۴ھ ہجری میں یہ خاندان بلگرام کو فتح کرکے وہاں رونق افزا ہوا۔ وہ جاگیر وجود
و خطابات شاہی سے معزز رہا ۱۰۱۷ھ میں سید عبد الجلیل قدس سرہٗ آپ کے جد اکرم صاحب
قدمت و قطب مارہرہ مقرر ہو کر رونق افزوز مارہرہ مطہرہ ہوئے۔

ولادت باسعادت حضور اقدس کی بمقام مارہرہ بتاریخ ۱۹۔ ماہ شوال المعظم ۱۲۵۹ھ ہجری
بروز پنجشنبہ ہوئی اسم شریف تاریخی **مظہر علی** ہے ظل رافت و آغوش عاطفت حضور خاتم الاکابر
اپنے جد اکرم قدس سرہ میں پرورش پائی اور اکتالیس برس کامل صحبت و خدمت حضور میں
فیض حاصل کیا۔ سن شریف ڈھائی برس کا تھا کہ حضور کی والدہ ماجدہ نے رحلت فرمائی۔
اس وقت سے حضور کی جدہ ماجدہ قدست اسرارہا نے تمام کفالت حضور اپنے ذمہ لی ہمارے
حضور اقدس سرہ تنہا وہ نورعین ہیں جن کی تربیت اور پرورش میں آپ کے جد اکرم اور جدہ
مکرمہ قدس سرہما نے باوجود کمال محبت و اخلاص اختلاف ہوجاتا حضرت بی بی صاحبہ رحمتہ اللہ
علیہا تربیت شاہانہ کی کوشش فرمائیں اور حضور خاتم الاکابر قدس سرہ عالمانہ و درویشانہ چاہتے
صرف یہی ایک ذات نوری تھی جن کی تربیت و تکمیل کا تمام اہتمام حضور خاتم الاکابر قدس سرہٗ نے
خود برداشت فرمایا تھا ہر وقت پیش نظر رکھتے۔ وظائف تلاوت فرماتے ہیں حضور روبرو
ہیں نماز پڑھتے ہیں حضور ساتھ ہیں درگاہ جاتے ہیں آپ ہمراہ ہیں آرام فرماتے ہیں حضور
پاس ہیں شب و روز باتوں باتوں میں تعلیم و تلقین ہو رہی ہے یہاں تک کہ بظاہر کتب
نے گونہ مفارقت چاہی اور حضور ایک جماعت کا برکی سپرد ہوئے اس وقت بھی بھی
حضور حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہر وقت نگراں رہتے۔ ظاہراً صورت میں یتیم سید نجیب کا بہادر تھا
حقیقتاً اپنا جانشین و وارث نعمت و دولت بنانا تھا حضور اقدس نے قرآن کریم صرف و نحو

فقہ و اصول منطق حدیث تفسیر نیک استادوں اور عمدہ عالموں سے پڑھا ساتھ ساتھ
درس تصوف و سلوک بھی عرفا سے جاری تھا حضور خود جوہر قابل طبیعت اخذ علوم پر مائل استعداد
سب کامل مکمل پھر کیا پوچھنا تھا۔

گیارہواں سال تھا کہ حضور اقدس کے والد ماجد نے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ اس وقت
حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ آپکے جد اکرم نے مجاہدات سلوک
ریاضت طریقہ اور خاص خاص ادعیہ خاندانی مثل حروف ہجا حزب البحر جمیل اسم حرز یمانی حیدری
بانت الخلعت قرتیا برہتی کی دعوات باقاعدہ آپ سے ادا کرائیں اس عاجز کے والد ماجد اس عہد بار
میں مارہرہ مطہرہ میں تھانہ دار تھے اور حضور جد اکرم رحمۃ اللہ علیہما ارجعینات کے خاص نگراں
اور اخ معظم مولوی غلام قنبر صاحب مدظلہم حضور کے ہم درس تھے یہ سب حضرات حضور اقدس
کی تعلیم و تربیت و ترقی مدارج کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے اور فرماتے تھے کہ حقیقتاً یہ تکمیل سب
ستروپیر ودہ، تھی جیسا کہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے حالات میں گذارش ہوا ہے کہ حضور
کو اپنے اخفائے حال میں خاص اہتمام تھا ورنہ حضور مرشدی قدس سرہ کی تعلیم و تربیت
میں اگر کسی بزرگ کو سوائے خاتم الاکابر قدس سرہ دخل تھا حضور قبلہ جسم و جاں سیدنا شاہ آل احمد
اچھے میاں صاحب قدس سرہ کو تھا حضور جس کو تعلیم فرماتے اور خود حضور اچھے میاں صاحب
رحمۃ اللہ علیہ تکمیل فرمادیتے تمام استاد حضور کے معترف تھے کہ تعلیم و تعلم بہانہ تھا حضرت
خاتم الاکابر قدس سرہ نے کچھ حضور کو بچپن سے ریاضات و پابندی اوقات سے التزام
اور وظیفوں کو ایسا منضبط فرمادیا تھا کہ آخر وقت تک ریاضت صوم و خلوت و شب بیداری
و تہجد تلاوت ذکر عادت کی طرح ہو گئے تھے۔ ریاضت شاقہ دیکھکر حضور کی جدۂ ماجدہ گھبرا جاتیں
اور روکنا چاہتیں لیکن ادھر حضور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ حکم دیتے ادھر حضور اقدس کا
شوق کہ دم بھر کی فرصت ناگوار ہوتی حضور خاتم الاکابر قدس سرہٗ فرماتے ان کو عیش و آرام سے
کیا کام یہ کچھ دن میں اور ان کو کچھ اور ہونا ہے یہ اقطاب سبعہ میں سے ایک قطب ہیں جن کی

بشارت حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار
رحمۃ اللہ علیہ نے دی ہے اور یہی اس سلسلہ بشارت کے خاتم ہیں باتوں میں اسرار غوامض
سلوک کچھ اس طرح پر تعلیم ہوتے کہ دوسرا مطلع نہ ہوتا بے شبہ حضور مرشدی قدس سرہ کی فطری
قابلیت قابل ہزار ستائش تھی کہ ہر بات سے ایک عمدہ نتیجہ اخذ فرماتے خصوصاً اپنی جد اکرم
و پیر و مرشد قدس سرہ کے عادات و اقوال میں نہایت غور فرماتے اور اشارات میں ہدایات
کا سبق حاصل فرماتے چونکہ طریقہ تعلیم حضور خاتم الاکابر قدس سرہ معلوم ہو چکا تھا ہر وقت ہر شان
میں حضور پیر و مرشد قدس سرہ سے حالات اکابر خاندان خصوصاً حال حضور اچھے میاں صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کا دریافت فرماتے اور مسلک و روش تحقیق فرما کر اس سے متصف ہو جاتے یہ
وہی طرز تھی کہ روزانہ حضور امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حاضر حضور نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم ہو کر دریافت فرماتے ما الایمان یا رسول اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک
درجہ بیان فرماتے یہ اُس دن میں اُس درجہ پر فائز ہو کر دوسرے روز پھر پوچھتے ما الایمان
یا رسول اللہ اور درجہ بلند ارشاد ہوتا غرض روزانہ یہی عمل تھا یہ وہی انداز تھا جو حضور
مولےٰ المسلمین امیر المومنین سیدنا و مولانا علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ المرتضیٰ فرماتے ہیں میرا کیا حال
پوچھتے ہو جب میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا علم کی تعلیم ہوتی اور
جب میں خاموش ہو جاتا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ابتدا فرماتے اور علوم کی تکمیل فرماتے بعینہ
یہاں بھی یہی روش تھی کہ نہ حضور مرشدی قدس سرہ کے سوال و طلب و تعطش میں کمی ہوتی تھی
نہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ تعلیم و تربیت میں توقف فرماتے تھے غرض اکتالیس سال حالت
حیات ظاہری اور اٹھائیس برس روحانی طریقہ سے تمام آداب طریقہ سے حضور کی تکمیل فرماتے
رہے پھر تمام اکابر خاندان کا پیار اور حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہ کا کرم خاص اُس پر
طرہ تھا جس نے حضور اقدس قدس سرہ کی بیاض اسرار کی زیارت کی ہے یقینی جانتا ہے کہ ارواح
طیبہ حضرات سلسلہ خصوصاً آپ کے آبائے کرام قدست اسرارہم ہر وقت اور ہر شان میں حضور

کے معاون تھے یا خود حضور اُن کے اشارہ سے کوئی بات فرماتے تھے یا یہ حضرات منتظر رہتے تھے کہ آپ کچھ فرمائیں اور کام پورا کردیا جائے انشاء اللہ تعالےٰ کسی موقع پر ایک راز جو بہزار دشواری معلوم ہوا تھا اس کے متعلق عرض کرونگا حضور خاتم الاکابر قدس سرہٗ نے بعد تکمیل اجازت عام مرحمت فرمائی نقل اُس کی ثبت ہے۔

نقل سند خلافت واجازت حضور قدس سرہٗ

اللہ ولا سواہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ سید المرسلین محمد واٰلہ اجمعین اما بعد میگوید فقیر حقیر آل رسول احمدی کہ چوں نور دیدہ و سرور سینہ قرۃ عینی و فواد قلبی سید ابوالحسین نوری ملقب بمیاں صاحب طال عمرہ و زید قدرہ را اجازت سلاسل خمسہ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و مداریہ قدیمہ و جدیدہ و قادریہ رزاقیہ و علویہ منامیہ و ہم اجازت جملہ اذکار و اشغال و اوراد معمولہ خاندان برکاتی بہمچنیں فقیر را از جناب عمّی و مرشدی و مولائی حضرت سیدہ آل احمد اچھے صاحب انار اللہ تعالیٰ برہانہٗ و ہم از جناب ابوی و قبلہ گاہی حضرت سیدہ آل برکات عرف ستھرے صاحب نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ اجازت رسیدہ است دادم و مجاز و ماذون گردانیدم ہر کسیکہ ارادہ بیعت نماید و مرید شود اورا داخل سلسلہ عالیہ نمایند و مرید کنند و موافق استعداد او از ذکر شغل و ورد خاندانی مامور سازند والمسئول من اللہ سبحانہٗ الاستقامت علےٰ جادۃ اکابر تلک الطریقہ واللہ المستعان و علیہ التکلان۔

تحریر تاریخ دوازدہم ربیع اول ۱۲۸۶ھ ہجری نبوی — آل رسول

علاوہ اس سند کے جو خاص خلافت سے متعلق ہے اور جو بروز جشن ولادت حضور سرورِ عالم

صلے اللہ علیہ وسلم مرحمت ہوئی تھی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے حضور کو اجازت قرآن کریم وصحاح ستہ ومصنفات شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وحصن حصین ودلائل الخیرات وادعیہ ماثورہ واحزاب وحزب البحر وحدیث مسلسل بالاولیہ وحدیث مسلسل بالاضافہ ومصافحات اربعہ ومصافحہ ومشابکہ اور تمام علوم کی سندیں جو آپ کو اپنے اساتذہ سے پہنچی تھیں مرحمت فرمائیں جن میں سے اکثر النور والبہا میں طبع ہو کر مشتہر ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک بیاض شریف بخط حضور میں ارقام ہے۔

در سنہ ١٢٦٩ دوازدہم ماہ ربیع الاول ایں فقیر مسمی سید ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب بدست حضرت پیر ومرشد جدی شاہ آل رسول احمدی مدظلہ اللہ العالی مرید شدہ باز خلافت مامور شدہ وشب ہفتدہم ماہ مذکور سنہ مذکور پیر ومرشد برحق بر مسند سجادہ نشانیدہ از دست مبارک خود یک روپیہ نذر گذرانیدند وجائے نشین خود نمودند از ہماں روز فیض باطنی از قلب پیر ومرشد تعلیم رسید۔

اس زمانہ میں حضور نور اللہ المنور قدس سرہ میں حرارت ذکر وشغل آثار دعوت ادعیہ سے وہ شان جلال نمایاں تھی کہ نماز چاشت تک خاص خدام بھی روبرو حاضر ہو سکتے تھے سلب مرض ودفع آسیب جن میں کسی کند وکوشش کی ضرورت نہ تھی صرف مریض روبرو حاضر ہوا نگاہ کرم پڑی اور تندرست صحیح ہو گیا۔ شوال سنہ ١٢٧٦ میں دعوت سورہ واقعہ وچہل اسماء حیدری ودعائے اسمائے اصحاب کہف واسم بدوح وحزب البحر اور سنہ ١٢٧٧ میں بماہ شعبان عمل سجرہ زرا اور سنہ ١٢٧٥ بماہ ذیقعدہ دعوت آیۃ اللہ لطیف بعبادہ اور سنہ ١٢٧٣ میں سیفی کلاں اور سنہ ١٢٨٠ ماہ صفر میں عمل چہار شنبہ اور سنہ ١٢٧٩ میں بشمع قرشیا برتی دعائے صلواۃ الختام اور سنہ ١٢٨١ ماہ شوال بانت العظمۃ سی وسہ آیت نورونہ نام حروف تہجی شامل لطیفہ حضور سے ہے۔ ماہ ربیع الثانی سنہ ١٢٨١ ماہ بعادل چلہ در رزدعوہ چند ادعیہ داد مع چہل اسما حزب البحر سورہ مزمل واسم بدوح سوعکل سباء اصحاب کہف آیۃ اللہ لطیف حیدری دبدوح دولیہ سورہ واقعہ طریق خورد وکلاں بماہ محرم الحرام سنہ ١٢٨٣ دعوت چہل اسما باشرائط حیدری و سورہ مزمل

وحزب البحر و آیۃ اللہ لطیف و اسماء اصحاب کہف در عشرہ اولے داد یم جن اسماء و ادعیہ پر ہمارے
حضور قدس سرہ نے بعد ادائے زکوٰۃ و شرائط حاکمانہ متصرف ہو کر ورد میں داخل فرما لیئے حضور
خاتم الاکابر قدس سرہ نے اس کو اپنے ورد سے ترک فرما دیئے بظاہر تمام اسماء و ادعیہ خاندانی کی زکوٰۃ
ادا فرمائی لیکن حقیقتاً حروف ہجا و چہل اسماء حرز یمانی کی زکوٰۃ کے بعد حضور قدس سرہ کو حکومت
عام و تصرف تام حاصل تھا

ایک زمانہ تک پانچ پارہ قرآن کریم کے حزب دلایل الخیرات حزب حصن حصین چہل اسما کامل
حرز یمانی مع ادعیہ ملحقہ سی و سہ آیت تسبیح حزب البحر برہتی واقعہ قرشیہ بانت سعطرت
نوونہ نام کبریت احمر حرز قادری صلوٰۃ الختام حیدری سورہ واقعہ سورہ مزمل
سورہ یٰسین اسماء اصحاب کہف آیۃ اللہ لطیف بجبادہ اسم بدوح سادہ و با موکل
آیہ کریمہ اسم انہ ولی الاجابۃ اسم یا بدیع العجائب اسم اعظم علاوہ اشغال و اوراد معمولہ
ورد تھا عمل چہارشنبہ عمل شجرہ زر عمل یا مقلب القلوب خاص خاص اوقات کے وظایف
تھے ورد روزانہ اسقدر تھا کہ اچھا تیز پڑھنے والا انس کو شب و روز میں پورا نہ کر سکتا تھا یہ سب
حضور اقدس بہت تھوڑے وقت میں پڑھتے اللہ اکبر حضور کے وقت میں کیسی وسعت و برکت
تھی کہ نماز و وظایف اوراد و اشغال کے سوا خدام و سائلین کی پرسش حالات خطوط کے جواب
مریضوں کی عیادت نقوش و تعویذات کی تحریر قیلولہ و آرام تصنیف و ملاحظ کتب اہل حقوق
کی پاسداری حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے دربار کی حاضری معاملات پیش فرمانا اور ہدایات
لینا صدہا ہزارہا خدام کے حال پر نظر ان کے معاملات کی کفالت و حمایت انتظام و اہتمام درگاہ
معلی کے مختلف کام روزانہ طے ہوتے تھے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ حضور قدس سرہ نے تنگی وقت
کے سبب سے کسی کام کو دوسرے وقت پر محمول فرمایا ہو یا سہو ہو گیا ہو یا کسی کام میں اسکے
وقت سے تقدیم یا تاخیر ہو گئی ہو ہر کام روح شریعت و عین طریقت تھا۔
استغنا اور امرا سے بعد میں حضور صاحب البرکات قدس سرہ کا رنگ تھا۔

تربیت و سلوک میں حضرت استاد المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہ کی شان تھی۔
معلومات و وسعت نظر میں حضرت اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہ کا پرتو تھا۔
ایثار و عطا حاجت روائی مخلوق میں حضرت برکات ثانی سیدنا شاہ حقانی قدس سرہ کا انداز تھا۔
تصرف و حکومت میں حضور شمس العارفین سیدنا شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہ کے
یادگار تھے

حفظ ورد و مہمان نوازی و سخاوت میں حضور سیدنا شاہ آل برکات ستھرے میاں قدس سرہ
کا نمونہ تھے۔

ستر حال و اخفائے کمال و اتباع سنت و اجتناب بدعت میں حضور سیدنا شاہ آل رسول
قدس سرہ کے خلف الصدق تھے غرض ذات والا عجب مجموعہ کمالات تھی۔ ہر عادت کریمہ کو جب
بنظر غور دیکھا ہے تو اس کی اصل صحیح کتاب و سنت میں ملی ہے دولت اتباع اکابر سے مالامال
لیکن محققانہ نہ مقلدانہ حقیقتاً وارث حقیقی سجادہ برکاتیہ اور حضور غوثیت قدسنا اللہ بسرہ العزیز
کے سچے شیدائی اور کسوت فقر میں سریر آرائے شاہنشاہی تھے حضور کے حالات کرامات
خرق عادات حسن خلق سخاوت عطا سطوت وقار رضا و ترک اختیار علم و مروت
شجاعت و فتوت علم شریعت کسب طریقت کمال معرفت ستر حقیقت کا بیان اس
عاجز کی طاقت تحریر سے باہر ہے بڑے بڑے خدام ذوی الاحترام جو درجہ کاملیت سے
ترقی پاکر مقام مکملیت پر فائز ہو چکے حضور اقدس کے مرتبہ رفیعہ کے پہچاننے میں معترف
بقصور ہیں جو حضرات طریقہ سلوک سے آشنا اور ساں ذائقہ کے لذت گیر ہیں ان سے
پوچھیے فقیر حقیر بعض واقعات صحیحہ کی تحریر سے اشارہ کریگا کہ حضور اقدس کی شان کریمی
کیا تھی اور اپنے اکابر قدست اسرارہم سے کسقدر مناسبت اور اپنے مرشد برحق قدس سرہ سے
کتنا تعلق اور سرکار ابد قرار سیدنا غوث الاعظم قدسنا اللہ بسرہ العزیز میں کس حد فنائیت
و محویت تھی اور سب سلسلۂ عالیہ قادریہ جو آپ تک [illegible]

بالفتہ النظیم مناسب حضور اقدس قدس سرہ کے معمول اور حضور میں جمع تھے۔
بالاختصار بعض آداب طریقہ عالیہ قادریہ اور حضور اقدس سرہ کا ان سے اتصاف اور
ان کے متعلق چند واقعات گذارش ہوتے ہیں اس میں دو فایدے ہیں ایک اب
طریقہ سے اپنے بھائیوں کو مطلع کرنا۔ ثانیاً حضور اقدس میں ان کا اظہار
منجملہ آداب طریقہ صرف ۹۶ آداب بشمار عمر حضور اقدس سے سنئے اور شان غنائی الغوث
ملاحظہ فرمایئے۔

ادب اول پوری کوشش سے التزام ظاہر شریعت

اس کا ظہور جس طرح ہمارے آقا قدس سرہ میں تھا اس وقت کے اکثر مشایخ اس سے
محروم ہیں عبادات و عادات میں مستحبات تک کبھی حضور سے ترک نہ ہوتے بدعات و شبہات
و رسوم مروجہ مشایخ عصر سے احتراز قطعی فرماتے وقت بیعت کبھی مریدہ کا ہاتھ نہ چھوتے
برو برو آنے کی اجازت نہ دیتے آیات و اسماء الٰہیہ کو چراغ میں جلانے کی اجازت نہ ملتی
فلیتہ میں عبارت نہ ہوتی صرف اعداد تحریر فرماتے کہ احراق حروف ممنوع ہے سوائے
چند ادعیہ سریانیہ کے جن کے معانی معلوم ہیں اور ادعیہ سے جن کے معانی معلوم نہ ہوں
ممانعت فرماتے بعض نقوش جو مشایخ حال نے خون سے لکھنا تجویز کیے ہیں ان کو مشک
زعفران کے سوا کبھی خون سے نہ لکھنے دیتے وہ اعمال جو مضرت مخالف کے واسطے ہیں
اس طور پر مرحمت فرماتے کہ اولاً کسی عالم متدین سے استفتا کرو کہ فلاں سبب سے وہ شخص
کسی سزا کا مستحق ہے یا نہیں اگر ہے بقدر اسی سزا کے اس کو مضرت جو حقیقتاً شرع مقرر
ہے پہنچا سکتی ہو پھر بھی بہتر یہی ہے کہ ظالم کے ظلم پر صبر کرو خدائے تعالیٰ تمہارے ہی تمہارے
ساتھ ہوگا اور ظالم سے انتقام لیگا کسی شخص متاع دنیوی کے نقصان میں صبر ہی بڑا ہے
البتہ ہتک حرمت شریعت پر حسب جرم انتقام ضروری ہے ارشاد فرماتے فقیر اخذ ام

مخلوق و بندہ حقیقی خالق ہیں یہ ایذا رساں نہیں ہوتے جو خدام علم ظاہر سے آراستہ نہ ہوتے
اُن کو ترغیب دیتے اور فرماتے کہ پہلے علم دین سیکھیے اس راہ طریقت کا جاننا اس پر سلوک
سخت دشوار ہے۔ اب وہ حضرات اکابر قدست اسرارہم کہاں ہیں جو طالب کو ایک نظر میں
ظاہر و باطن کی تسکین بخشتے ہیں اور تکمیل کلی کر دیں سادات کرام کی تعظیم خدمت علما کا احترام
فقرا سے سلوک اہل حاجات کی حاجت برآری یتیموں پر شفقت مفلسوں پر عطا فقرا کی پاسداری
یہ سب اسی شجرہ عالیہ کی شاخیں تھیں مذہباً حنفی منصباً مشرباً غیور قادری تھے اکابر اولیا و مشائخ
بکمال ادب یاد فرماتے اور ظاہر شریعت پر استقامت کو لازمی ارشاد فرماتے حضور شیخ فرید الدین
گنج شکر قدس سرہ الانور کا قول نقل فرماتے کہ عارف زلت سے گر کر طریقت میں اور طریقت
طریقت سے گر کر شریعت میں آجاتا ہے جو شریعت سے گریگا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے یہ بالکل
درست اور سچا ارشاد ہے اسی اعتبار سے کمال شریعت کو طریقت کہتے ہیں اہل طریقت مباحات
سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے عامی منکرات سے علما اہل تقویٰ سے ہیں عرفا اہل ورع یہ بات
غلط ہے کہ طریقت شریعت سے جدا یا اس کے خلاف ہے اہل شریعت کا وصول اگرچہ دیر
میں ہوتا ہے لیکن یہ شاہ راہ نہایت صاف سیدھی اور خطرات سے محفوظ ہے اور شیخین
رضی اللہ عنہما کی راہ ہے راہ طریقت نہایت پیچدار اور مشکل ہزاروں خطروں پر شامل ہے
اس میں بلا دستگیری مرشد کامل راہ یابی دشوار ہے اور یہ حضور مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا
طریقہ ہے اس میں بہ رہبری مرشد کامل اور اتباع سالک وصول جلد ہوتا ہے معاملات
میں حضور اقدس قدس سرہ کا سا اتباع شریعت کہیں دیکھا ہی نہیں۔

ادب دوم قرآن و حدیث پر پورا عمل یہ اسی کا جلوہ تھا کہ طالبوں کو
تکلیف سے بچاتے اور اُن کے واسطے آسان اور بقدر طاقت ریاضت و محنت کا حکم فرماتے
بعض قیود مشایخ پر جو مخالفین کے اعتراض ہوتے اُن کے حقائق ظاہر فرما دیتے مثلاً خلوت
ترک حیوانات قبول نذر ارشاد ہوتا جسقدر صحبت عوام اور اہل دنیا سے ہوگی غفلت

اور نکرت زیادہ ہوگی یہ صفر سالک مجرد ہے لہذا خلوت جو جمع خیالات کا موقع ہے ضروری
ہے۔ ترک حیوانات کی یہ ضرورت ہے کہ سالک مدارج عامہ انسانیہ سے ترقی کرکے
صفات ملکوتی سے اتصاف چاہتا ہے اور گوشت وغیرہ قتل ذی روح اور خونریزی سے
حاصل ہوتے ہیں اور مادہ حیوانیت جسم میں بڑھاتے ہیں لہذا ترک اولے جسقدر ملکہ سے
ترک اکل دوام ذکر طہارت عبادت وحدت خیال میں مناسبت پیدا کی جائیگی جلد
ترقی مدارج ہوگی ملک طبعا مادہ قتل وخونریزی سے متنفر ہیں پہلا الزام جو خلافت انسانی میں
پیش ہوا تھا یہی تھا یسفک الدماء یہ تو خونریزی کریگا اسی طرح اکل وشرب کی بھی ان کو
احتیاج نہیں لیکن انسان ترک مطلق رزق سے ممنوع ہے لہذا بقدر طاقت عبادت وحفظ
زندگی کھانا ضروری ہے تنہا فاقہ عبادت نہیں لہذا روزہ رکھے اور افطار کرے کہ ثواب صبر
وشکر وعبادت ایک ساتھ حاصل ہو لیکن یہ خیال رہے کہ ایسی ریاضت جن سے قوت
روحی سلب یا کم ہو جائے رہبانیت ہیں جن سے اسلام وہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم کو منع فرمایا ہے ہر ختم چلہ پر ایک بار گوشت ضرور کھالے ارشاد حضور مرتضوی کرم اللہ وجہہ
ہے کہ چالیس روز گوشت پر مداومت قساوت پیدا کرتی ہے اور چالیس روز سے زیادہ
گوشت کا ترک رہبانیت کی شان ہے غریب مریدین جو صاحب عیال ہوتے ان کو چلہ
کشی سے ممانعت فرماتے ارشاد ہوتا کہ قوت حلال عیال کے واسطے بہم پہنچانا اور پنجگانہ نماز
نماز و وظائف سے متوظف رہنا صیام الدہر و خلوات و چلہ سے زیادہ مفید ہے بعض خدام
کے سوال پر بطور تحقیق مسئلہ نذور کی بابت ارشاد فرمایا کہ فقرا الی اللہ کے دو طریق ہیں بعضوں نے
متاع دنیا اور اہل دنیا سے اعراض قطعی فرمایا اور ان میں اکثر وہ ہیں جو ہنوز مرتبہ رفیعہ تکمیل پر
فائز نہیں ہیں اور سالک شائبہ نفس ان میں باقی ہے الا ماشاء اللہ دوسرے حضرات نے
لا رد و لا کد مسلک اختیار فرمایا نہ اس کی خواہش و طلب ہے نہ کسی اخلاص سے
پیش کرنے والے کی دلشکنی منظور ہے آخر انکار و رد سے غرض نفس شکنی تھی وہ اکثر اسی میں

حاصل ہے کہ اپنی محتاج الی اللہ مانے اور رزق حلال جو مولے تعالے نے بلا سوال جاری
فرمایا ہے اس کو قبول کرے اور اپنے عجز غنا کو توڑ کا گوارا کرکے دوسروں کی دلشکنی کا باعث
نہ ہو اس کی اصل صحیح قرآن کریم سے ثابت پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ میں ارشاد ہوتا ہے یا ایہا الذین
امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ ذٰلک خیر لکم
واطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم ارشاد ہوتا ہے اے ایمان والو جب
تم حضور رسالت میں حاضر آؤ تو خالی ہاتھ نہ آیا کرو کچھ نذر و ہدیہ لیکر آؤ یہ تمہارے واسطے
بہت بہتر اور تمہارے مالوں میں برکت دینے والی بات ہے اگر تم میں مقدرت نہ ہو تو معافی
ہے گویا صاحبان مال و دولت کو حکم ہوتا ہے کہ تم نذر و ہدایا پیش کش کرو
نہ اس ضرورت سے کہ ہمارے رسول کو اس کی ضرورت ہے بلکہ اس
نذر سے چند فائدے ہیں تمہارے مالوں کی طہارت ہوگی غربا و مساکین کی کفالت ہوگی
اسے غربا مال نہ ہو تو بھی حاضری سے تمہاری جانوں کی طہارت اور خطاؤں کی معافی ہے
یہ طریقہ نذر و ہدیہ حسب حکم خداوندی و سنت نبوی کا ارشاد ہوتا ہے تہادوا تحابوا
آپس میں تحفہ و ہدیہ دیا کرو تاکہ دوستی و اخلاص و محبت باہمی بڑھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
میں جاری تھا اور یہ سنت ہے اگر نیت درست بغرض اتباع سنت نذر دیگا پائے گا تو ثواب
پائے گا غرض حصول مال و جمع زر نہ ہو پھر اس میں اور چند فائدے ہیں جو لوگ عادتاً خیر سے غافل
ہیں اور مبتلائے اسرافات ناجائز میں مبتلا ایک شخص کو باخدا متوکل بزرگ جانکر کچھ پیشکش کرتے
ہیں قبول کرنے میں ان لوگوں کو محبت اہل اللہ سے بڑھتی ہے اور یہ گاہ بیگاہ حاضر دربار
ہوا کرتے ہیں اور حسب فرمان ھم القوم لا یشقی جلیسہم یہ فقراء وہ جماعت ہیں
جن کے پاس حاضر ہونے والا بھی محروم برکات نہیں رہتا اور یہ بڑی نعمت ہے کہ فائدہ
سے خالی نہیں تا دنیا یہ لینے والا اس مال کو مستحقین اور اہل حاجات کو پہنچاتا ہے خود ثواب
میں شامل اور نذر دینے والے کے لئے اضعاف اجر ہوتا ہے تاشا اکثر اہل دنیا مجیب السوال

ہیں جب وہ کسی بزرگ مشایخ عالم کو بھی لیتے ہیں کہ وہ نذر لیتا ہے بسبب تخجل اور محبت مال
کے اُن سے بچتے اور اُن کے وقت عزیز کو مشوش نہیں کرتے اور یہ بھی بڑی نعمت ہے۔
غرض مسلک صحیح یہی ہے کہ ضروریات جسمانی کا بھی سوال نہ کرے اگر بلا سوال کوئی شخص نذر و
ہدیہ پیش کرے اور مال حرام قطعی نہ ہو قبول کرے اگر خود ضرورت مند ہے صرف کرے ورنہ
مستحق کو پہنچا دے جمع نہ کرے انکار محض میں معاتب ہوگا۔ ایک درویش حضور سیدنا شاہ
آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ کے مرید آنولہ ضلع بریلی میں رہتے تھے اور متوکل تھے
اتفاقاً حضور خاتم الاکابر جدی و مرشدی سیدنا آل رسول احمدی قدس سرہ آنولہ تشریف فرما ہوئے
اور شاہ صاحب ممدوح سے ملے اسی وقت ایک شخص نے بلا سوال ایک تہمد اُن درویش صاحب
کی نذر کیا جو درویش صاحب نے بکمال غصہ رد فرما دیا حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے ارشاد فرمایا
اے درویش ایک مسلمان بغیر سوال ہدیہ پیش کرتا ہے فوراً لے لے اگر ضرورت ہے رکھ ورنہ
کسی اہل حاجت کو دیدے مگر شاہ صاحب نے قبول نہ کیا آپ تھے باوجود توکل و ترک
علایق ہمیشہ دیکھا کہ شاہ صاحب ہر شخص سے سوال تہمد کرتے اور باوجود ضرورت رجوع خلق
اُن کو تہمد میسر نہیں آتا تھا۔

ادب سوم۔ طریقہ سلوک پر سلوک

رسالہ شریفہ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف کے لوراء سلوک میں احمد نقل رسالہ عمل
معمول مصنفہ حضور سیدنا میر سید محمد کالپوی قدس سرہ ایک معمول یومیہ بیان فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ
کہ یہ فقیر نو برس کی عمر سے دس سال تک پابند ان اوقات کا رہا ہے۔

مواضع بدایوں میں ایک قوم نومسلم چودھری کے لقب سے موسوم ہیں ان کے مورث اعلیٰ ایک
بزرگ شیخ صلاح الدین بلرامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر مرید ہوئے شیخ نے
[illegible] مرید ہیں اس فقیر صاحب نے [illegible] دیکھا کہ [illegible]
[illegible]

مرید ہو بیعت توبہ ہر مسلمان دیندار کے ہاتھ پر کرسکتے ہو لیکن بیعت ارادت کی ضرورت نہیں
رہی کافی ہے دونوں ارکان بیعت ایجاب وقبول موجود ہیں پھر دوسری بیعت سے کیا فائدہ
البتہ وہ حضرات جو ایسے شیوخ سے بیعت ہیں جو اپنا انتساب کسی صاحب مزار سے رکھتے
تھے جب حاضر ہوتے حضور ان کو مرید فرما لیتے اور ارشاد ہوتا کہ فیضیاب ہونا مسلم لیکن یہاں
ایک رکن بیعت جو ایجاب ہے مفقود ہے صرف ایک رکن سے بیعت بیعت صحیحہ نہیں ہو
فیوض و برکات جو اکابر اولیاء اللہ کے مزارات مقدسہ سے حاصل ہوتے ہیں وہ متعدیہ نہیں
ہوتے اور ان فیوض والا سلسلہ بیعت وارشاد جاری نہیں کرسکتا اسی طرح ان مشایخ کے
مریدین کو جو باوجود صحت سلسلہ بیعت اپنے شیخ سے اجازت وخلافت نہیں رکھتے بلا عذر مرید فرما لیتے
ان مریدین کی نسبت جو صحیح شیخ کے ہاتھ پر بیعت کو آمادہ ہوجاتے ہیں افسوس فرماتے اور ارشاد
ہوتا کہ یہ علامت حرمان ہے اس کے متعلق بیاض اسراریہ میں ارشاد فرماتے ہیں حاصل
بیعت فنا ہوتے ست از اوصاف بشریت و ماسوے اللہ و بقاے

وحیاتیست جاودانی باحق سبحانہ وتعالے پس بیعت ثانی چرا
جایز باشد یعنی بعد مردن زندہ شدن محال است پس بیعت ثانیہ
ہم محال ایضاً دیگر شنو بیعت عقدے و پیمانے و عہدیست استوار
پس بعد میثاق کامل بلا ضرورت تکرار و تجدید و فسخ و ابطال محال
و متعذر است

البتہ بعد کسب طریقہ یا ہدایت اگر حوصلہ وسیعہ ہو اور ایک جگہ سے سیری نہ ہو سکے اخذ فیض کی

دوسری جگہ سے اجازت ہے لیکن پھر بھی نقصان ہے کیا اس کے شیوخ سلسلہ میں کوئی ایسا
نہ تھا کہ تکمیل کر دیتا بیشتر ایسے لوگ نعمت سے محروم رہجاتے ہیں بیعت ارادت کے
واسطے ایک شیخ کافی ہے متقدمین میں جو ایسی مثالیں ہیں اُس کے اسباب اور تھے وہ
خاص اشاروں حکموں پر مبنی تھیں آج کل جو طالب ہیں کسی ایک شیخ طریقہ سے کسب سلوک
میں تکمیل نہیں کرتے اور دوسروں سے استفادہ کرتے ہیں ان برکات بیعت سے حصّہ
نہیں ملتا بحث تفصیلی اس کی رسالہ سراج العوارف کے صفحہ ۔ پر درج ہے جن حضرات نے
اعمال و افعال اکابر متقدمین کتابوں میں دیکھے ہیں اور طریقہ سلوک سے واقف ہیں
اقرار کرتے ہیں کہ سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا یہی طریقہ اور روش سلوک تھی
جو حضور قدس سرہ کا معمول تھا پابندی و التزام اوقات اور استقامت کا یہ حال تھا کہ آخر
عمر میں باوجود ضعف و نقاہت کثرت شکایات و امراض کبھی کسی عادت و عبادت میں
فرق نہ آتا ظلم کے مقابلہ میں کرم خطا کے صلہ میں عفو مغفرت کے بدلہ میں شفقت عادت
کریمہ تھی صاحبزادہ حکیم سید آل حسین صاحب روایت فرماتے ہیں کہ سالہا سال حضور
اقدس کا معمول رہا جب کسی دوسری جگہ کھانا کھاتے فوراً قے کر دیتے اور یہ غالباً اسی وجہ
سے تھا کہ عام لوگوں کا کھانا مشتبہ ہے۔ رسالہ شریفہ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف
کے ملاحظہ سے سلوک کو دیکھئے کہ حضور کے سلوک کا پتہ چلے ایک جگہ فرماتے ہیں برکت توجہ
حضور خاتم الاکابر قدس سرہ ایک خادم کی سیر الی اللہ ختم ہوئی عجب ایک بیہوشی اُس پر
طاری ہوئی کہ کاہے روتا کاہے ہنستا لیکن وقت ترقی تک برزخ شیخ ہر وقت و ہر آن
اُس کے روبرو اور تسکین و تسلی بخش تھا ایک مقام پر ارقام فرماتے ہیں مریدین حضور خاتم الاکابر
قدس سرہ میں ہم اُس شخص کو جانتے ہیں کہ وہ نتیجہ شغل میں اپنے جسد کو بے روح معاینہ کرتا
اور فلاں شغل کے زمانہ میں اُس کو عالم ناسوت بمقدار تنگ مختصر نظر آتا کہ اگر چاہے ایک
مشت و دست میں لے لے یہ خود واقعات حضور اکرم قدس سرہ ہیں بوجہ اخفاء مستور جو ہمیشہ

عادت شریف تھی دوسروں کے نام سے تحریر ہوا ایسے تذکروں میں نا آشنا خدام سمجھ لیتے
تھے کہ یہ غیروں کے واقعات نہیں ہیں یہ خود حضور اپنا تذکرہ فرما رہے ہیں۔ یہ شان خانوادہ
کریمہ کا وابستہ ہے۔

ادب چہارم۔ مذہب اہلسنت وجماعت کا اعتقاد

مسائل اعتقادیہ میں حضور اقدس سرہ کے رسائل موجود ہیں۔ عسل مصفّٰے فی عقائد
ارباب السنۃ المصطفٰے خاص اعتقادات ضروریہ اہلسنت میں تصنیف فرما کر طبع و تقسیم فرمایا
جس وقت بدایوں و بریلی کے بعض خدام سلسلہ علیہ برکاتیہ میں تفضیل مرتضوی کا فتنہ اٹھا
حضور اقدس قدس سرہ نے علاوہ ہدایات زبانی و بعض مختصر تحریرات کے ایک رسالہ
نافعہ دلیل الیقین من کلمات العارفین تصنیف فرما کر طبع اور شائع فرمایا اور اقوال عقائد حضرات
مشائخ جمع فرما کر دکھایا کہ تمام صوفیہ صافیہ مذہب اہلسنت کے پابند ہیں اور یہ غلط ہے کہ
صوفیہ کرام کا مسلک خلاف علماء ظاہر ہے۔ بعض حضرات کے اس انتساب پر کہ تفضیلیہ کا عقیدہ
آپ کے اسلاف کرام قدست اسرارہم کے خلاف ہے حضور اقدس نے ایک اعلان شائع فرمایا
جو بعض رسائل کے آخر میں اس وقت بھی شائع ہوا۔ یہاں بھی اس کی نقل دی جاتی ہے
الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد فقیر حقیر سید ابوالحسین احمد نوری الملقب بمیاں
صاحب قادری برکاتی مجددیت کافہ انام اہل اسلام وخصوص مریدان خاندان ومریدان
ذات خاص پر خطاب کرتا ہے کہ عقیدہ اس فقیر کا اور اسلاف فقیر کا اور اساتذہ فقیر کا وہی
ہے کہ جس کو فقیر نے سر رسالہ عسل مصفّٰے اور دلیل الیقین میں ظاہر کر چکا اب جو صاحب کہ خلاف
اس کے سمجھا ہے ان سے فقیر بری ہے اور وہ فقیر سے بری ہیں وما علینا الا البلاغ
تحریر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ من مقام گجرات شدہ
[illegible] میں مختلف ہوا حضور [illegible] ایک [illegible] ترتیب فرمایا

جس کا نام تحقیق التراویح ہے۔ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف کا لدرثانیہ عقاید اہلسنت قابل زیارت وحفظ ہے ارشاد فرماتے ہیں واجب اول تصحیح عقاید مطابق مذہب اہلسنت وجماعت آمد کہ حق منحصر دراں ہست لعزت وجلال خداوندی کہ ما ومشایخ ما وسایر اولیائے کرام در ظاہر وباطن وخلوت وجلوت ہم بر مذہب اہلسنت وجماعت بودہ اند وہستند وخواہند بود ہمبریں زیستیم وہم بریں میریم وہم بریں بر انگیختہ شویم انشاءاللہ تعالیٰ الخصاء

ادب پنجم ریاضت نفس

ریاضت کا یہ حال تھا کہ حضور سن مبارک سات سال سے زیادہ نہ تھا کہ حسب الحکم خاتم الاکابر قدس سرہ آپ صوم وخلوت وذکر واشغال میں مصروف تھے اور اٹھارہ سال تک تک جلالی وجمالی وخلوات میں رہے اور سلوک باقاعدہ ختم فرماکر فنا سے منوعی بقائے حقیقی تک فایز ہوے سالہا سال تمام شب اشغال میں گذریں بعد تکمیل بھی التزام عبادات جو اشد ریاضات ہے حضور میں عجب شان سے تھا۔

ادب ششم صبر

حضور کے صاحبزادہ جن کا نام پاک سید محی الدین جیلانی تھا صغر سن میں انتقال فرما گئے آخر عمر تک کبھی شکوہ وافسوس سنا ہی نہیں بعض خدام کی دعا پر کہ اللہ تعالیٰ ہم کو وارث سجادہ عطا فرمائے ارشاد فرمایا کہ خانوادہ برکاتیہ میں اکثر بعد سجادہ نشینی اولاد نہیں ہوتی اگر اتفاقیہ ہو زندہ نہیں رہتی اور بے سبب اضطراری ہے دعا کرو کہ خدائے تعالیٰ فیضان خاندان برکاتیہ قایم رکھے اور وارث فیوض روحانی ہوتے رہیں ہمارے بہت بیٹے ہیں۔

ایک بار تپ محرقہ عارض ہو گئی یہ خادم حاضر تھا نہایت فرحت و سرور سے ارشاد فرمایا کہ تمام اذکار و اشغال سلوک سے مقصود ایک حیات قلب کو پہنچانا ہے یہ بلا محنت بخار میں حاصل ہے پھر اس کو برا کیوں کہیں اور اس نعمت کا شکرانہ کیوں ادا نہ کریں تمامی کو بخار نہیں ہے یاں اور سالک کو مکاشفہ ہوتا ہے یہ کمال صبر و رضا ہے شدت مرض میں سوائے افسوس ترک مسجد کبھی شکایت مرض نہ فرماتے ارشاد ہوتا کہ صحت و مرض دونوں محکوم ہیں ان میں کچھ فرق نہیں خدا تعالے مرض عصیان اور افلاس ایمان سے بچائے۔

ادب ہفتم بلاؤں پر تحمل

حضور اقدس قدس سرہ کے والدین کا انتقال حضور کے صغر سن میں ہو گیا حضور خاتم الاکابر قدس سرہ آپ کے جد اکرم کی وفات پر باوجود مدارات بعض حضرات نے سخت حملے کیے اور کوشش کی کہ حضور اقدس اور آپ کے عم مکرم میں مناقشات پیدا ہو جائیں لیکن حضور قدس نے صدمات برداشت کیے اور حفظ مراتب اور ایثار میں کمی نہ فرمائی سخت تکلیف حضور اقدس پر فتنوں کے خیال سے قیام ماہرہ نہ کر سکنے کی تھی اور یہ حضور پر بہت گراں تھی مگر تحمل فرماتے۔ سراج العوارف کے ادب بعد نوریانزدہم تحقیق مقام سفر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے حضرت شیخ قدس سرہ نے قیام و سفر میں مجھکو اختیار دیدیا اور فرمایا کہ ہم قیام پر تمکو اس سبب سے پابند نہیں کرتے کہ تمہارے اہل قرابت کا حال جانتے ہیں اکثر تم سے عداوت کریں گے کوئی کھلی کوئی چھپی مگر کچھ تھوڑے لوگ اہل موافقت ہونگے ورنہ اکثر کا یہ حال ہو گا کہ تمہاری غیبت میں عداوت کریں گے اور رد پروا بندا دیں گے اور تمکو یہاں ٹھیرنے نہ دیں گے اسی غرض سے ہم سفر و قیام میں تمکو اختیار دیتے ہیں۔

ادب ہشتم علوم دینیہ میں اشتغال

یہ حضور اقدس قدس سرہ کا خاص حصہ تھا باوجود ورد و وظائف و خبرگیری و دستگیری خدام ہر مجلس میں فوائد جلیلہ دینیہ بیان ہوتے اور ہر مسئلہ شرعی کو اس اسلوب اور وضاحت سے

ارشاد فرماتے کہ ہر عامی کے ذہن نشین ہو جاتا پھر وہ تاثیر و برکت جو حضور اقدس قدس سرہ کے
ارشادات میں تھی علماے ظاہر میں کہاں ہر گروہ کے سوال پر کبھی بطور افادہ اُن کے گروہ کے
شبہات ذکر فرما کر ہدایات ہوتیں اور بیشتر وہ لوگ جو علما کے مناظروں اور کتابوں کے مطالعہ
سے شبہات رفع نہ کر سکے ثابت ہو کر راہ راست پر آجاتے کچھ اس شان و سطوت بسط و
نرمی سے تقریر فرماتے کہ مخالف کو انکار گنجایش باقی نہ رہتی مسایل فقہیہ میں اکثر مولٰنا مولوی
محمد عبد القادر صاحب بدایونی حنفی مجیدی آل احمدی رحمۃ اللہ علیہ سے تذکرہ و مشورت فرماتے
اور بعد بیان حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ کے چونکہ اُن کی وسعت علم اور دیانت کی تعریف حضور
خاتم الاکابر قدس سرہ سے سُن چکے تھے پورا بھروسہ فرماتے دوسرے علما کی تقریر و تحریر پر
فرماتے کتابت اقوال متقدمین سے مطابقت کرو بعض مسایل کی تحقیق میں سوالات روانہ
فرماتے کبھی خود بھی سفر فرماتے۔ طالب علموں پر خاص نظر مہربانی ہوتی علما کا احترام فرماتے
ہر مسئلہ کو اکابر کی تحقیق بزرگوں کے اقوال پر ختم فرما کر کبھی اپنی تحقیق و معلومات پر فخر نہ فرماتے
ارشاد ہوتا اس بارہ میں ہمارے حضور پیر و مرشد قدس سرہ نے یوں ارشاد فرمایا اس کو ہم نے
اپنے اساتذہ سے یوں سنا ہے۔ اکابر نے ایسا لکھا ہے۔ کتب تصوف و سلوک و عقاید بیشتر بلاحظ
ہیں بیشتر کبھی اُن میں سے مختلف فواید انتخاب فرماتے جگہ جگہ اپنی تحقیق سے شرح ہوتی اس
کا نمونہ رسالہ وصایا ہے ایسا ہی ایک دوسرا رسالہ ہے جو حضور اقدس قدس سرہ کی آخری
تالیف ہے۔ یہ فقیر عاجز کوشش میں ہے جس وقت وہ دستیاب ہو گیا ان شاء اللہ
تعالےٰ طبع ہو کر نذر برادران کیا جائیگا سبحان اللہ عجب تصنیف ہے۔

ادب نہم فقرا کی مجالست ادب دہم ملوک و اغنیا سے استغنا

ہمیشہ خدمت اقدس میں مجمع غربا رہتا یہ صحبت حضور اقدس کو نہایت مرغوب و محبوب
تھی حسن طینت فرحت سے ان سے خطاب کلام ہوتا امر اس شفقت و بے تکلفی سے
محروم تھے غربا کی جماعت ہر وقت بار یاب خدمت ہو کر عرض حال کر سکتی اور کامیاب

آٹھتی اکثر غربا خدام کے مکانوں پر قیام فرماتے قبول دعوت میں ہمیشہ غربا کو امرا پر ترجیح دیتے
ارشاد ہوتا کہ ہمارے فلاں خادم نے بہت خلوص و کوشش سے سامان کیا ہے پھر اس کو
دشوار ہے نیز اس کی دلشکنی اور نقصان ہوگا امرا جو خاندان کے مرید تھے ہمیشہ کوشش
کرتے کہ حضور ان کے مکان پر رونق افروز ہوں لیکن بہت کم ایسا اتفاق ہوتا جن امرا کو
بیعت نہ ہوتی ان کے یہاں ہرگز تشریف نہ لیجاتے اور نہ ان کے نذرانے قبول فرماتے
سنہ ۱۳۳ بمبئی میں عالی جناب سید سردار علی خاں صاحب نبیرہ نجم کے دولت خانہ پر جو خادم
قدیم خاندان ہیں حضور اقدس قدس سرہ تشریف فرما تھے سردار صاحب نے عرض کیا اگرچہ
بزرگان مارہرہ میں سلسلے بہت سنے ہیں لیکن چاہتا ہوں کچھ آنکھ سے بھی دیکھوں اور وجہ یہ
سنا ہے کہ حضور نظام بادشاہ دکن میرے والد ماجد مرحوم اور مجھ سے ناخوش ہیں وہ بمبئی
تشریف لائیں میرے مکان پر ٹھہریں میری خطا معاف کریں حضور اقدس نے فرمایا کہ ہم نے
آپ سے کب کہا ہے کہ ہم کچھ کر سکتے ہیں نہ ہم کو ایسا دعویٰ ہے سردار صاحب نے اپنے
التماس پر سخت اصرار کیا ارشاد ہوا ممکن ہے حضور نظام سفر کریں اور کیا تعجب ہے کہ بمبئی تشریف
لائیں وہ اکثر سیر و سفر فرماتے ہیں یہ بھی بعید نہیں کہ تمہارے مکان پر ٹھہریں آخر آپ
موزز متوسل سلطنت ہو کچھ انتظار کرو لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر حضور نظام تشریف لائے اور حسب
مراد تمہارے نتیجہ نکلا ہمارے ایک خادم کی سفارش کر دینا سید صاحب نے وعدہ کر لیا
چند روز بعد تار برقی حضور نظام کا بنام سردار صاحب پہنچا کہ معلوم ہوا کوئی بزرگ ہندوستان
کے تمہارے مکان پر رونق افروز ہیں تم ان کو فوراً حیدرآباد لاؤ سید صاحب نے
حضور اقدس قدس سرہ کے روبرو تار پیش کیا ارشاد فرمایا جواب دیدو مجھکو کوئی ضرورت
حیدرآباد جانے کی نہیں میرا ارادہ قصد اپنی جانب وطن ہے اس تار کے جواب میں حضور
نظام کا دوسرا تار پہنچا کہ ہم خود بمبئی آتے ہیں تم حضور کو مقیم رکھو اور فوراً بذریعہ اسپیشل ٹرین
روانہ بمبئی ہوئے جس وقت تار روانگی حضور نظام پہنچا سید صاحب پورے مطمئن ہوگئے

اور آپ نے اُس وعدہ کی نسبت جو حضور سے کیا تھا سوچنے لگے آخر یہ قصد کیا کہ حضور کو کیا خبر ہوگی
عرض کردونگا میں نے کہدیا دوسرے روز تار پہنچا کہ حضور نظام روانہ بمبئی ہوئے تھے
لیکن فلاں اسٹیشن سے اسپیشل حیدرآباد کو واپس ہوگیا یہ معلوم کرکے سردار صاحب سخت مایوس
ہوئے اور حاضر ہوکر عرض حال کیا حضور نے ارشاد فرمایا کہ سید صاحب فقیر کو آپ کی معاونت
درکار نہیں لیکن حال معلوم ہوگیا خیر چند روز سے اور انتظار کیجئے حضور نظام ضرور تشریف لاویں گے
چنانچہ کچھ وقفہ سے حضور نظام پہنچے اور اُسی مسافر خانہ سید صاحب میں جس میں حضور فروکش
تھے ٹھہرے دوسرے روز حضور نظام نے حضور اقدس قدس سرہ سے بذریعہ اپنے ایک مصاحب
کے استدعا فرمائی کہ میں سلام کو حاضر ہونا چاہتا ہوں تخلیہ کی ضرورت ہے حضور اقدس نے
ارشاد فرمایا کہ فقیر ہر وقت تخلیہ میں ہے میرے یہاں حاجب و دربان نہیں نہ کسی آنے
والے کی روک ٹوک ہے ہر شخص کو اجازت ہے جس وقت چاہئے تشریف لائیے۔ حضور
نظام آئے اور بکمال ادب ملے اور باصرار پائیں حضور چارپائی پر بیٹھے حضور نے باصرار یہ
فرماکر آپ سلطان اسلام ہیں آپ کی عزت ہر مسلمان کو کرنا ضروری ہے کرسی طلب فرمائی
اور اُس پر حضور نظام بیٹھے بعد معمولی مزاج پرسی وغیرہ حضور نظام نے درخواست کی کہ میں
حضور کو حیدرآباد چلنے کی تکلیف دینا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا مجھکو عذر نہیں چند ضرورتیں ہیں
اس وقت معذور ہوں آپ فرمائیں کہ وجہ تکلیف سفر بمبئی اور فقیر سے کیا غرض ہے حضور
نظام نے عرض کیا کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خانوادہ برکاتیہ میں دعائے سیف الرحمٰن
ہے اور حضور اُس کے عامل ہیں میں چاہتا ہوں کہ اجازت دعا مرحمت ہو حضور نے ارشاد فرمایا
یہ سچ ہے کہ میرے گھر میں دعا ہے نیز مجھکو اپنے اکابر سے اجازت ہے اور میں پڑھتا ہوں
لیکن یہ چیز فقراء کے کام کی ہے بادشاہوں کے لائق نہیں دیکھا ہے کہ بلا الٹی جاتی ہے لہذا
آپ کے دامن دولت سے ایک عالم وابستہ ہے "ہم مجھکو دعا کی اجازت دینے" سے معذور ہیں
اگر صرف اجازت قرأت درکار ہے میں اجازت دیتا ہوں آپ پڑھئے اگر باجماعت اعادہ

عمل مطلوب ہو آپ کو تکلیف ہوگی اس اجازت میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ طالب پس پشت اجازت دہندہ ایستادہ رہے یہاں تک کہ اجازت دہندہ قرات دعا کے بعد دعا نسخہ طالب کو مرحمت فرمائے یہ سن کر حضور نظام فوراً پس پشت ایستادہ ہو گئے حضور نے وظائف میں سے دعائے سیف الرحمن نکال کر قرات فرمائی اثنائے قرات میں حضور نظام کو رعشہ پیدا ہو گیا باشارہ حضور تھوڑی دیر بیٹھ گئے اور پھر باادب ایستادہ ہو گئے حضور اقدس نے سیف الرحمن کو ختم فرما کر حسب قاعدہ مع خرقہ حضور نظام کو عطا فرمائی حضور نظام نے اداب عرض کر کے شکریہ ادا کیا اور ایک بڑی شاندار نذر پیش کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے آباؤ اجداد قدس اسرارہم مریدوں سے نذر لیتے تھے اور میں بھی لیتا ہوں لیکن آپ مرید نہیں ہیں اور آپ نے مجھ سے دعائے یمانی کی اجازت لی ہے فقیر دعا کو فروخت نہیں کرتا اب یہ قیمت دعا ہوتی جاتی ہے اگر قبل طلب دعا فقیر کو کچھ مرحمت ہوتا عذر نہ تھا کہ شاہان اسلام فقرا پر مہربانیاں اور ان کے مصارف کی کفالت فرماتے رہے ہیں لیکن میں اس شاہانہ عطیہ کے قابل نہیں ہوں اور نہ اس کی ضرورت ہے البتہ فاتحہ اکابر بشرط اجازت ہو پھر آپ نے ایک خادم سے ارشاد فرمایا اور فوراً شیرینی حاضر ہو گئی حضور نے فاتحہ کی اور اس میں سے ایک حصہ حضور نظام کو مرحمت فرمایا حضور نظام نے بکمال اخلاص و ادب حصہ لیا اور اسی وقت نوش فرمایا جو قطعاً دستور سلطنت کے خلاف تھا سبحان اللہ باوجود اس سلطنت اور علو مرتبت کے حضور نظام کو فقرا سے کس قدر اخلاص اور ان کا کیسا سچا ادب تھا حضور اقدس قدس سرہ نے باوجود اصرار حضور نظام نذر قبول نہ فرمائی اور ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ سید سردار علی خاں کی خطا جو حضور کا نمک خوار قدیم ہے معاف فرمائی جائے اس واقعہ میں حضور کا تصرف و حکومت خلق و مروت توکل و استغنا تمام شانوں کا اظہار ہے کہ حضور کی توجہ سے حضور نظام بستی پہنچے اسی مکان میں فروکش ہوئے سردار صاحب کے مہمان بنے اور ان کی معافی خطا کے بعد ان کو اپنی ملازمت میں لے لیا۔

منقبت

شاہ شاہان جہاں یا سیدی یا بو الحسین	حق نما حق جو ئی حق گو حق پژوہ و حق گزین
اے کہیں عزت عمیر دہ از رموز کن فکاں	ای مہین قدرت بلند از آسمان این چنین
ای حدیث جان فزایت خوشتر از آب زلال	ای کلام شکر نیت خوب تر از انگبین
ای بر قدامت فدا جانم سوئے خاکم خرام	ذرہ راہ توام از تو قدم وا زمن جبین
ای کریم ابن کریم اے فخر اسلاف کرام	صاحب برکاتی و آل محمد شمس دین
تا ملاذی ہمچو تو دارم ہراساں نیستم	گرچہ صد ہمچوں فلک دارم حریفاں در کمیں
یک نگاہ لطف بر حال من ناشاد کن	بادشاہا تا چناں خواہی خدا خواہد چنیں
المدد ای سید سادات وقف صد بلا	بندۂ درگاہ والا حسرت اندوہ گیں

بلبل طبعم ترنم ریز اوصاف تو باد
تاکہ باشد مہر تاباں زیب چرخ چارمیں

ادب یازدہم وثوق رجا

ایک کرامت نامہ میں فقیر میں ارقام فرماتے ہیں پریشان نہ ہونا سب مشکلیں آسان ہو جائیں گی شیخ کا دامن ہمارے ہاتھ میں اور شیخ کا ہاتھ حضور غوثیت کے ہاتھ میں ہے انشاء اللہ تعالےٰ انجام بخیر ہے یہ چند روزہ تکالیف ہیں۔

غلام غوث اعظم بیکس و مضطر نمی ماند ✻ اگر ماند شبی ماند شبے دیگر نمی ماند

ادب دوازدہم حزین القلب رہنا

باوجود خندہ روئی و خوش خلقی سوائے ان اوقات کے جن میں ذکر اکابر حضرات مارہرہ خصوصاً ذکر حضور خاتم الاکابر قدس سرہ ہوتا حضور ہر وقت حزین رہتے قریب زمانہ وفات یہ خادم

عاجز حسب طلب سرکار مارہرہ میں حاضر ہوا اور باریاب خدمت ہوا حضور اقدس شیخ علی احمد صاحب رئیس مارہرہ و مرید خود بدولت کے مکان پر تشریف فرما تھے فرمایا چلو حضرت کو سلام کر آئیں ڈولی پر سوار ہو کر درگاہ شریف میں تشریف لائے بعد فاتحہ خوانی حضور اقدس پر گریہ طاری ہوا یہاں تک کہ اسی حال میں قیام گاہ پہنچے بہت دیر تک کون ہے کسی کی مجال نہ تھی کہ سبب حزن و ملال دریافت کر سکے اس ناچیز خادم کو قریب بلا کر ارشاد فرمایا کہ میاں ہم گئے تھے وہاں کوئی بھی نہ ملا سب حضرات تشریف لے گئے یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو برابر جاری ہیں دوسرے جلسہ میں ارشاد فرمایا آہ زمانہ رسالت دور ہوتا جاتا ہے جس سے برکات کم ہوتے اور فتنے بڑھتے جاتے ہیں اولیاء اللہ جن کے تصرفات کی شہرت تھی تو وہ تصرف سے ممنوع ہیں حاشا اب لطف زندگی باقی نہ رہا اپنے اکابر و گذشتہ کو یاد فرماتے اور آہ آہ کرتے۔ غرض اس دور میں حضور کو کسی نے بہت کم بشاش دیکھا ہوگا۔

ادب سیزدہم خندہ رو رہنا

باوجود ضعف و شدت امراض انقطاع قوا و توالی صدمات اہل حاجات سے بار بار ہمیشہ خندہ روئی اور نہایت نرمی سے کلام فرماتے کبھی چیں بجبیں نہ ہوتے۔

ادب چہاردہم برادران دینی کی حاجت براری

بات اس قدر وسیع ہے اگر پورا بیان کیا جائے ایک مجلد ضخیم مرتب ہو جائے اس کو حضور اقدس اپنا فرض منصبی اور خاص کام سمجھتے ہر وقت ہر روش میں شان خادم پروری کا نئی طرز سے ظہور ہوتا ہزاروں عقدہائے مشکل خدام کے حضور کی توجہ سے حل ہو گئے ماہ ذی الحجہ سنہ ہجری میں بمقام بھنڈولی ضلع بلند شہر غریب خانہ پر حضور رونق افروز تھے کہ نعمان خاں صاحب ساکن شاہجہاں پور مرید حضور اقدس رودولی سے خدمت اقدس میں پہنچے اور عرض کیا کہ سخت پریشانی و افلاس و افکار میں مبتلا ہوں مکان قرضہ میں وایر ہے حضور

فرمائیے ارشاد فرمایا اس وقت ہم سفر میں ہیں صرف قلیل سا نقد ہے اگر تمہارا کام ہو سکے لے لو
وہ خاموش اٹھے اور اس عاجز سے تخلیہ میں کہا کہ حضور سے عرض کر دینا میں نے آپ کا دامن تھاما
ہے اب کس کے پاس جاؤں میں بغیر روپیہ کے ہرگز نہ جاؤں گا حضور نے صدہا خدام کی دستگیری
فرمائی ہے میری بھی مدد فرمائیے اس خادم نے خان صاحب سے عرض کیا کہ تمام سامان سفر
خرچ حضور کا سب میری تحویل میں ہے تم پریشان نہ کرو لیکن خان صاحب نے نہ مانا اور
عرض کیا تم میری جانب سے عرض کر دینے میں کیا عذر ہے مجبور ہو کر خادم نے عرض حال
کیا کہ خان صاحب بہت مضطرب ہیں مکان ہاتھ سے جاتا ہے فرمایا ہمارا سفر خرچ جو کچھ
تیرے پاس ہے دیدے اور اس وقت کیا ہو سکتا ہے اس ناچیز نے مکرر عرض کیا کہ پٹھان
جاہل ہے خودکشی پر آمادہ ہے ارشاد فرمایا شام کو بعد ختم وظیفہ تنہا اس کو ہمارے پاس لے آنا۔
بعد وظیفہ شام خان صاحب کو طلب فرمایا اور تین سو روپیہ ایک رومال میں بندھے ہوئے مرحمت
فرمائے خان صاحب نہایت شاداں و فرحاں باہر آئے اور اس عاجز سے کامیابی کا حال بیان
فرمایا خادم صبح کو وقت حضور میں حاضر ہوا ارشاد فرمایا آج ہمارا عہد ٹوٹ گیا خان صاحب کے
واسطے تو نے کچھ ایسا مجبور کیا خدام شجرہ زر سے کام لیا گیا الحمد للہ کہ غریب کا کام ہو گیا۔

سنہ [illegible] ہجری میں غریب خانہ پر نزول اجلال فرمایا چند مریدین و خدام و مخدومی عارف شاہ
صاحب مرحوم بھی حضور کے ہمرکاب تھے اس زمانہ میں ایک بڑا مقدمہ اس عاجز کا بصیغہ اپیل
ہائی کورٹ الہ آباد میں دائر اور قریب پیشی ہے حضور انور اقدس سے سرسری حالات مقدمہ
دریافت فرمائے اور ارشاد ہوا میاں عارف شاہ تمہارے مقدمہ کے واسطے عمل پڑھنا
چاہتے ہیں لیکن مفت نہ پڑھیں گے کچھ عوض مانگتے ہیں ان کا حجرہ ٹوٹ گیا ہے تم وعدہ کرو
اس کو تیار کرا دو گے یہ عمل شروع کریں خادم نے عرض کیا عین کرم ہے غلام خدمت کو حاضر ہے
بعض معاملوں کی عارف شاہ صاحب کو اجازت و ہدایت ہوئی مسجد میں حکم قرأت دیا گیا
عارف شاہ صاحب مرحوم پڑھ رہے تھے کہ حضور اقدس مسجد میں رونق افروز ہوئے اور

عارف شاہ صاحب سے فرمایا کہ ظہر و ہم پڑھے دیتے ہیں خود تھوڑی دیر بیٹھکر پڑھا اور تشریف لاکر فرمایا شیرینی منگاؤ اور فاتحہ حضور غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرو عارف شاہ کا نذرانہ لاؤ خادم نے عرض کیا کہ مقدمہ میں ہنوز دیر ہے ارشاد ہوا بھلا عارف شاہ کی محنت کہیں ضایع جاتی ہے مقدمہ میں تم کامیاب ہوگئے کل تار آجائیگا خادم نے تعمیل حکم کی دوسرے روز تار وکیل کا پہنچا اور مقدمہ میں یہ عاجز کامیاب ہوگیا۔ اس تصرف میں چند نشانوں کا مجموعہ تھا اس خادم کی سعادت۔ دستگیری عارف شاہ کی حاجت براری تصرف وحکومت ستر حال جو کچھ ہوا وہ عارف شاہ صاحب کے عمل سے ہوا سبحان اللہ والله ہزاروں واقعات چشم دیدہ ہیں فقیر نے التزام کیا ہے کہ باب میں ایک دو واقعہ سے زیادہ نقل نہوں ورنہ یہ باب بہت وسیع ہے حضور کو مخلوق کی کار براری میں لطف آتا تھا بیان سے باہر ہے دعا تعویذ عمل سفارش حکم ہر صد ہا طریقوں سے خادم پروری تھی۔

ادب پانزدہم مساکین پر رحم

کتنے غربا خدام تھے جن کی کفالت حضور اقدس قدس سرہٗ خود فرماتے اور پھر بھی یہ شان سے کہ کسی کو معلوم نہ ہو غربا خدام کے مکانوں پر قیام فرماتے مریدین اہل حاجات حاضر ہوتے نذر و ہدیہ پیش کرتے وہ سب ان گھر والوں کا حصہ تھا بہت سے غربا کی تنخواہیں مقرر تھیں جو ایک پردہ سے ان تک پہنچتیں غربا و محتاجیں کی خود معاونت فرماتے دوسروں کو حکم ہوتا کہ ان کی مدد کریں۔

ادب شانزدہم سخی ہونا

یہ لازمہ سیادت خاصہ شان فقر ہے اور حضور کا ارشاد باقی کبھی کوئی سائل محروم نہ جاتا اور حاجت ضرورت وسوال سے زیادہ پاتا علاوہ سائلین حضار مجلس بخشش عام سے حصہ پاتے کبھی کوئی شخص دربار سے خالی ہاتھ نہ اٹھتا بعضوں کو تحائف و ہدایا کے طور پر بسیار مسرت

ہوتیں بسبب مفلسی خدام کی پرورش ضروری اور اُن کے حال کا اظہار بھی پسند نہیں اُن کی ضرورت کی چیزیں خراب و خستہ پسند فرمالیتے اور نئی اور عمدہ اُن کو عطا فرما دیتے کہ اس نمونہ کی ہمکو مدت سے تلاش تھی یہ ہمکو بہت پسند ہے کسی سے لوٹا کسی کا پاندان کسی کا صندوق وغیرہ لے لیا جاتا اور فوراً عمدہ نیا سامان عطا ہوتا پھر بعد مبادلہ وہ اُس کی چیز بھی اُسی کو مرحمت ہو جاتی کہ ہمارے پاس اور آگئی اب ضرورت نہیں کپڑے لحاف توشک چادر اتفاقاً ہفتہ بھر آپ کے پاس رہجاتا ہوگا ورنہ صبح سے شام تک اہل حاجات کا پہنچتا اور حضور کی بخشش بیدریغ برابر جاری رہتی ہر وقت ایک دریائے کرم رواں تھا ارشاد فرماتے کہ بخیل کی صحبت سے اجتناب چاہیئے اور ان سے بچنے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اُن پر کوئی مالی فرمایش کی جائے وہ خود دوبارہ حاضر نہ ہوں گے۔ ایک سوداگر نے عمدہ گھڑی نذر کی صاحبزادہ صاحب نے پسند کی اور چاہا کسی دوسرے وقت مانگ لونگا شام کو حضور سے دریافت کیا گھڑی کہاں ہے فرمایا وہ دیدی تم نے اُسی وقت کیوں نہ لی کبھی کسی چیز کو جمع نہ فرماتے جو پہنچا صرف ہو گیا۔

ادب ہفدہم بخل سے بچنا

ہر شیٔ اُس کے مستحق سے روکنا بخل اور مستحق کو دینا سخاوت اور بلا استحقاق دینا ایثار و کرم ہے حضور کے دربار میں ایثار و کرم کے دریا بہتے تھے یہاں بخل کا کیا مذکور سوال کبھی رد ہوتا ہی نہ تھا جب تک شریعت نہ روک دے ایک خدا کا ولی خدا کے مال کو خدا کی مخلوق سے کب روک سکتا ہے ارشاد فرماتے ذریت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کم سے کم سخاوت و مہمان نوازی و خلق محمدی ضرور ہوگا۔

ادب ہیژدہم ہر کام میں اولوالعزم ہونا

حضور اقدس جب کسی کام کا قصد فرماتے تو کوئی چیز آپ کو روک نہ سکتی تھی ناکامی کا خیال ہی نہ آتا اور اسی عزم بالجزم کا اثر ہوتا کہ دشوار سے دشوار کام نہایت سہل و آسان ہو جاتا

ادب نوز دہم لغویات اور فضول سے بچنا

حضور اقدس سرہ کے دربار میں لغویات کو بار نہ تھا جس سے بچنے کی ضرورت ہوتی البتہ خدام کو فضولیات سے روکتے خود اس عاجز پر گذرا ہوا واقعہ ہے میرے چھوٹے بھائی کی شادی ایسے وقت قرار پاگئی کہ سامان نہ تھا اور مہلت بہت کم تھی مجبوراً قرض لینے کی ضرورت پڑی تدبیر کی گئی اور ایک ساہوکار سے شرائط معاملہ طے ہوگئیں تکمیل رجسٹری کے جانے کے وقت خادم نے حضور سے عرض حال کیا ارشاد فرمایا قرضہ اچھا نہیں ایسے کاموں میں نقصان ہوتا ہے بہتر ہوتا کہ قرضہ نہ لیا جاتا خادم نے تمام مشکلات صورت حال اپنا مجبور ہونا مفصل عرض کیا فرمایا اچھا ہو اور محکمہ رجسٹری تک پہنچا بعض شرائط میں ساہوکار نے سختی کی اور معاملہ نا مکمل رہ گیا۔ دوسرے روز اور شخص کو آمادہ کیا اور گفتگو ختم کر کے پھر بوقت بازنے رجسٹری کے حضور سے اطلاع کی فرمایا اچھا ہو آج وہی نوبت پہنچی اور معاملہ نہ ہوا صرف ایک روز شادی کا رہ گیا شب کو خادم نے بکمال عجز اپنی پریشانی اور بے اختیاری کا حال عرض کیا فرمایا دل نہیں چاہتا کہ فضول اسرافات کے لئے قرض ہو وجوہ مجبوری عرض کئے فرمایا خیر کل لے آنا تیسرے روز روپیہ مل گیا لیکن اس قرضہ سے سخت نقصان پہنچا۔

ادب بستم ہر کام میں وسط اختیار کرنا

یہ عادت کریمہ تھی ہر معاملہ میں حضور اقدس ایک سہل اور نرم وسط تدبیر ارشاد فرماتے سالک کو کچھ بھی دشواری نہ ہوتی کبھی کسی شخص کو کوئی کام فوق الطاقت نہ بتایا جاتا اپنے تمام کاموں میں یہی روش مسلوک تھی۔

ادب بست ویکم خدا کے واسطے محبت

بیشک بسبب خلق عام ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ حضور کو مجھ سے خاص محبت ہے لیکن راز آشنا خوب جانتے ہیں کہ حضور کی شفقت و رحمت مخلوق پر صرف اسی نسبت سے تھی کہ وہ خدا کے مخلوق ہیں خدام و صلحا و علما و اہل قرابت سب پر نظر رحمت تھی لیکن غور سے صاف معلوم ہوتا

کہ آپ کسی شخص سے ذاتی لگاؤ نہیں رکھتے جب کسی سے کوئی تجاوز حدود شرعیہ سے ملاحظہ فرماتے کیسا ہی محبوب ہوتا فوراً معاتب ہو جاتا۔

ادب بست و دوم خدا کے واسطے عداوت رکھنا

اگرچہ منافقین و بد مذہب فاسق الاعمال دربار میں حاضر ہوتے تھے اور اپنے مرو ضرورت میں کامیاب بھی ہو جاتے لیکن صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ لگاؤ اور نظر پرورش جو ایک مخلص پاک اعتقاد صالح پر حضور کی ہوتی وہ مفقود ہے جلد سے جلد یہ رخصت کیے جاتے خدام سے ارشاد فرماتے کہ معاملات دنیاوی میں ہم نہیں روکتے لیکن کسی بد مذہب سے دوستی بری بات اور حرام ہے ان لوگوں کی مجالس مذہبی اور خاص صحبتوں میں ہرگز شرکت نہ کرو کہ یہ کم از کم مورث مداہنت اور سستی اعتقاد ہے۔

ادب بست و سوم امر بالمعروف ادب بست و چہارم نہی عن المنکر

امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں حضور اقدس کبھی کسی مخلوق کا لحاظ و پاس نہ فرماتے عام طور پر خدام کو اوامر کی تعمیل اور نواہی سے احتراز و بدعات سے اجتناب کی ہدایت فرماتے حضور اقدس قدس سرہ کی علاتی ہمشیرہ نواب سید نور الدین حسین خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ رئیس اعظم بڑودہ کی زوجہ تھیں نواب صاحب مرحوم کا تمام خاندان حضرت شاہ نظام الدین صاحب فخری دہلوی قدس سرہ کا مرید تھا ایک بار حضرت ... صاحب اپنے موقع پر بڑودہ پہنچے کہ ہمارے حضرت بھی تشریف فرما تھے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسب دستور محل سرائے زنانہ میں تشریف لے گئے اور سب بیگمات نذریں لیکر حاضر ہوئیں حضور اقدس قدس سرہ سے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے دریافت کیا کہ میں بھی جا کر نذر دکھاؤں حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ تم ہرگز نہ جاؤ ہم ذمہ دار ہیں شاہ صاحب خفا نہ ہوں گے تھوڑی دیر میں حضور اقدس حضرت شاہ صاحب سے ملے اور اثنائے تقریر میں فرمایا کہ نواب سید نور الدین حسین خاں صاحب کی بی بی میری بہن ہیں وہ خود نذر دکھانے سے معذور ہیں میں نذر لایا ہوں شاہ صاحب

قدس سرہ نے اول حال قرابت مفصل پوچھا پھر بکمال معذرت فرمایا کہ میں خود [illegible]
بیزار ہوں کیا کروں یہ لوگ نہیں مانتے ہیں آپ کے خاندان [illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] خوش وقت ہوں تو بہار بیگم صاحبہ [illegible] ان لوگوں کی سرکوبی [illegible] خیال احترام
عزت آپ کے خاندان کے ہمیشہ کو معاف کرتا ہوں اور [illegible]
و پرواہ کرنے نہ جاؤں گا۔

ادب بست و پنجم نرمی سے بات کرنا ادب بست و ششم [illegible]

[illegible] صفات کمال کا ظہور دو اضافہ ایک زمانہ سے حضور اقدس قدس [illegible]
کلام کچھ ایسا پیارا اور لطیف تھا کہ ہر شخص گرویدہ تھا خشونت اور [illegible]
[illegible] خوئی فطری عادت حضور اقدس کی تھی ارشاد فرماتے ہم مسلمان ہیں امت محمدی
ہیں ذریت آل ہیں پیغمبر کا دنیا میں ہیں بھلا سختی و تند خوئی ہم [illegible]

ادب بست و ہفتم دینی امور میں مضبوط ہونا

معاملات میں حضور اقدس قدس سرہ کبھی کسی کی رعایت نہ فرماتے احکام شرعی کی تاکید
فرماتے۔ ہر مسئلہ میں محققین حنفیہ کا مسلک اختیار فرماتے۔

ادب بست و ہشتم ترک نزاع دنیوی کرنا

تقسیم جائیداد میں جو جزو حضور اقدس کو ملا انتظام و وصول ونالشات کے خیال سے آپ نے
اس کا ٹھیکہ دیدیا اور ایک تھوڑی سی رقم مقرر فرمالی مکان موروثی کے حصہ سے دست بردار
ہوگئے فرمایا ہمارے قیام کو خانقاہ و درگاہ تعلقے کافی ہے وہ جو مکان کے واسطے حضرت
اقدس قدس سرہ کے عم معظم رحمۃ اللہ علیہ نے دی تھی وہ بھی آپ نے مرض میں [illegible] کی
آپ نے کسی جگہ کوئی مکان اپنے واسطے نہ بنایا ہمیشہ دیکھا ہے [illegible]
اقدس کے نقصان پہنچانے [illegible] کھلی چھپی کوشش کرتے تھے آپ کے پاس [illegible]
[illegible]

شکایت ہی نہیں اگر اُن کے امثال نے یاد بھی دلایا فرمایا خیر اُس وقت ہم سے خفا ہو گئے
ہوں گے کبھی فرماتے پھر اُن کی حرکات سے ہمکو کیا نقصان پہنچا خود اُن کی اپنی ناکامی اور
مخلوق کے انکار سے ندامت اور تکلیف ہوئی پھر شکایت کا کیا موقع ہے۔

ادب بست و نہم خوش خو ہونا

حضور اقدس قدس سرہ اعلےٰ درجہ کے خوش خو اور خوش خلق تھے چھوٹے بچوں کو بکمال
محبت و شفقت پاس بلاتے سر پر ہاتھ پھیرتے کچھ چیز مرحمت فرماتے اُن کی باتیں
سنتے خوش ہوتے جوانوں پر عنایت بوڑھوں کا وقار فرماتے اور یہی خدام کو ہدایت ہوتی

ادب سیم نیک خصال ہونا

خصال خوب کا کیا پوچھنا آخر اچھائی بڑائی آپ ہی کے اکابر کی پسند و ناپسند کی
نسبت سے ہے تمام صفات کمال ذات مبارک میں جمع تھیں جس صفت پر غور
کیجئے سراپا شریعت محمدیہ علے صاحبہا الف الف سلام و تحیہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی
طریقت و معرفت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی تھیں بعض صفات حسن کا ان شاء اللہ
تعالےٰ آیندہ تذکرہ ہوگا۔

ادب سی و یکم احوال کا چھپانا ادب سی و دوم معائب کا پردہ کرنا

یہ گذارش ہو چکا ہے کہ حضور اقدس قدس سرہ کو ستر و اخفائے حال میں حسب روش
خاندان خاص اہتمام تھا لیکن ادا شناس نگاہوں اور کثرت واقعات نے اس
راز کو افشا کر دیا تھا۔ حضور اقدس کبھی کوئی دعوےٰ نہ فرماتے جب کوئی خادم آپ کے
کسی تصرف کا ذکر کرتا فرماتے تمہارا خیال ہے کبھی بزرگوں کی توجہ کبھی کسی دعا و عمل کا
اثر کبھی کسی تدبیر و دوا کی تاثیر جب کوئی گنجائش تاویل نہ ہوتی مرید کے خلوص کے
اثر وغیرہ وغیرہ پر محمول فرما دیتے۔ اکتالیس برس حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے
زیر تربیت رہنا اور پھر تمام معمولات حضور کو منظر عشق و محبت دیکھنا اسی شان کا

متقتضی تھا لیکن آخر عہد میں جس طرح حضور خاتم الاکابر قدس سرہ سے حالت بے اختیاری میں خرق ظاہر ہو جاتے تھے اور حضور کسی واقعہ کی خبر یا حکم دیتے تھے یہاں بھی وہی جلوہ تھا کسی وقت کوئی بات بے پردہ بھی ہو جاتی اگرچہ دوسرے وقت اس کا پردہ کیا جاتا دونوں حالتوں کی ایک ایک مثال سنئے اپنی دیکھی ہوئی عرض کرونگا ۱۳۹۷ ہجری میں یہ خادم ہمرکاب حضور دہلی گیا حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مقیم ہوئے اور اس خادم کو ایک فہرست اشیا جو عرس حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے واسطے درکار تھیں مع چند فرمائشات بعض احباب اہل قرابت مرحمت فرما کر حکم خریداری ملا خادم نے سب فرمائشات خرید کرکے قصد حاضری کیا راہ میں مخدومی نواب محمد عبد الرحمٰن خاں صاحب نقشبندی مرحوم سے جو ایک عرصہ دراز سے خدمت اکثر اکابر سے فیضیاب تھے ملاقات ہوئی عند السوال خادم نے عرض کیا کہ خطائے غیر حاضری قابل معافی ہے یہ خادم حضور مرشدی قدس سرہ کی خدمت اقدس میں جاتا ہے نواب صاحب مرحوم نے بکمال اشتیاق فرمایا کہ ہم مدت سے شہرہ کمال حضور اقدس سن رہے ہیں چلو ہم بھی باریاب سلام ہوں فقیر عاجز بمعیت نواب صاحب مرحوم مع اسباب خدمت حضور اقدس میں پہنچا خادم نے تقریب کی اور نواب صاحب مرحوم بعد قدمبوسی و مصافحہ سر جھکا کر خاموش بیٹھ گئے حضور نے معمولی طور پر نواب صاحب کی مزاج پرسی کی اور اس خادم سے فہرست اشیاء طلب فرما کر تمام سامان کا ملاحظہ شروع فرمایا اور اسی کے متعلق دیر تک دریافت فرماتے رہے یہ عاجز چاہتا تھا کاش حضور یہ مکالمہ ختم فرما کر بجائے اس کے کچھ بیان حقائق و معارف سلوک یا کوئی مسئلہ تصوف ارشاد فرمائیں واللہ یہ اضطراب خواہش فقیر حضور پر ظاہر تھی اور ایک شان تبسم کے ساتھ غیر معتقد رہے تا وہم اس قصہ کو ختم کرنا چاہتا تھا حضور طول دیتے تھے آخر وہ جلسہ اسی مکالمہ میں ختم ہو گیا اور یہ عاجز بمعیت نواب صاحب مرحوم آتا تھا خیال تھا کہ اگرچہ بکمال تہذیب نواب صاحب مرحوم نے کچھ بھی نہ کہا تاہم نقل لبیت کا کیا موقعہ

ہے لیکن نواب صاحب مرحوم کچھ ایسے مست و سرشار بیٹھے کہ دور تک فقیر سے کچھ کلام
نہ کیا ایک ساعت دراز کے بعد مخاطب ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ آج بعد مدت ایک
آفتاب درخشاں اور سلطان جہاں کو دیکھا یہی وہ حضرات ہیں جو باعث قیام سماوات و
ارض ہیں نور اللہ باوجود اس کے کہ حضور نے بطور معمول مجھ پر نظر التفات بھی نہ کی لیکن صرف
میری گستاخی تجسس پردہ تجلی عارفانہ ڈالی تھی کہ ہنوز میرے حواس درست نہیں ہیں
یہی وہ حضرات ہیں جن کی خدمت میں ہر وقت خبردار رہنا چاہیئے۔ شب کو فوائد متفرقہ
کے بیان میں حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ روش فقیر کے خلاف ہے کسی نئے
آنے والے کی خاطر اپنے بیان و تقریر کا بدل دینا اور یہ صرف اس خادم کی تسکین اور
ازالہ شبہ کے واسطے فرمایا گیا۔ **دوسری مثال** اس خادم کے ایک پیر بھائی تحصیلدار
ضلع میرٹھ میں ملازم تھے ان پر ایک مقدمہ فوجداری چلا وہ نہایت پریشان ہوکر اس
عاجز کے پاس پہنچے یہ خادم ان کے ہمراہ ہوکر علی گڑھ دولت خانہ خان صاحب
محمد عبدالرشید خاں صاحب مرحوم پر خدمت اقدس حضور قدس سرہ میں حاضر ہوا
وقت بعد مغرب تھا حضور پلنگ پر لیٹے ہیں خادم نے بعد دریافت کیفیت مزاج
سامی مختصر احوال پریشانی اپنے دوست کا عرض کیا ابھی پورا عرض نہ کر چکا تھا کہ حضور
لیٹے سے اٹھ بیٹھے اور بحال جلال فرمایا کہ تم لوگوں کو جس وقت کوئی حکومت ظاہری
مل جاتی ہے خدا کو بھول جاتے ہو اور غربا پر سخت ظلم کرتے ہو جب خدا پکڑتا ہے اس وقت فقرا
کے پاس دوڑتے ہو کیا یہ لوگ خدا کے پکڑے ہوئے کو بچا سکتے ہیں کیا یہ کچھ زبان ہلا سکتے
ہیں اس معاملہ میں حکم ہوچکا ظالم کو قید ہوگئی اب کیا کہتے ہو فقیر یہ حکم خلاف معمول سنکر
اور وہ شان جلال دیکھکر حیران تھا اور ان بیچارہ پر قیامت گذر گئی دوسرے وقت تنہا خادم
حاضر ہوا اور عرض حال کیا اب شان ہی دوسری تھی فرمایا دعا کریں گے خدا انجام بخیر فرمائے
بہت افسوس ہے کہ اس نے غریبوں پر سخت ظلم کیا اور حکم سزا ہوگیا مجبوری ہے نتیجہ یہی ہوا

کہ باوجود بڑی کوشش وصرف کے اُن کو منزا ہوگئے۔

ادب سی وسوم طریقہ توحید پرسلوک

حضور اقدس قدس سرہ کا توحید میں مشرب وحدت وجود تھا اور یہی تمام خانوادہ عالیہ کا مشرب ہے لیکن فرماتے یہ مسئلہ حالی ہے قالی نہیں بطور قال مسلک اہل وحدت شہودیہ خوب بیان ہوسکتا ہے کیا خوب فرمایا ہے ؎

موحد ہے تو اتحادی ہے ملحد ٭ ٭ نہ سب تو ہی تو ہے کہ بس تو ہی تو ہے

حضور اقدس قدس سرہ کی ہر حال و ہر مقام میں نظر مسبب پر ہوتی کبھی سبب کو نہ دیکھتے حاضرین مجلس سے بلند باتوں اور کشف خواطر سے سخت نفرت فرماتے ارشاد ہوتا یہ نقصان سالک ہے اپنا کام چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف متوجہ ہونا نقصان ہے پھر تجسس اور افشائے راز کرنا روش فقرا میں اس کو غیبت کہتے ہیں۔ ہاں اتفاقیہ عارف کی نظر پڑجاتی ہے ایسا کہ اس سے کوئی راز مخفی نہیں بشرط ضرورت ہدایت نہ بغرض اظہار کمال کسی دوسرے کے خطاب سے وہ رفع وسوسہ کسی طالب کا کردیتا ہے اور یہی روش ہمارے اکابر قدست اسرارہم کی تھی یہ حضرات باوجود اطلاع چشم پوشی فرماتے اور دوسرے طریقوں سے رفع خواطر یا سالک کو تنبیہ فرما دیتے بشتر بصورت تذکرہ عام فوائد کبھی کسی بزرگ کے قصہ کے پیرایہ میں کبھی کسی کتاب کو دکھا کر کبھی حاقہ میں بجا کر ہدایت فرماتے اخص رازدار خدام کو خصوصیت سے بھی تنبیہ ہوجاتی۔

حضور اقدس کے دربار میں یہ صورتیں۔ دفعتہ پیش آتیں کچھ بیان ہورہا ہے بعض حاضرین سکتہ کے عالم میں خاموش ہیں کہ یہ ہمارا قصہ ہے بعضے صرف ایک تذکرہ سمجھ رہے ہیں اور محظوظ ہیں بعض سرشناس مست و بیخود ہیں اور حقایق کلام میں غور کر رہے ہیں

ادب سی و چہارم اختیار ترک کرنا

حضور اقدس اپنے معاملات میں کبھی خواہش نہ رکھتے اور مریدین میں بھی حقیقی پیدا کرتے نہیں

خدام غلام پر تھا جو باوجود اشد ضرورت اپنے معاملات بطور درخواست حضور میں پیش کرتے صرف وقت استفسار مختصر حال عرض کر دیتے اور منتظر حکم رہتے اور بجا حکم الٰہی نہ تھا اور اسباب ظاہر سے زیادہ اہتمام سے کام نہ لیتے ان خدام کے کان ہزاروں اسرار سن چکے ہیں ان کے سینے رازوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کی زبانیں بند ہیں ہر چند چاہیں کچھ کہیں لیکن حکم نہیں پاتے معاملات میں ظاہری کوشش صرف زبان بندی مخلوق اور ستر حال اور ادائے حقوق شرعیہ کے سبب سے ہوتی ورنہ ہر کام میں رضائے خالق مطلوب تھی بیاض اسراریہ میں ارقام فرماتے ہیں۔ مرید اور دو جہان خواستی و بایستی نباشد ہر کہ او را خواست و بایست باشد او طالب ہواست نہ مرید مشائخ فرمودہ اند کہ مرید پیش شیخ ہمچو مردہ میں ید الغسال باشد بطوریکہ خواہد او را متحرک گرداند سزاوار مریدان است کہ آنچہ شیخش نسبت او خواہد او جز آں نخواہد ورنہ او را مرید نخوانند و اطلاق اسم مرید بر او صحیح نباشد۔

ادب سی و پنجم قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔

مکتوب شریف میں جو بنام اس گمنام کے صادر ہوا ارقام فرماتے ہیں۔

اس سال سفر حج میں ہمارے خاص اعزا تھے حضرت پھوپی صاحبہ خالہ صاحبہ ہمشیرہ یہ سب اسی سفر میں مقامات متبرکہ میں انتقال کر گئیں رضینا بقضاء اللہ تعالیٰ اب ہم یکہ و تنہا ہیں بڑا سفر در پیش ہے دعا کرو کہ انجام بخیر ہو۔

ادب سی و ششم محبت شیخ طریقہ میں مستغرق ہونا۔ ادب سی و ہفتم ہمیشہ اس کی جانب متوجہ رہنا۔ ادب سی و ہشتم ہر کام میں شیخ کو ساتھ دیکھنا

ادب سی و نہم ہر حال میں اس کو پیش نظر رکھنا

حضور اقدس قدس سرہ کو شیخ کی محبت و تعظیم (بلکہ شیخ کے ہر منتسب سے محبت اور تمام

خانوادہ سے اسی نسبت سے خصوصیت تھی اشیخ کا اتباع پشیخ کی حضوری دربار شیخ کی معیت شیخ میں فنائیت مطلقہ حاصل تھی۔ صورت میں وہی شان تھی۔ سیرت کا وہی حال تھا۔ رفتار میں وہی چلن تھا۔ گفتار میں وہی لہجہ تھا لباس میں وہی وضع تھی معاملات میں وہی ڈھنگ تھا۔ عبادات میں وہی رنگ تھا دوپہر کا قیلولہ شب کی استراحت گویا خاص اوقات حضوری دربار تھے تمام معاملات میں ہدایات ملتیں۔ تمام خطرات پر حضور مطلع کئے جاتے۔ ہزاروں بار کا دیکھا ہوا واقعہ ہے کہ طبیعت مبارک کسلمند ہے مرض کا اشتداد ہے غذا متروک ہے ضعف شدید عارض ہے طاقت نشست و برخاست نہیں ہے لیکن حضار میں کسی نے تذکرہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ شروع کر دیا بس ایک طاقت و توانائی جسم اطہر میں آگئی اٹھ بیٹھے حالات سن رہے ہیں اور نہایت خوش و بشاش ہیں بعض لطایف کو سمجھا رہے ہیں۔ سبحان اللہ ایسی فنائیت و محویت مرشد کے ساتھ کہیں دیکھی نہ سنی۔ جن لوگوں سے حضور خاتم الاکابر رحمتہ اللہ علیہ جیسا معاملہ فرماتے بس وہی روش حضور جاری رکھتے۔

ادب چہلم دوسروں کی طرف سے بالکل غافل ہو جانا

اکثر ارشاد فرماتے کہ حضور سرکار محبوبیت قدس سرہ العزیز پھر اکابر خاندان مارہرہ قدست اسرارہم بس یہی ہیں ان کا متوسل جب کہیں اور جائے گا پریشان ہوگا۔ حضور شیخ اکبر امام الطریقہ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں لن یفلح المراۃ بین الزوجین والطالب بین الشیخین ایک عورت نہ دو شوہروں کی جورو ہو سکتی ہے نہ ایک طالب دو شیخوں کا مرید راہ سلوک میں اول و آخر مسئلہ اعتقاد شیخ طریقہ کا ہے جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں جو ایک دروازہ کا مردود ہے اُس کی راہ مسدود ہے ہمارے گھر میں کونسی نعمت نہیں جو کسی دوسرے دروازہ پر جائیں اور سائل ہوں۔

باغ و راغ صاحب سرو حضور است ✽ ✽ ✽ شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است ۵

بعض ہمارے منتسبان نے دوسری جگہ بھی بیعت کی طرح طرح کی تکالیف اور مشکلات میں مبتلا ہوگئے کہنے لگے فلاں نے بددعا کی عمل پڑھا حاشا کہ ہمکو اس کا خیال بھی آیا ہو لیکن کیا کیجئے اس خاندان برکاتیہ کے بعض متاخرین بھی قدم بقدم حضور غوثیت رضی اللہ عنہ ہیں وہ گوارہ ہی نہیں فرماتے کہ اُن کے منتسب حقیر و ذلیل ہوں جو اس خاندان کی توہین کریگا فوراً ذلیل ہوگا ہم تو پشتوں سے قادری ہیں اور اسی نسبت پر فخر کرتے ہیں ہم کو دعوے ہے کم از کم اس خاندان کے منتسب میں دو باتیں ضرور ہوں گی اگرچہ بالکل طریقہ سے ناواقف ہو اور عمل سے خالی ہو اولاً کسی دوسرے خاندان کے فقیر کے ہاتھ سے صدمہ نہ اٹھائے گا دوسرے عمر بھر کسی حال میں رہا ہو انشاء اللہ تعالے وقت آخر توبہ و ندامت پر مریگا کہ سرکار بہت عالی ہے ۔

ادب جمیل و بکم کسی دوسرے سے استفادہ قطع کر دینا

خود حضور بڑے غیور تھے اور غیرت کو نہایت پسند فرماتے تھے اس خادم نے ایک رسالہ مطبوعہ میں سند تسبیح حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ دیکھکر شوق حصول سند قصد لکھنؤ کیا اور حضرت مولانا مرحوم کے دروازہ پر پہنچکر خیال آیا کہ یہ غیر سے سوال ہے فوراً واپس ہوا اور حاضر حضور ہوکر عرض حال کیا نہایت خوش ہوکر فرمایا کہ اجازت تسبیح لانے میں کچھ نقصان نہ تھا لیکن بہتر ہوا اپنے گھر میں موجود ہے پھر اپنی تسبیح مبارک موسند مرحمت فرمائی والحمد للہ علی ذالک ۔

یہ خادم الہ آباد میں ہے اور حضور اقدس قدس سرہ بڑودہ میں تشریف فرما ہیں اتفاقاً مجھکو خیال ملاقات حضرت دریا شاہ صاحب مجذوب جو وہاں کے صاحب خدمت مشہور تھے پیدا ہوا چند بار اُن کے قیام گاہ پر گیا لیکن وہ نہ ملے حضور اقدس کا غرت فرنامہ صادر ہوا ارقام تھا کہ جب مجذوب تم سے ملنا نہیں چاہتا تم کیوں جاتے ہو اس میں یہ بھی تحریر تھی کہ قرب بعد حضور غیبت کو یہاں دخل نہیں ہم ہر جگہ اپنے خدام کے نگراں ہیں ۔ سبحان اللہ

ادب چہل و دوم اعتقاداً عملاً طلباً غیرۃً محبتاً شیخ میں فانی مطلق ہو جانا

یہ شان دیکھا ہے کہ حضور اقدس قدس سرہ کو ہر شان شیخ میں فنائیت مطلقہ حاصل تھی جس
شخص یہاں تک کہ جس چیز کو حضور شیخ سے نسبت تھی وہ بھی محبوب تھی یہاں تک کہ خدام حضور
خاتم الاکابر قدس سرہ بہ نہایت عزت و احترام حضور کے پاس رہتے سفر میں بھی آن کو جدا نہ فرماتے
کہ شاید صاحبزادہ آن سے کچھ کام لیں اور آن کو تکلیف ہو ان کے تمام کاموں میں اور ضرورتوں
میں معاونت فرماتے آن کی خدمت صرف یہی تھی کہ وہ استراحت حضور اقدس کے وقت
میں ذکر حضور خاتم الاکابر قدس سرہ سنایں سوائے آن حضرات کے جو حضور قبلہ عیسیٰ و جمال
حضور شاہ آل احمد اچھے میاں قدس سرہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ سے فیضیاب تھے کسی بزرگ
سے استفادہ کی اجازت مرحمت نہ ہوتی۔ بیاض اسراریہ میں ارقام فرماتے ہیں
مرید خود را اگر از دیگر یا شیخ دیگر شنیدہ و یا مریدان شیخ دیگر صحبت آنکہ ممکن است کہ ہوا
این مرید مخالف آن یک باشد و بر مشایخ لازم کہ مخالف ہوا است [illegible] چوں امر شیخ دیگر
موافق ہوائے خود یابد بضرورت میل کند و این میل پیش این طائفہ [illegible] است و این
ارتداد بحکم طریقت صورت [illegible] قطعیت است چوں میل بشیخ دیگر کند [illegible] از نظر ساقط
شود و این شیخ دیگر نیز خلاف ہوائے او امر کند باز بشیخ خود رجوع کند [illegible] مرشد کہ صادق
بود ہم است پس بقصود مثل مشایع کہ از اینجا راندہ و از انجا ماندہ شود [illegible] بیکار سرگرداں گردد
ذھب عم الذاھبین الی سجین الطبیعۃ والجہالۃ نعوذ باللہ [illegible] من ھٰذہ
الفتنۃ والخذلان

ادب چہل و سوم ہمیشہ مشتاق رہنا

[illegible] باہتمام تمام وضو و خلوت و استراحت و قیلولہ الظاہر [illegible] لیکن
[illegible] خاص [illegible] کہ وقت حاضری دربار حضور خاتم الاکابر قدس سرہ بعض خدام
[illegible] کہ حضور فلاں معاملہ میں سرکار [illegible] تک [illegible]

پہنچادیں جس روز کسی وجہ سے موقعہ قیلولہ نہ ملتا شکل قبض پیدا ہوتی طبیعت بے چین ہے کسی پہلو آرام نہیں جب تک دوسرے وقت حضوری نہ ہو۔

ادب چہل و چارم عشق کامل

محبت کی یہ کیفیت تھی کہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے خدام کو اپنے سے پہلے کھانا کھلاتے اور اس لطف و شفقت سے پیش آتے گویا ناز پروردہ بیٹے ہیں اُن کے تمام متعلقین کے معارف مرحمت فرماتے حضور کے مریدین سے بکمال مہربانی مساویانہ برتاؤ فرماتے اُن کی حاجت براری اپنے خدام سے مقدم فرماتے اور ہر حال میں اُن کی پرسش رعایت مدنظر رکھتے۔

حضور خاتم الاکابر قدس سرہٗ کے قریب زمانہ وفات میں ایک بزرگ ولایتی سید محمد شاہ خلیفہ اخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدایوں خدمت حضور اقدس میں پہنچے اور عرض کیا کہ ایک عقدہ مشکل کے حل کے واسطے حضور مرشد نے حکم حاضری مارہرہ ملا لہذا وہاں پہنچکر حضور کے عم معظم رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور حال گذارش کیا آپ نے ارشاد فرمایا اُنکی خدمت میں تم پہنچے گئے ہو وہ بدایوں تشریف رکھتے ہیں ایک جوڑہ کپڑے اور کچھ زر نقد مرحمت فرماکر مجھکو بدایوں کو روانہ کردیا ہے حضور اقدس نے اُنکو کمال عزت و حرمت سے اور اس خادم کو اُن کی خدمت پہ مامور فرمایا۔ افسوس یہ راز نہ کھلا کہ وہ عقدہ کیا تھا اور کیونکر حل ہوا کچھ اس طرح خلوت خاص میں باتیں ہوتی تھیں کہ دوسرے کو یاد نہ تھا ایک روز خادم عاجز سے فرمایا کہ ایک گراں بہا نعمت تیرے واسطے پہنچی ہے ایک جوڑہ کپڑے ولایتی صاحب کے واسطے نئے تیار کراکے فوراً حاضر لا خادم نے بعجلت تمام تعمیل حکم کی ولایتی صاحب کے روبرو کپڑے رکھکر فرمایا یہ ہمارا خادم ہے آپ اپنا ملبوس بطور تبرک اس کو دیدیجئے اور یہ کپڑے آپ پہن لیجیے وہ جوڑا اس خادم کو عطا ہوا ارشاد فرمایا جانتے ہو یہ کیا چیز ہے یہ حضور جد ی کا مرشدی قدس سرہٗ کے پہنے ہوئے کپڑے

ہیں شکرانہ ادا کرو کہ ایسی نعمت گھر بیٹھے مل گئی والحمد للہ علی ذالک۔

ادب چہل و پنجم خلق سے اعراض

گذارش ہو چکا ہے کہ حضور اقدس قدس سرہ اخلق کے افعال و اقوال سے کبھی متاثر نہ ہوتے اور ہمیشہ نظر عفو و رحمت سے دیکھتے مخالفین کے افعال کی بھی طرح طرح سے تاویلیں اور عذر فرما دیتے انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ بعض واقعات اس کے متعلق معروض ہوں گے

ادب چہل و ششم حضور قلب مع اللہ

صفحہ ۷ کتاب سراج العوارف فی الوصایا والمعارف پر ارقام فرماتے ہیں مدام بیاد الٰہی مشغول باشند و از خدا بجز خدا طلب نکنند چوں خدا را یافتند ہمہ اشیاء را یافتند چہ ماسوے اللہ چیزے نیست ہرچہ ہست ہمہ او ہست یعنی ہمہ اوست الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل یک لحظہ از یاد او تعالےٰ غافل نباشند و می غفلت را بار ندہند و جود را فرصت ندہند تا کہ فرصت نیابند۔

ادب چہل و ہفتم محبت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم

شریعت یا طریقت عرفا کو کسی وجہ سے محبوب ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دربار تک رسائی کے رستہ ہیں حضور اقدس قدس سرہ کا فرمانا عمل یہی سنت تھا آخر عہد میں بسبب ضعف اکثر ادعیہ خاندانی کا ورد ترک فرما دیا تھا صرف چند درود کے صیغے تھے جو کبھی کسی حال میں ترک نہ ہوتے چند صیغ درود کے اور شجرہ قادریہ و چشتیہ جمع فرما کر چھپوا دیئے حکم تھا کہ اگر شامت اعمال سے کچھ نہ ہو سکے تو ان کو پڑھ لیا کرو کثرت مشغولیت کے خیال سے اپنے خدام کے سوا تمام سوائل زمانہ کو ان درود شریف کی اجازت مرحمت فرمائی ارشاد فرماتے کہ درود شریف تمام دعاؤں کی روح ہے بغیر اس کے کوئی عبادت کامل نہیں ہوتی اس محبت کے نتائج کا پتہ زیارت سے ہی اس امر سے ہوتا ہے کہ سرکار رسالت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا کیا انعام مرحمت ہوئے دعا فرمایئے اگر حیات مستعار

باقی ہیں اُن مقاماتِ شریفہ کی زیارت بھی آپ حضرات کو نصیب ہو جاتی ہے فقیر عاجز نے ارادہ کیا تھا کہ جمع کرنے میں صرف اسقدر تصرف ہو کہ وہ مضامین جو مختلف جگہوں میں ہیں ابواب قائم ہو کر ایک جگہ آجائیں باقی عبارت سامی بدستور اور عند الضرورت معہ ترجمہ ہو گئی۔

ادب چہل و ششم جو ظاہر شریعت کے خلاف ہو اُس سے بچنا

حضور اقدس قدس سرہ کو عبادات معاملات عادات میں اتباعِ سنت کا ہمیشہ التزام تھا یہاں تک کہ اگر بعض ناواقف خدام کوئی سوال خلاف شریعت کرتے باوجود خلقِ عام مزاج اقدس پر سخت گراں آتا اور اکثر اوقات اُس کا ایک عرصہ تک اثر رہتا۔ ایک میرے دوست ساکن میرٹھ مرحوم نے جو حضور اقدس کے مرید تھے اپنے حقیقی عزیز سکنہ ما بیرہ کی شکایت کی اور درخواست کی کہ حضور سے کوئی ایسا عمل مرحمت ہو کہ اُن میرے مخالفین کو تکلیف پہنچے اور وہ مجبور ہو کر میرے ساتھ موافقت کریں فرمایا کہ معاملات متنازعہ میں اُن کا کچھ حق شرعی ہے یا نہیں عرض کیا حق ضرور ہے لیکن اُس پر تمادی قانونی عارض ہے عرصہ سے قبضہ نہیں ہے یہ سنکر حضور اقدس کو جلال آگیا اور فرمایا فقراء ظالم کو بھی ایذا دینا گوارا نہیں کرتے نہ کہ صاحب حق کو طلب حق پر ایذا پہنچانا ہم سے کبھی ایسا سوال نہ کرنا اور سخت ناخوش ہوئے تھا اس خادم عاجز نے ہر چند کوشش کی کہ غصہ حضور کا کم ہو جائے لیکن جب کسی پہلو سے اُن کا تذکرہ کیا حضور کو فوراً وہ سوال یاد آ گیا اور فرمایا یہ وہی ہیں جنہوں نے فلاں ناجائز خلاف شریعت درخواست کی تھی اور اُس میں ہم سے معاونت چاہی تھی نتیجہ اس پر بھی ہزار حضور اقدس کا یہ ہوا کہ سائل تین برس سخت امراض میں مبتلا اور صاحب فراش ضرور یات سے محتاج رہے اور اسی تکلیف میں انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادب چہل و نہم مسلمانوں کو نصیحت کرنا

یہ حضور کی عادت کریمہ تھی اور ہر جلسہ میں اس کا التزام طریقہ نصیحت اتنا نرم اور اچھا تھا کہ جس سے جو ارشاد فرمایا نا ممکن تھا کہ تعمیل نہ کرے دینی دنیوی اخلاقی تعلیم ہوتی حقوق العباد کی نگہداشت کا خاص اہتمام ہوتا والدین استاد شیخ اور بزرگوں سے ادب و تعظیم اعزہ و احباب سے مساوات و محبت چھوٹوں سے شفقت پیش آنے کی تاکید فرماتے۔

ادب پنجاہم اپنے اہل سلسلہ کی ہوا خواہی اور ان کو دعا دینا

ایک گرامی نامہ میں اس ناکارہ خادم کو تحریر فرماتے ہیں ہم خدائے تعالیٰ سے تمہارے واسطے فلاح دارین کی ہر وقت دعا کرتے ہیں تمہاری تکلیف سے ہم کو تکلیف ہے انشاء اللہ تعالیٰ انجام بخیر ہے حضور اقدس کو اپنے ہر خادم کا ہر وقت خیال تھا اور ان کی حاجت برآری کی فکر ہر خادم کو خسیس دنیاوی چیزوں کی طلب پر دینی نفیس مرحمت ہوتیں آخر عہد میں مریدین سے فرماتے کہ ہنوز وقت ہے کچھ کر لو پوچھ لو کچھ سیکھ لو اگر تم سے تکمیل سلوک بھی نہ ہو سکے ادعیہ و اشغال و اعمال و مراقبات خاندانی کی اجازت لے لو کر اس راہ میں اہل اجازت مجاز ہے ہمارے بعد واقف کیسا مجاز بھی ملنا دشوار ہوگا ڈھونڈو گے اور نہ پاؤ گے ایسی شان کرم کا جلوہ تھا کہ بھری مجلس دیکھکر بہت سے خدام کو اجازت و خلافت مرحمت ہوئی۔

ادب پنجاہ و یکم اہل سلسلہ کی ظاہرہ باطن ہوا خواہی۔ ادب پنجاہ و دوم کھلی چھپی ان کی خدمت۔ ادب پنجاہ و سوم ان کے کاموں میں حضور و غیبت برابر جاننا۔ ادب پنجاہ و چہارم ان سے خصوصیت برتنا

ان چاروں اوصاف کا بیان ہو چکا ہے اور یہ خاص عادت کریمہ تھی ہر وقت ہر مجلس پر ظاہر ہوتا

خیال اور آن کی پاسداری حاضر و غایب نگاہ کرم فکر حاجت برآری رات دن کا شغل
تھا۔ از الابرار درم مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے بعد ترک ملازمت راج سروہی ریاست
جودھپور میں کوشش ملازمت کی لیکن جگہ ملنے میں دیر ہوئی حضور اقدس بڑودہ میں تشریف
فرما تھے۔ کرامت نامہ بنام خادم عاجز پہنچا ارقام فرماتے ہیں عبدالحی کو لکھیو باعث تعلق
سیاح سروہی کا خیال تھا وہ ان کو جدا کرنا نہیں چاہتے تھے اور کوشاں تھے کہ واپس
لیں سیاح جودھپور آمادہ تھے کہ جگہ دیں فقیر نے تصفیہ کر دیا کہ سیاح سروہی کوشش
نہ کریں اب مطمئن رہیں معاملہ صاف ہو گیا۔ بغیر درخواست اس عاجز کے ایک صاحب
منصب کو نوازش نامہ تحریر فرمایا ارقام فرماتے ہیں کہ فلاں ہمارا خاص خادم ہے اس کی
پریشانی سے ہم کو تکلیف ہے آپ جو کچھ ہمارے ساتھ کرنا چاہتے ہیں اس کے ساتھ
کریں لیس یہی ہماری خدمت ہے اور اس خادم کو حکم پہنچا کہ اس سفر میں فلاں صاحب
سے ملنا وہ ہمارے ملنے والے ہیں دل نہیں مانتا ایک تازہ واقعہ عرض کروں سنہ
حال میں یہ خادم پریشان حال بدایوں حاضر ہوا اثنے ایک عزیز پیر بھائی سے ملا جو با
اخلاص خادم سرکار ہیں اور نہایت نیک صالح شخص ہیں یہ معلوم کر کے کہ ان کے پاس کچھ
کتابیں حالات حضرت مارہرہ کی ہیں آن سے استدعا سے زیارت کی وعدہ فرمایا کہ
انشاء اللہ کسی روز دکھاؤں گا بلکہ دیدوں گا دیکھ لینا لیکن ایفا میں تعویق ہوئی ایک روز
اتفاقیہ خادم سے ملاقات ہوئی نہایت عاجزی سے فرمایا ایک خطا ہو گئی معاف کر دو
فقیر نے عرض کیا اگر آپ کے نزدیک کوئی خطا ہوئی ہے معاف ہے واقعہ فرمانے
کہنے لگے کہ تو نے فلاں روز کتابیں مانگی تھیں اور میں نے وعدہ کر لیا تھا لیکن پھر خیال
ہوا کہ اگر بسبب دستور ابنائے زمانہ کتابیں واپس نہ ملیں اور تو نے نہ دیں کیا کروں گا
قلمی نسخہ ہیں غرض یہ فیصلہ کر لیا کہ کتابیں نہ دونگا شب کو حضور اقدس سرہ کی زیارت
ہوئی کہ ارشاد فرماتے ہیں سائل کے ہم ضامن ہیں تم کتابیں فوراً دیدو اسی وقت سے

ہیں تیرا استلاشی ہوں اور معافی چاہتا ہوں سب کتابیں حاضر ہیں خادم کو اس غلام نوازی پر رونا آگیا اور سمجھا کہ مدعا تکمیل اس رسالہ کی ہے پس اسی ہمت پر کام شروع کر دیا ورنہ صدمات متواترہ و خرابی صحت صاف جواب دے رہے ہیں لیکن شوق تعمیل حکم سرکار جو کہ جان کے ساتھ ہے خدائے تعالےٰ اس ناچیز تحریر کو مکمل فرما دے اور خدا کرے حضور اقدس قدس سرہٗ قبول و منظور فرمالیں بس نتیجہ نکل آیا اور ان کے کرم سے سب مشکلیں آسان ہوگئیں یہ ایک ناچیز غلام کی داستان ہے خوشا حال خدام خاص کا ان پر جتنا کرم ہو وہ زیبا ہے۔

ادب پنجاہ و پنجم حضرات قادریہ سے محبت رکھنا

حضور پرنور قدس سرہٗ کو حضرات قادریہ سے خاص انس تھا صاحبزادگان سرکار قادری کا نہایت اکرام فرماتے حضرت شاہ سید تجمل حسین صاحب قادری شاہجہانپوری دامت برکاتہم مخصوص و دست گفتہ رشیدہ علی حسین صاحب اشرفی دامت برکاتہم حاجی سید وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت بغدادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقیم دہلی آستانہ حضور محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ خوب حال انہی بستی میں خاص حضور کے ملنے والے ہیں اس خادم کو حضرت اجمیر میں اپنے ساتھ لیجاکر حضرت حاجی سید وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا شہرت عام تھی کہ حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ پر شان جذب غالب ہے اور وہ کسی سے بات نہیں کرتے واللہ حضور اقدس قدس سرہٗ سے ایک گھنٹہ کامل وہ لطف و محبت کی باتیں ہوئی جو دو مخلص دوستوں میں بعد ایک مدت کے ملاقات میں ہوں افسوس یہ نہ معلوم ہو سکا وہ کیا باتیں تھیں قیام گاہ پر تشریف لاکر فرمایا کہ حاجی صاحب خالص قادری ہیں اور ان کا سلسلہ بھی نہایت صحیح ہے اور شہرہ سے بزرگ ہیں عام خدام کو ہدایت ہوئی کہ جس جگہ اہل اللہ پاؤ بکمال ادب حاضر ہو جاؤ اور اس کے نگاہ کرم کی قدر کرو پھر اگر آستانہ عالیہ قادریہ کا مسند نشین ہے تو

خدمت خصوصیت سے بجالاؤ اگر برکاتی بھی ہے تو تم اُن سے ہر سوال کر سکتے ہو اور تربیت لے سکتے ہو ان حضرات کی خدمت میں با ادب بلا قصد امتحان حاضر ہو اور کوشش کرو کہ یہ تمکو اچھا سمجھیں کہ ان کے حسن ظن میں بھی اثر خاص ہے۔

ادب پنجاہ و شتم غیروں کی صحبت سے بچنا

حضور پرنور اقدس سرہ مجاذیب اور حضرات نقشبندیہ مجددیہ سے کم ملتے ارشاد فرماتے مجاذیب اصحاب سلوک نہیں اور نسبت متعدیہ نہیں رکھتے کاملیت موجود مکملیت مفقود ان سے امید نفع کم اور خیال مضرت بیشتر ہے۔ حضرات مجددیہ کی استقامت علی ظاہر الشریعت کی تعریف فرماتے ارشاد ہوتا کہ اصطلاحی عرفان کبھی نہ ہو تاہم نورانیت اتباع سنت بھی ایک قسم کا عرفان ہے اور یہ ان میں ضرور ہے۔

ادب پنجاہ و ہفتم۔ جو چیزیں باعث تشویش خاطر ہوں اُن سے بچنا

حضور انور قدس سرہ خدام کے دینوی امور میں بھی جب تک کوئی خاص تخریب اور ضرورت نہ ہوتی مداخلت نہ فرماتے علمائے ظاہر کی طرح مناظرہ و مباحثہ نہ فرماتے

ادب پنجاہ و ہشتم سماع کو روش طریقہ نہ جاننا

حضور پرنور قدس سرہ اپنے واسطے اہتمام فرما کر سماع نہ سنتے لیکن اگر کوئی مہمان عزیز اہل سماع ہوتا کبھی خود بھی شرکت فرماتے لیکن ان مجالس خاص میں عامیوں کو بار نہ ہوتا مخصوص خدام طلب فرمائے جاتے۔ علاوہ اس بزرگان مارہرہ میں سماع حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے عہد شریف سے موقوف تھا حضرت اقدس نے بھی جاری نہ فرمایا اگر کوئی نو ... یا خوش خواں عرس شریف یا غیر عرس میں حاضر ہو کر اجازت چاہتا بیرون درگاہ تشریف سنتے دوسرے آستانوں پر کسی خاص اہتمام سے مجالس سماع میں تشریف لیجاتے نہ سماع شروع ہوجانے پر اٹھتے اس مسئلہ کے دریافت کرنے پر مکتوب حضور سید نور ...

بلگرامی قدس سرہ اس خادم کو مرحمت ہوا جو ذکر صنوبیر میں منقل ہوا۔ ارشاد فرماتے تھے کہ ہمارا مسلک اور حقیقتاً مسلک صحیح صوفیہ صافیہ یہی ہے کہ سماع حلال ہے اور اس کے شرائط ہیں جو اکابر مشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے مقرر کئے ہیں اولاً سماع کی ضرورت ہو ثانیاً مجلس میں سب اہل سماع یا غالب ان کی جماعت ہو۔ قوال بھی صالح ہو موقعہ بھی خاص ہو۔ ایسا سماع متقدمین نے سنا اور مریدین کو سننے کی اجازت دی اس کا انکار آفتاب کا انکار ہے مجمع فساق کو مجلس سماع نہیں کہتے بیشتر سماع مروجہ حال سراسر لغو و لہو ہے ایسی مجمع میں اہل سماع کو بھی جانا درست نہیں خاندان مارہرہ مطہرہ میں بعض بزرگوں نے سماع سنا اور بعض نے احتراز فرمایا لیکن ان میں کوئی بزرگ نہ بلا شرائط علت مطلقہ اور نہ بشرائط حرمت مطلقہ کا مجوز ہے بات یہ ہے کہ سماع ایک تدبیر ترقی ہے۔ جب سالک کو کسب طریقہ کی کوفت یا حیرت مقام متحمل کر دیتی ہے اچھی آواز موزوں مضامین شوقیہ کے اشعار وں اصحاب احوال کے کلام سے اس کی ہمت کو بلند شوق کو تیز کر دیتے ہیں یا نہ یہ براسہ کوئی کسب طریقہ ہے نہ کسی خاندان کے ساتھ مخصوص ہے الغرض شیخ محقق جو حکیم حاذق روحانی ہے طالب کے اسباب موانع ترقی یا مواد فاسد کو مختلف تدبیروں سے دفع کرتا ہے استلا پا یا روزہ فاقہ کی ہدایت ہوئی بلغمیت زیادہ دیکھی حرارت ذکر بڑھا دی وغیرہ وغیرہ۔ ہر شخص طالب کی حالت جدا موانع راہ مختلف ہیں لہٰذا علاج و دوا بھی مختلف ہے لیکن جب گفتگو ہو اس مسئلہ میں تو کسی شخص پر یہ حکم کرنا کہ وہ اہل سماع نہیں ہے نہ چاہیے اگر ظاہر اس کا حلیہ شریعت سے آراستہ اور طریقہ صوفیہ صافیہ سے خبردار ہے۔

ادب پنجاہ و نہم سماع کی عادت نہ کرنا۔ ادب شصتم سماع سے بہ ارادت مطلقہ بھی نہ کرنا

یہ گزارش ہوا کہ حضور سماع کا انکار نہ فرماتے لیکن عادت بھی نہ تھی اتفاقیہ ہوتا تو بکمال ادب و قار سنتے اور تمام شرائط ملحوظ ہوتے دوسروں پر جو لباس صوفیہ میں عمل انکار نہ فرماتے اور خدام کو بھی انکار سے روکتے کہ یہی طریقہ حضرات قادریہ واکابر مارہرہ مقدسہ ہے رضی اللہ عنہم اجمعین

ادب شصت و یکم سماع اتفاقیہ کو بحضور قلب سننا

فقیر عاجز کو یہی دیکھنے ہوئے دو واقعہ خاص یاد ہیں ایک بار حضور اقدس قدس سرہ بدایوں میں رونق افروز ہیں کہ حضرت معلی صاحبزادہ سید شاہ تجمل حسین صاحب قادری شاہجہانپوری دامت برکاتہم جو مرید و خلیفہ حضرت صاحب سجادہ بانسہ شریف اور طالب و صاحب اجازت حضرت خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ اور ورزش سلوک میں ہم سبق و ہم شغل حضور مرشدی قدس سرہ اور مخصوص ملنے والے ہیں تشریف فرمائے بدایوں ہوئے حضور اقدس نے صاحبزادہ صاحب ممدوح کی دعوت کی اور بعد فراغ طعام فرمایا کہ یہ اہل سماع ہیں سماع ہونا چاہیئے۔ قوال حاضر ہوا حضور انور قدس سرہٗ اور حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم اور شاہ امیر اللہ صاحب خلیفہ حضور صاحبزادہ صاحب زید مجدہم سننے والے تھے آخر مجلس میں باصرار حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم یہ خادم طلب کیا گیا سبحان اللہ عجیب بابرکت مجلس تھی۔

اسی طرح ایک بار مولٰنا حافظ شاہ محمد عمر صاحب قادری دامت برکاتہم بدایوں تشریف لائے اور حضور اقدس قدس سرہ نے مولٰنا کی دعوت کی بعد کھانا کھانے کے کچھ خوشخوان بلاۓ گئے اور نعت و منقبت پڑھی گئی۔

جب حضور دہلی تشریف لے گئے مولٰنا حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہم نے دعوت کی اور وہاں بھی نعت خوانی و منقبت خوانی ہوئی یہ سماع تھا جو باہتمام حضور نے سنا ارشاد فرماتے کم از کم وہ شخص جو مجلس سماع میں حاضر ہو ایسا ہونا چاہیئے کہ حاضرین پر بعا لب ہو اور ان پر خطرات پریشان نہ آنے دے یہ درست کہ بعض اکابر نے مجالس عام

میں بھی سنا لیکن آج کوئی آن کا مثل ہے یہ محض لوگوں کے جمع کرنے کی تدابیر تھیں کہ جو آگیا وہ اِن کے رنگ میں رنگ گیا۔

اب بھی عرس شریف میں مجالس سماع بیرون درگاہ شریف ایک عمارت جداگانہ میں ہوتی ہیں جو سماع خانہ کے نام سے موسوم ہے حضور صاحب سجادہ مارہرہ دامت برکاتہم نے چونکہ مجمع حضرات چشت نظامیہ و صابریہ زیادہ دیکھا اور سماع آن کی خاص دعوت ہے سماع عرس میں بڑھا دیا عجیب شاندار مجلس ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہی برکات قدیمہ بھی حاصل ہونگے افسوس یہ ہے کہ ہنوز پیر باقی ہیں لیکن مرید فقط مفقود ہیں اللہ تعالیٰ ہم کو ادب و اخلاص عطا فرمائے۔

ادب شصت و دوم تلاوت قرآن کریم پر مداومت

حضور انور قدس سرہ روزانہ تلاوت قرآن کریم فرماتے اور قلیل دائم کو پسند فرماتے اسی لحاظ سے جو منازل قرأت حضور اقدس نے اپنے خدام کے واسطے مقرر فرمائے ہیں وہ آسان ہیں رسالہ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف میں بعد بیان چند طرق قرأت فمی بشوق فیل فیر اخراب نا ایطنو ویا پارہ روزانہ یوں منازل مقرر فرمائیں۔

منزل اوّل سورہ البقر۔ سورہ آل عمران۔ سورہ نسا۔ سورہ مائدہ۔ سورہ انعام۔ سورہ اعراف سورہ انفال و توبہ۔ سورہ یونس تا ہود۔ سورہ یوسف تا ابراہیم۔ سورہ حجر تا سورہ نحل سورہ بنی اسرائیل تا کہف۔ سورہ مریم تا انبیا۔ سورہ حج تا نور۔ سورہ فرقان تا نمل۔ سورہ قصص تا روم۔ سورہ لقمان تا سبا۔ سورہ فاطر تا ص۔ سورہ زمر تا حم السجدہ۔ سورہ شوریٰ تا جاثیہ۔ سورہ احقاف تا النجم۔ سورہ قمر تا ممتحنہ۔ سورہ صف تا مدثر۔ سورہ قیامہ تا آخر قرآن کریم تک

حضور انور قدس سرہ کبھی پارہائے قرآن کریم پر ختم تلاوت نہ فرماتے ہمیشہ سورۃ سے سورت تک پڑھتے قرآن اگرچہ کا حفظ تھا لیکن ہمیشہ دیکھکر پڑھتے وانہ پڑھتے انگلیاں حروف

وسطور پر چلتی جاتیں تاکہ زبان آنکھیں سامو الحمد سب تلاوت میں حصہ پائیں اکثر عمل بھی آیات قرآنی سے استخراج فرما کر بقاعدہ تکسیر درست فرما دیتے۔

ادب شصت و سوم حضرات سلسلہ کی فاتحہ

تواریخ وفات پر فاتحہ تمام بزرگوں کی معمولی تھی روزانہ بعد پڑھنے شجرہ کے فاتحہ حضرات ضروری تھی گیارہویں تاریخ فاتحہ حضور غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکمال احتیاط فرماتے کوئی جنس معین نہ تھی لیکن شیرینی میں قند مسلمان کی دوکان کی ضرور ہوتی اور ہمیشہ فاتحہ حضور غوثیت قدس سرہ کے ساتھ فاتحہ حضور پر نور اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خود بھی فرماتے اور مریدین کو بھی ہدایت فرماتے شجر ہائے قادریہ و چشتیہ کے حواشی پر تواریخ وصال حضرات کرام اصحاب سلسلہ اس فقیر نے درج کر کے چھپوا دی تھیں اپنے خدام کو وہی شجرہ مرحمت ہوتے اور ہدایت ہوتی کہ علاوہ فاتحہ روزانہ حضرات سلسلہ کی تواریخ خاص وفات پر جو کچھ میسر ہو فاتحہ کر کے تقسیم کردو۔

ادب شصت و چہارم حضور غوثیت میں فنائیت

ہر چند کہ اخفائے حال میں حضور اقدس قدس سرہ کو خاص اہتمام تھا لیکن ایک بار نواب محمد رستم علی خاں صاحب رام پوری کے اصرار پر یہ ارشاد فرمایا کہ ہماری رسائی اور دسترس سرکار غوثیت تک ضرور ہے خلوت اول میں سالک کو حاضر دربار سرکار قادری کر سکتے ہیں نقوش میں اکثر نقش اسم اعظم وظائف و حاجات میں اسم حضور شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحمت ہوتا۔

ادب شصت و پنجم کسی ملامت کرنیوالے کا خوف نہ کرنا

اس کے متعلق دو واقعہ گذارش ہیں۔ حضرت صاحبزادہ حکیم شاہ محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تمام خاندان نے اتفاق کر لیا کہ ان کے صاحبزادہ سجادہ نشین اپنے والد ماجد کے نہ کہیں جائیں لیکن باوجود اتفاق باہمی اور اختلاف کے جو حضرت اقدس سے تھا سب کی نظر حضور اقدس کی طرف تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ حضرات نے رسم قدیم

پہلے ہی چھوڑ دی اور سب سجادہ نشین سے ملقب ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ باپ کا جانشین بیٹا ہوتا ہے اس میں غیروں کا کیا حق ہے اور خود حضرت صاحبزادہ شاہ [illegible] صاحب دامت برکاتہم کو ان کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا سجادہ نشین تسلیم فرما کر تمام اعزا کی اور خلاف حضرات خاندان کی پروا نہ کی۔

ادب شصت و ششم عیوب کی پردہ پوشی کرنا

کتاب شریف سراج العوارف فی الوصایا والمعارف کے بائیسویں نمبر ۲۲ صفحہ ۸۱ پر ارقام ہے کسی کا عیب دیکھنا اور اس کا چھپانا ثواب سے اجر کا باعث ہے اور اہل اللہ کی عادت ہے اگر نصیحت بھی منظور ہو بر ملا نہ کہے بلکہ خلوت میں کہے یہی عادت بزرگان دین و اکابر ہے۔ ہر قدرت اسرار رحیم ہے اس صورت میں ایک پردہ پوشی اور خدا سے ستار کا ایک پرتو بندہ پر پڑتا ہے جس سے ازدیاد و ترقی مراتب کی امید ہے اور یہ ہمیشہ عادت کریمہ تھی۔

ایک خادم نے چند بار بلا اطلاع حضور اقدس قلمدان سے دو پیسے کال لئے حضور نے خلوت میں اُن سے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہمارے قلمدان سے دو پیسے جاتے رہتے ہیں انہوں نے عرض کیا حضور کی خدمت میں موکل آتے جاتے رہتے ہیں کوئی لیتا ہوگا فرمایا تم نے خوب بتایا آج موکلوں کو جمع کر کے چور کو گرفتار کریں گے اور بہت سزا دیں گے اب ان خادم صاحب کو خوف ہوا اور دو روپیے چپکے سے قلمدان میں رکھ دیئے اور وقت عرض کیا کہ روپیے قلمدان میں موجود ہیں حضور نے مسکرا کر ارشاد فرمایا میاں وہ موکل ڈر گیا اچھا ہوا ورنہ آج ضرور حاضرات ہوتی اور اس کو سخت ندامت ہوتی۔

ادب شصت و ہفتم نسبت قویہ

اکبر آباد خانقاہ والا حضور مخدوم میر ابو العلی رحمۃ اللہ علیہ میں ایک بزرگ صاحب نسبت کو کیفیت و وجد ہے وہ حلقہ میں دورہ فرماتے اور جس شخص پر اپنا رومال مار دیتے بے اختیار تڑپنے لگتا ایسی حالت میں چند بار حضور اقدس کی جانب بھی دورہ فرمایا اور

ہر بار اشارہ کیا لیکن حضور اقدس پر کچھ اثر نہ ہوا ایک مرتبہ حضور نے بھی اُن پر توجہ فرمائی
بس اُن بزرگ کی حالت بدل گئی بے اختیار تڑپنے لگے دیر میں سکون ہوا اور افاقت
پر نہایت اخلاص و ادب سے حضور کے دست بوس ہوئے اور معذرت کی۔

ادب شصت و ہشتم۔ کتب حضور غوثیت و حضرات قادریہ رضی اللہ عنہم پڑھنا

علاوہ مصنفات حضرات اکابر بارہ قدست اسرارہم جو تقریباً ترجمہ ملفوظات و ارشادات
سرکار قادری ہیں رضی اللہ عنہ حضرات قادریہ کی تصنیفات اور خود سرکار سے منتسب کتابیں
ہمیشہ ملاحظہ فرماتے۔

ادب شصت و نہم یازدہم شریف پر التزام

کتاب سراج العوارف فی الوصایا والمعارف کے لمونا مسائل فقہیہ میں ارقام فرماتے
ہیں نورہ ۳ صفحہ ۱۰۰ فاتحہ یازدہم حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خصوصاً یازدہم ربیع الآخر
برائے برکت در مال و اولاد انجاح مرام و حصول مراد جایز و مندوب و کار ست خوب است
کہ بتجربہ آمدہ بشرطیکہ آن مجلس از ممنوعات شرعیہ مثل رقص و سرود و روایات کاذبہ موضوعہ
خالی باشد اینچنیں مجلس یازدہم عین ایمان ما قادریان است او تعالیٰ قادریان را توفیق
دہد کہ جاری دارند ملخصاً خود ہمیشہ حضور التزام یازدہم شریف رکھتے تھے جیسا کہ سابقاً گذارش ہوا
الحمد للہ کہ ۶۹ ادب منجملہ آداب طریقہ عالیہ قادریہ گذارش ہوئے اور اس کے ضمن میں
بہ نہایت اختصار چند واقعہ جو آنکھ کے دیکھے یا نہایت ثقہ سچے معتمدین حضرات سے سنے
ہیں عرض کئے گئے مقصود صرف اسقدر ہے کہ ذات والا صفات ہمارے آقا خادم لوائہ
قدس سرہ کی تمام صفات کمال اور آداب طریقہ سے متصف تھی اگر فقیر چاہتا تو اپنے دیکھے
ہوئے واقعات اور حضور اقدس کے خاص ارشادات سے اسی ضمن میں ایک ضخیم سی کتاب

مرتب ہو جاتی لیکن ابھی بہت مضامین گذارش کرنے ہیں جو ضروری ہیں مثنوی ابواب یازدہ
کا نہ و وصل یازدہ سے باب اول کی وصل اول ختم ہوتی ہے۔
اللہ تعالےٰ سے التجا ہے کہ اس کتاب کو بوسیلہ حضور اقدس قدس سرہ قبول فرما کر راقم
آثم کی خطاؤں سے بفیض ذکران اکابر قدست اسرارہم درگذر فرماتے خاتمہ ایمان پہ
اور دست بدامن حضور اقدس قدس سرہ محشور فرمائے۔

اللہم ھب لی فی بصری نورا وفی سمعی نورا وفی [illegible] نورا و [illegible]

نور

معذرت ضمن تحریر آداب طریقہ میں جو ارشادات تحریر ہیں حضور اقدس [illegible] انشاء اللہ تعالےٰ وہ بالفاظ الشریف سرکار کے تحریر کئے گئے [illegible] البتہ ارشادات زبانی میں کاتب عاجز نے [illegible] ممکن ہے کہ اس میں کچھ کمی بیشی ہو گئی ہو فقیر عاجز قلب استعداد و کمی حافظہ [illegible] حضرات قارئین کرام کسی مضمون میں غلطی پائیں فقیر کی غلطی سمجھیں [illegible] حتی الامکان عاجز نے بہت کوشش کی ہے کہ اگر الفاظ حضور اقدس قدس [illegible] بعینہ الشریف یاد نہ [illegible] اصل مقصود و مطالب میں زیادتی و کمی نہ ہو۔

حلیہ مبارک

حضور اقدس کا قد میانہ تھا لیکن باوجود میانہ قامت [illegible] کے مجمع میں حضور سب سے بلند نظر آتے رنگ مبارک گندمی سر شریف بڑا اور حلق پیشانی [illegible] چوڑی بھویں باریک اور یہ حضرات سادات بلگرام میں عموماً ہے پلکیں دراز آنکھیں بڑی اور روشن سپیدی اور سیاہی نیز سرخی کے ڈورے پڑے ہوئے شغل محمود امیں سیاہی مطلق نظر نہ آتی اور شغل بروز میں دونوں پتلیاں ایک ساتھ باہر آجاتیں ناک بلند پر بینی وسیع دہانہ فراخ دندان مبارک نہایت صاف تھا بعض [illegible] وقت وفات شریف آپ

سب دانت موجود تھے کوئی گرا نہ تھا ریش مبارک نہ انبوہ نہ کم پوری بھری ہوئی مرسل سینہ مبارک کو ڈھکے ہوئے مونچھیں اسقدر قصر فرماتے گویا منڈھی ہوئی ہیں سینہ مبارک چوڑا ہاتھ لانبی انگلیاں باریک دراز شکم مبارک پر ایک باریک سیلی بالوں کی پڑی ہوئی آخر عہد میں کمر مبارک خم ہوگئی تھی جو چلنے میں محسوس ہوتی تھی پاؤں کی ایڑیاں چھوٹی اور نہایت خوبصورت رفتار تیز ہنسی آپ کی تبسم تھی بیشتر عمامہ رنگین کرتہ سپید نقشبندی پائجامہ ڈھیلا کلاہ مبارک دوپلی گوشہ کھلے ہوئے کبھی قادری قمیض اور عبا بھی پہنتے جاڑوں میں کبھی دہرا بالائی پوری ڈھیلی آستینوں کی نافہ سے نیچی۔ لباس تھا ایک چھوٹا دوپٹہ جو لشکا رہتا گلے میں ہوتا رومال سپید نواب محمد عبدالرشید خاں صاحب رئیس بریلی تحصیلدار بدایوں مرید حضور اقدس نے آخر عہد حضور میں عرض کی اور بلا اطلاع حضور شبیہ عکسی کھنچوائی بعض بعض خدام نے اس کی کاپیاں لیں انشاء اللہ تعالیٰ وقت طبع کتاب اسی موقع پر وہ بھی طبع ہوگی مشتاقان جمال انور منتظر رہیں۔

وصل دوم

وہ اکابر کرام جنہوں نے حضور اقدس سے تربیت پائی

ان میں اولاً ان حضرات کا ذکر ہے جن سے حضور نے علوم ظاہری حاصل فرمائے

جس طرح تمام علوم ظاہر و باطن کی تحصیل حقیقی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے فرمائی ہے آغاز درس بھی حضور کی ذات مبارک سے ہوتا ہے حسب قاعدہ سورہ اقرا شریف کی چند آیات پڑھائیں سینہ مبارک سے لگایا اور رب یسر و تمم بالخیر کے ساتھ خاص دعائیں دیں اور درگاہ شریف کے مکتب فارسی میں داخل فرمایا۔

میاں جی رحمت اللہ علیہ الرحمہ ثانیاً یہ وہ استاد ہیں جن کے سر پہ اولیت کا سہرا ہے آپ اہل بدایوں سے ہیں حبیب رحمۃ اللہ علیہ خادم حضور صاحب البرکات

قدس سرہ کی اولاد میں تھے سلسلہ نسب اس طرح ہے میاں جی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ خلف میاں جی جمال روشن صاحب خلف میاں جی مراد روشن صاحب خلف میاں جی منور صاحب خلف میاں جی عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہم یہ تمام حضرات وقتاً فوقتاً مختلف خدمات کار پر مامور رہے میاں جی صاحب رحمت اللہ علیہ کو حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ نے وقت انتظام درگاہ شریف مدرسی فارسی درگاہ معلےٰ مقرر فرما دیا تھا اس دور کے سب پڑھنے والے میاں جی صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد میں تربیت بابرکت باوجود... باوجود اس کے کہ حضور اقدس... آپ کا ادب استادی ملحوظ رکھتے لیکن یہ تھا کہ باادب سے حاضر ہوتے اور نہایت ادب سے عرض معروض کرتے بیعت بھی حضور اقدس سے حاصل تھی بتاریخ ماہ سنہ مارہرہ میں آپ کا انتقال ہوا رحمۃ اللہ علیہ۔

علاوہ میاں جی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ نے آپ کے استاد آپ کے مکانات مارہرہ اور میں جن میں ایک میاں جی صاحب... والد اور ان کے چچا ہیں باقی حضرات بحیثیت ملازم مدرسہ درگاہ شریف میں وقتاً فوقتاً نوکر رہے کچھ علوم دینیہ ان حضرات سے حضور نے کیا پڑھا اور کس سنہ میں کتنا پڑھا صرف ان حضرات کے اسمائے مبارک گذارش ہیں۔

میاں جی جمال روشن صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ میاں جی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے والد تھے آپ کے متعلق کچھ خبر نہیں ملی۔ یہاں بھی تھی ا.درگاہ شریف سے بھی علاقہ تھا۔

میاں جی عبد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عم حقیقی میاں جی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ۔

میاں جی شیر باز خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلےٰ

میاںجی اشرف علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

میاںجی امانت علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

میاںجی امام بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

سید امداد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

میاںجی احمد خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن جلیسر مدرس درگاہ معلے

میاںجی الٰہی خیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن مارہرہ مدرس درگاہ معلے

مولوی محمد سعید صاحب عثمانی بدایونی رحمتہ اللہ علیہ مدرس اول مدرسہ عربیہ درگاہ معلے

ابتدائی رسایل صرف ونحو حضور اقدس نے آپ سے پڑھے مولوی صاحب مرحوم کا ۲۴ ربیع الاول کو بمقام بدایوں انتقال ہوا۔

حافظ عبدالکریم صاحب پنجابی رحمتہ اللہ علیہ مدرس قرآنیہ درگاہ معلے

حافظ قاری محمد فیاض صاحب رامپوری رحمتہ اللہ علیہ آپ حاجی شاہ جمال الدین صاحب پیلی بھیتی رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان میں جو نقشبندی تھے مرید تھے حضور اقدس کے معلم قرآن کریم ہیں آپ بھی ایک عرصہ تک مدرسہ قرآنیہ درگاہ معلے کے صدرنشین رہے ہیں آپ کا بمقام رامپور رسہ انتقال ہوا۔

مولوی فضل احمد صاحب جالیسری رحمتہ اللہ علیہ مدرس مدرسہ عربیہ درگاہ معلے

آپ نے بماہ ذوالحجہ ۱۳۰۸؁ بمقام جالیسر انتقال فرمایا۔

مولٰنا استاذالاساتذہ حضرت مولوی نور احمد صاحب عثمانی بدایونی رحمتہ اللہ علیہ پدر و برادرزادہ حضرت مولٰنا مولوی محمد عبدالحمید صاحب عثمانی بدایونی آل احمدی رحمتہ اللہ علیہ مولٰنا رحمتہ اللہ علیہ بقایعی مولوی محمد سعید صاحب مرحوم مدرس درگاہ معلے اپنے برادرزادہ کے چندروز مدرس درگاہ معلے رہے یہ تحقیق نہیں کہ حضور اقدس نے مولٰنا مرحوم سے کیا پڑھا حضور اقدس کو مولٰنا مرحوم سے خاص محبت

اور مولانا مرحوم کو خاص ارادت تھی مدرسہ عالیہ قادریہ میں روزانہ استفتا آتے اور جواب لکھے جاتے لیکن مولانا مرحوم نے باوجود اصرار کبھی کسی تحریر پر دستخط نہیں فرمائے۔ الا ماشاء اللہ جس وقت حضور اقدس قدس سرہ کے رسایل اور اکابر مارہرہ قدست اسرارہم کے اعتقاد سے سوال ہوا محضر طلب فرما کر اپنے قلم سے عبارت لکھی اور دستخط کئے مولانا مرحوم کا بماہ   سنہ ۱۳ ہجری بمقام بدایوں انتقال ہوا۔

حکیم محمد سعید الدین حکیم امداد حسین صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ غالباً یہ بھی درگاہ شریف میں ملازم تھے۔

مولوی مفتی محمد حسن خاں صاحب عثمانی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ مولوی مفتی ابوالحسن صاحب عثمانی بدایونی ثم البریلوی ارادت مند باختصاص حضور سید شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ جامع کمالات دین و دنیا تھے باوجود ... طلبہ علوم کو پاس رکھتے اور خود پڑھاتے آپ مرید حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کے تھے اور حضور اقدس قدس سرہ سے بھی بعض وظیفہ اعمال کی اجازت تھی غالباً کسی موقع پر حضور اقدس نے ان کو کچھ سنایا ... ان کا نام ... فرمایا گیا مفتی صاحب مرحوم کا بماہ   سنہ   بمقام   انتقال ہوا۔

مولوی ہدایت علی صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید مولوی مفتی سلطان حسن خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی آپ نے مولوی محمد حسن خاں صاحب سے کچھ پڑھا تھا بشتر معقول مولانا مولوی محمد عبدالحق صاحب خیرآبادی امام سلم الثبوت معقول سے پڑھی تھی نہایت اچھے بزرگ اور بہت شفیق پڑھانے والے تھے غالباً مفتی صاحب مرحوم کے مکان پر حضور نے ان سے کچھ پڑھا ہوگا۔ مولوی صاحب مرحوم کا بماہ   سنہ   بمقام   انتقال ہوا۔

مولوی محمد تراب علی صاحب امروہوی رحمۃ اللہ علیہ مدرس مدرسہ عربیہ درگاہ معلی

مولوی حسین شاہ صاحب ولایتی رحمۃ اللہ علیہ مدرس مدرسہ حدیث شریف
درگاہ معلی۔ آپ نے فن حدیث مولوی صاحب ممدوح سے پڑھا۔

مولوی محمد حسین صاحب بخاری ثم کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مدرس عربیہ درگاہ معلی

یہ وہ حضرات ہیں جو بلا اختلاف شرف استادی حضور اقدس قدس سرہ سے معزز ہیں اگرچہ اب یہ معلوم نہیں کہ یہ کن علوم کے استاد تھے اور حضرت نے ان سے کیا پڑھا تھا

حضرت مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

خلف ارشد و شاگرد و مرید و خلیفہ و صاحب سجادہ حضرت مولانا سیف اللہ المسلول مولوی فضل رسول صاحب عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ مولانا مرحوم جامع علوم ظاہری و باطنی تھے صاحبزادگان حضرت مارہرہ سے خاص محبت و ادب رکھتے تھے اکثر صاحبزادوں کو مولانا مرحوم سے تلمذ اور آپ کو اس نعمت کے حصول کا فخر حاصل تھا صاحبزادہ سید حسین حیدر صاحب زید مجدہم صاحبزادہ سید شاہ ظہور حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ حاجی سید اسمعیل حسن صاحب زید مجدہم حضور سید شاہ مہدی حسن صاحب صاحب سجادہ برکاتیہ دامت برکاتہم صاحبزادہ سید ارتضا حسین صاحب زید مجدہم صاحبزادہ سید اولاد رسول عرف محمد میاں صاحب آپ مولانا عبد المقتدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں ان حضرات مدرسہ قادریہ حضور مولانا رحمۃ اللہ علیہ میں قیام فرما کر علوم درسیہ مولانا مرحوم اور دیگر حضرات مدرسین مدرسہ علیہ سے پڑھے لیکن حضور اقدس قدس سرہ کبھی متعلمانہ شرف اقدام مدرسہ قادریہ ہوئے نہ کبھی مولانا مرحوم مدرسہ برکاتیہ میں مدرس رہے پھر یہ معلوم نہیں کہ حضرت اقدس مولانا مرحوم کو حضرت استادی کس طرح ارقام فرماتے تھے غایت تحقیق و تلاش سے یہ معلوم ہوا کہ اکثر مسائل فقہ و کلام میں حسب ہدایت حضور خاتم الاکابر قدس سرہ حضور اقدس مولانا مرحوم سے مشورت فرماتے اور اپنی تصانیف کو بغیر مشورہ و حاشیہ حضور مولانا طبع کی

اجازت نہ دیتے غالباً اس استفادہ کو شاگردی سے تعبیر فرمایا چونکہ مولوی فضل احمد صاحب
جالیسری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے پڑھا تھا اور وہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد
تھے لہذا حضور اقدس مولانا مرحوم کو استادی فرماتے اور ادب استاد انہ فرماتے مولانا مرحوم
بھی آپ کا ادب مثل مرشد کی فرماتے الحق کہ دونوں حضرات میں عجب محبت و خصوصیت
تھی کوئی کام دینی و دنیوی مولانا مرحوم بغیر مشورہ حضور اقدس کے نہ فرماتے باوجودان دونوں
حضرات قدس سرہما کی حاضری خدمت کے فقیر عاجز نے کبھی ان دونوں حضرات کرام سے
نہیں سنا کہ حضور اقدس نے کیا پڑھا اور حضرت مولانا مرحوم نے کیا پڑھایا مگر صدہا بار حضرت
اقدس قدس سرہ کی زبان مبارک سے لفظ استادی سنا اور نوازشنا مجات میں لکھا
دیکھا ہے لیکن چونکہ وہ صحیفہ ورود جس میں حضور نے اپنے دست کریم سے اپنے تمام استادوں
کا نام درج فرمایا ہے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے نام پاک سے خالی ہے فقیر کو یہ جرات
نہیں کہ اس پر اپنی طرف سے اضافہ کرسکے یہ بھی خیال میں نہیں آسکتا کہ چھوٹے چھوٹے
میاںجی حفاظ کے نام درج ہوں اور حضرت مولانا جیسے بزرگ سہو ہو جائیں اگر کسی عزیز دوستوں
میں کوئی ثبوت یا کسی کو اس کے متعلق کوئی خاص بات معلوم ہو فقیر کو براہ کرم اطلاع دیں
یہ عاجز نہایت شکر گزاری سے وہ سب حال درج کتاب کردیگا مولانا مرحوم کا تاریخ ۱۸ ماہ
جمادی الاولےٰ ۱۳۱۹ھ بمقام بدایوں انتقال ہوا۔

اسناد علوم باطنیہ

اس میں بھی سر عنوان نام پاک حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ
زینت افزا ہے صرف سترہ پردہ کے واسطہ بظاہر چند حضرات کرام اس نعمت سے
سرفراز ہیں۔

حضرت شاہ غلام محی الدین صاحب قدس سرہ آپ کے چھوٹے دادا
ہیں جن سے اکثر چیزیں خاندانی حضرت اقدس نے حاصل فرمائیں اور بعض اوراد و

اشغال خاندانی کی اجازت پائی قواعد فن تکسیر بشیر حضور اقدس کو آپ سے ملے آپ کا مختصر حال ذکر نسب شریف میں گذرا رحمتہ اللہ علیہ۔

حضرت شاہ شمس الحق عرف تنکا شاہ رحمتہ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام غوث صاحب شہید رحمتہ اللہ علیہ مرید خلیفہ حضور شمس الدین ابو الفضل سید شاہ آل احمد قدس سرہٗ۔

حضور قدس سرہ کے زمانہ کسب اشغال اور خلوات و اربعین میں بحکم حضور حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ نگراں اور خادم تھے بعض فوائد تکسیر و اعمال حضار و دفع جنات اور فن عمل کے حقایق اپنے شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل فرمائے بات یہ تھی کہ نہ خلفائے خاندان کو کوئی حضور سے زیادہ مستحق اور اہل نظر آتا تھا حضور اقدس اپنی گھر کے خادم سے حسب اجازت حضور خاتم الاکابر قدس سرہ پرہیز فرماتے جس خلیفہ خادم حضور اچھے صاحب رحمتہ اللہ علیہ یا خادم حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کو آپ ملتے وہ اپنا شان سمجھکر تمام نعمتیں دینے کو حاضر تھے لیکن حضور غنی تھے سوائے ایک اجازت تسبیح اور ایک سلسلہ قادریہ منوریہ کے جو حضور نے صرف بوجہ سلسلہ آئمہ کرام علیہم السلام نور قرب واسطہ حضور غوثیت رضی اللہ عنہ غالباً پسند فرمایا ہوگا آپ نے حافظ شاہ علی حسین صاحب مرادآبادی قدس سرہ سے لیا جو خاندان برکاتیہ کے بھی خلیفہ تھے کسی خادم خاندان سے کبھی کچھ نہیں لیا شاہ شمس الحق صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا بتاریخ ماہ سنہ بمقام مرادآباد انتقال ہوا

مفتی ملک سید عین الحسن صاحب بلگرامی رحمتہ اللہ علیہ درسگاہ حقایق و رہ معلے میں معلم تصوف و حقایق تھے اور بمارے حضور کے استاد تھے آپ کے مکاشفہ کا تذکرہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے حال میں ضمناً گذرا بڑے مرتاض نہایت بزرگ تھے بتاریخ ماہ سنہ بمقام انتقال فرمایا

مولوی احمد حسن صاحب محدث مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ بعض فوائد علم حدیث حضور اقدس نے آپ سے حاصل فرمائے اور بتاریخ ۷۔ شعبان ۱۲۸۵ھ سند مسلسل بالاولیہ مولانا ممدوح سے آپ کو ملی بتاریخ ۱۶۔ ماہ صفر ۱۳۰۰ھ روز یکشنبہ بعد طلوع آفتاب وقت اشراق مولانا مرحوم کا انتقال ہوا۔

حضرت حافظ شاہ علی حسین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرید وخلیفہ حضرت محمد محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور طالب وخلیفہ ہمارے حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے تھے نیز آپ کے جد لطیف حضرت شاہ غلام حسین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ حضور سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اجازت وخلافت حاصل تھی ان نسبتوں سے حضور اقدس قدس سرہ نے اجازت عمل حرز یمانی بحکم حضور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور سلسلہ قادریہ منوریہ اور سند تسبیح حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمائی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ ماہ سنہ بمقام مرادآباد انتقال فرمایا اور محلہ بغیبہ میں دفن ہوئے۔

حضور اقدس قدس سرہ نے ابتداءً اپنے آبائے کرام کے اساتذہ کے نام پر ایک صیغہ درود تصنیف فرمایا جس کا نام الصلوٰۃ البہیۃ علی اساتذتی ومشائخ اجدادی جو بیاض خاص میں حضور اقدس کے قلم مبارک کا لکھا ہوا فقیر عاجز کے پاس موجود ہے بیشتر اسمائے مبارک حضرت اقدس کے استادوں کے اس سے لئے ہیں بعض دوسری تحریرات اور روایات ثقات سے لکھے گئے ہیں۔

معذرت فقیر حقیر سے جہاں تک تحقیق ہو سکا حضور اقدس قدس سرہ کے تمام اسمائے اساتذہ ان ظاہری وباطنی کا ذکر کیا جو غالبًا نہایت کوشش اور ثبوت سے فراہم ہوئے لیکن مصنف اکمل التاریخ نے حضرت اقدس قدس سرہ کو حضرت مولانا مولوی محمد فضل رسول صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد لکھا ہے ہمکو بعد اس کے کہ حضرات مدرسہ کا حضرات مارہرہ سے
مستفیض ہونا یقیناً معلوم ہے اور بعد اس کے کہ عالم ظاہر میں حضور اقدس قدس سرہ
کو حضرت مولانا مرحوم کے شاگردوں کے شاگردوں کا شاگرد ماننے میں عذر نہیں ایسی
صورت میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت شاگردی میں اگر یہ نسبت صحیح ہوتی
نہ کچھ عذر تھا نہ کوئی شرم آنے کی بات تھی لیکن حقیقتاً یہ واقعہ غلط ہے ہم نے نہ کبھی حضرات
مدرسہ عالیہ قادریہ میں اس کا کوئی دعویدار دیکھا نہ سنا نہ کبھی حضور اقدس کی زبان سے
باوجود ہزاروں بار تذکرہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی ایسا لفظ سنا جس سے تعلیم
باطنی اس متن غلط کا حاشیہ لغو ہے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ بھی مدرسہ کے
شاگردوں کی ہے چند رسالوں میں حضور مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
شاگردوں کی فہرست لکھی گئی اور چھپی اگر یہ واقعہ صحیح ہوتا تو حضور اقدس ایسے شخص نہ تھے کہ
ترک فرمائے جاتے اور حضرت مولانا مولوی عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا علم
نہ ہونا دیکھیے تحفہ فیض اسی طرح حضرت اقدس نے اپنے اساتذہ کل سلسلہ درود میں ارقام فرمائے
ان میں بھی ذکر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادہ رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں فرمایا
باوجودیکہ بیشتر وہ حضرات بھی درج ہیں جن سے شاید کوئی سبق پڑھا ہو دیکھو بیاض نوری
ہم نے سالہا سال حضور اقدس قدس سرہ اور مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے اس میں شک
نہیں کہ یہ نسبت شاگردی اور حصول فیض بالکل غلط ہے لیکن حضرت مولانا رحمۃ اللہ
علیہ حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے استاذزادہ ہیں حضور اقدس کے استاد کے استاد ہیں
اور ایک استاد کے بھائی ہیں۔ اگر ہم شاگرد ہونا مان بھی لیں جب بھی کوئی علو و فخر سید
زادوں مرشد زادوں پر حاصل نہیں ہوتا جو بانی سجادہ یہ مجیدیہ ہیں وہ خادم خانہ زادہ
ہیں قاضی القضاۃ مولانا شہاب الدین دولت آبادی قدس سرہ اپنے رسالہ مناقب السادات
میں تحریر فرماتے ہیں ہر کہ پیش شاگرد پدر خود خواند شاگرد نباشد و اورا نشاید کہ بنظر

آستانِ وی نگرد از انکہ نعتے کہ اورا از پدیشش رسیدہ بود او ہماں نعمت بہ پسرش رسانیدہ
امیں و سیلہ باشد نہ ولی نعمت فہم من فہم وجہل من جہل۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
اس مسئلہ کو خوب صاف کر دیا اور حق واضح ہو گیا واقعی اگر آقا زادہ نے خادم سے
یا خادم زادہ سے کچھ لے لیا تو یہ خادم نوازی ہوئی نہ احسان کشی ان حضرت کرام کا
باوجود استغنا اور کثرت خدام و خلفا کسی خادم سے اخذ عزت افزائی ہے نہ گدائی
کہ حقیقی شاہزادہ ہیں اور سب ان کے در بار کے خادم حنفیہ خانوادہ جو قاص پروردہ
نمک ہے مسلم کہ شجرۂ مجیدیہ دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور صدہا خلفا ہزاروں مرید ہیں کے
موجود ہیں لیکن دوستو یہ اصل شجرہ آل احمد بیگ ایک ہزاروں پر بہار شاخوں میں سے
ایک شاخ ہے ان حضرات کرام کے باکمال ہونے میں گفتگو نہیں ان کے فضائل سے
انکار نہیں حضرات کرام مدرسہ علیہ عالیہ قادریہ کو جو تشریف لے گئے ہم آپ سے
بہت زیادہ واجب التعظیم اور مجموعہ کمالات مانتے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین لیکن اللہ ہے
ہاتھ سے نہیں دیتے اور فرع کو اصل پر نہیں بڑھاتے حقیقتاً فرع کا انتہائے کمال
یہ ہے کہ وہ مثل اصل ہو جائے اصل سے بڑھ جانا غیر ممکن کہ فرع فرع ہی رہے گی
کیا متوسلین خانوادہ برکاتیہ میں سوائے حضرات مدرسہ علما کملانہ مگر وہ جیسے پھر
خصوصیت برتنا اور صاحبزادوں کو سمجھنا عزت افزائی تھی اور وہ بات اکابر مدرسہ
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مانتے تھے آہ وہ لوگ بہت کم باقی ہیں جن کو دونوں گھرانوں سے
خلوص اور تعلق و ارادت ہو اور ان حضرات کی باہمی رسم و راہ دیکھے ہوں جو زندہ ہیں
ان کا دور ختم ہو گیا خاموش و حیران ہیں۔ آں حضرات اقدس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
کو ہم نے خوب دیکھا ہے ان کا سا ادب آج نہیں نظر نہیں آتا حسب فرق ترقی ہی ہوتی
ہوتی جاتی تھی سب اسی آستانہ عالیہ سے سمجھتے تھے اور گویا فرماتے تھے ؎

بلند مرتبہ زیں خاک آستاں شدہ ام ٭ گدائے کوئے توام گو آسماں شدہ ام

مختصر دو واقعہ اپنے دیکھے ہوئے ایک سنا ہوا عرض کرتا ہوں ذرا نظر انصاف دیکھئے کہ بھلا یہ
حضرات اپنا علو آقا زادوں پر گوارا فرما سکتے تھے ۱۲۸۵ھ ہجری میں یہ عاجز حاضر مدرسہ
عالیہ ہوا صبح سے شام تک حاضر رہتا حضرت صاحبزادہ سید حسین حیدر صاحب زید مجدہم
حجرہ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور مدرسہ میں پڑھتے ہیں حضرت مولنا فضل رسول صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ صاحب کا وقت ملاقات مقرر فرما دیا تھا نو بجے صبح کے
یہ تشریف لیجاتے اور السلام علیکم سے تحیت ادا فرماتے ہمیشہ دیکھا ہے کہ ادھر صاحبزادہ صاحب
نے السلام علیکم فرمایا ادھر حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ وعلیکم السلام فرماتے ہوئی چارپائی سے
اتر کر فرش پر مودب ہو بیٹھے اگر کوئی خاص بات نہ ہوئی تو خیر و عافیت مزاج پرسی ہو کر
صاحبزادہ کو رخصت فرمایا ارشاد فرماتے میں ضعیف ہو گیا ہوں ضعیف ہوں آپ تشریف
لائے اور میں نے تعظیم نہ دی تو میرا ایمان جاتا رہے گا یہی مناسب ہے کہ مجھکو اطلاع ہو یا وقت
مقرر ہو یہ ایک دو بار نہیں سالہا سال کا دیکھا ہوا واقعہ ہے۔
دوسرا واقعہ عصر کا وقت ہے حضرت مولنا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ زینہ علیا
املی کے درخت کے قریب پلنگ پر تشریف فرما ہیں سب حضرات مدرسہ حاضر ہیں کہ جناب
حضرت سید مولانا میاں صاحب قبلہ تشریف لائے اور مدرسہ میں داخل ہوئے پھر اشارہ
سے حضرت مولنا مولوی محمد عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو طلب فرما کر کچھ آہستہ
باتیں کیں اور فوراً واپس ہونا چاہا اب یہ یاد نہیں کہ کس طریقہ پر حضرت مولنا مرحوم کو یہ
معلوم ہو گیا کہ اس جلسہ میں حضور اقدس میاں صاحب قدس سرہ تشریف فرما ہیں میں
نہ اس حالت کا ٹھیک بیان کر سکتا ہوں نہ وہ الفاظ جو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی زبان
پر تھے قلم سے نکلتے ہیں اللہ اکبر شان جلال میں چہرہ مبارک سرخ ہے آنکھوں سے متصل
آنسو جاری ہیں کرتہ کے گریبان میں ہاتھ ڈالکر اوپر ٹکڑے کر کے علیحدہ پھینکدیا ہے
بار بار سر مبارک املی کے تنہ میں مارتے ہیں کبھی ریش مبارک ہاتھ میں ہے اور فرماتے

ہیں مولوی فضل رسول اتنے بڑے آدمی ہو گئے کہ صاحبزادہ تشریف لائیں اور یہ قدمبوسی
بھی نہ ہوں کیا آنکھوں کے ساتھ ایمان بھی جاتا رہا وغیرہ وغیرہ مدرسہ میں ایک کسی کی طاقت
نہ تھی کہ روبرو جا سکے اور کچھ عرض کر سکے سب پریشان ہیں اور کوئی قریب نہیں جا سکتا
حضور اقدس میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بڑھے اور قریب آکر بعد سلام علیک فرمایا
حضرت میں نے اشارہ سے ان سب حضرت کو منع کر دیا تھا مجھکو واپس ہونا تھا اطلاع
میں مجھکو دیر اور حضرت کو تکلیف ہوتی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ روتے جاتے ہیں اور قدم
حضور کے تھامے ہوتے ہیں اور فرما رہے ہیں کچھ بھی نہ تھا لیکن بے سلام تو کر سکتا تھا خدا
شاہد ہے سچا آنکھوں کا دیکھا واقعہ ہے غالباً ہمارے مخدوم مولانا صاحب احمد صاحب و مولانا
فضل احمد صاحبان کو بھی یاد ہوگا اور آنکھوں سے دیکھا ہوگا۔

تیسری روایت خود حضور صاحبزادہ سید حسین حیدر صاحب زید مجدہم فرماتے ہیں
کہ بزمانہ قیام مدرسہ علاوہ اور اکرام کے ایک خاص معاملہ یہ تھا روزانہ بعد نماز فجر حضرت
مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے میرے حجرہ میں تشریف فرما ہوتے اور
مجھکو چارپائی پر لٹاتے اور میرے پاؤں پکڑ کر میرے انگوٹھے اپنی آنکھوں پر پھیرتے
میں عذر کرتا اور شرماتا فرماتے صاحبزادہ دوا لگاتا ہوں آنکھ کا درد کم ہو جاتا ہے۔

سبحان اللہ کیا پیرزادوں کی عظمت تھی اور کیسا ادب پایا ایسے ہزاروں واقعات
تھے بات یہ ہے کہ ہمارے اسلاف بوسنا سنت مارہرہ کا ادب اور وفا کرتے تھے۔
آج ہم اور ہمارے احباب پیر و مرشد کا بھی نہیں کرتے انا للہ وانا الیہ راجعون
گو بے محل ہے مگر ایک واقعہ یاد آگیا لکھے دیتا ہوں والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ مارہرہ میں تھانہ دار تھے
ان دنوں حضور سید امجد قاضی امام بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضور سید شاہ آل احمد اچھے میاں
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانب آشوب چشم علیل ہیں دو تین روز دوا کی درد اور بڑھتا تھا نہ
سپاہی کو ساتھ لیکر آستانہ عالیہ تک پہنچے اور حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے قدمبوس ہوگئے

اور آپ کی پاپوش اُٹھا کر آنکھوں میں لگانا شروع کی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ روتے ہیں بھائی کیا کرتے ہو عرض کرتے ہیں صاحبزادہ آنکھ میں دوا لگاتا ہوں اُسی وقت اُسی جلسہ میں آنکھ کی سرخی و درد جاتا رہا کیا لوگ تھے کیسا اچھا اعتقاد تھا کتنے باادب تھے کیسے خوش نصیب تھے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

باب دوم

تقسیم اوقات و ریاضات

بعد تحصیل علوم ظاہری و تکمیل باطنی حضور اقدس قدس سرہ کی عادت کریمہ تھی کہ طہارت فرما کر نماز تہجد ادا فرماتے اور اوراد و اشغال معمولہ خاندان میں مشغول ہو جاتے نماز صبح کے واسطے وضوئے تازہ فرما کر سنن مصلے پر پڑھکر بحالت صحت مسجد میں تشریف لیجاتے اگر کوئی شخص جو قرآن کریم باقاعدہ پڑھتا اور کم از کم مسائل طہارت و نماز و جماعت جانتا ہو حاضر پاتے اقتدا پاتے ورنہ خود حضور نماز پڑھاتے بعد نماز ابتدا کو بھر آخر عہد میں باخفا فرماتے پھر بعد دعا وظایف معمولہ پڑھکر صلوۃ اشراق و چاشت سے فارغ ہو کر کچھ سبک ناشتہ نوش فرماتے اب خدام حاضر ہوتے اور ضروری معروضات پیش کرتے نقوش و ادعیہ مرحمت ہوتے بعض خدام کو اُس دن کے لئے ہدایات ضروریہ ملتیں کسی کتاب سلوک و فقہ و سیر کا مطالعہ بھی ہو رہا ہے حاضرین سے فوائد ضروریہ بھی بیان ہوتے جاتے ہیں اگر کسی جگہ تشریف لیجانا یا دعوت منظور فرمائی ہوتی قریب زوال تشریف لیجا کر باوضو کھانا تناول فرماتے بیشتر حاضرین شریک ہوتے کسی کو کوئی شے خاص مرحمت ہوتی بعض مریضوں کو کھانے میں سے کچھ تناول فرما کر مرحمت ہوتا فارغ ہو کر پان نوش فرماتے اور فوراً پان تھوک دیتے اور کلی سے منہ صاف فرماتے اب جماعت عام مرحمت احباب خواص حاضر رہتے وہ اپنے اپنے معروضات پیش کرتے سب کے جواب مرحمت ہوتے

کبھی کوئی کتاب ملاحظہ فرماتے اور کبھی [illegible] حضور اسعد العارفین [illegible]

قدس سرہ کتاب سرہانے رکھکر آرام فرماتے اب صرف دو ایک خدام [illegible]

رہتے موسم گرما میں پنکھا جھلتے ورنہ باہستگی پاؤں دابتے [illegible]

اور قدرے زیادہ گرمی میں آرام فرما کر اٹھ بیٹھتے اور طہارت فرما کر نماز ظہر [illegible] ادا

فرماتے بعد نماز قرآن کریم کی منزل پھر دلائل الخیرات شریف حصین اور بعض [illegible]

دربار عام ہو جاتا اور خدام حاضر ہو کر معروضات پیش کرتے ڈاک [illegible]

بیشتر اسی وقت میں ارقام فرماتے اور حاجت روائی مخلوق خدا میں [illegible]

یہ خاص کام ہے مصروف ہو جاتے کچھ تحریر بھی ہو رہا ہے معروضات بھی [illegible]

ہیں حاضرین سے نہایت دلچسپ مفید باتیں بھی ہوتی جاتی ہیں خدام [illegible]

کاسۂ فسادہی باتیں نہ خشک [illegible]

حکایتیں ہیں ہر بات میں ایک [illegible] نصیحت اور ہر قصہ میں ایک [illegible]

اور نکتہ ہر جملہ میں ایک ہدایت اور ہر بیان میں ایک [illegible]

اور حسن مضامین سے فیضیاب ہیں اور [illegible] ہمہ تن گوش بنے ہیں [illegible]

حسن خلق خدا کے نوازنے کے [illegible] نہایت کمال تھا

کہ بغیر حکم یا اشارہ کوئی بات نہ کرسکتا ممکن نہ تھا کہ ایک شخص کے عرض حال [illegible]

کر سکے یہانتک کہ تازہ وضو سے نماز عصر ادا فرماتے اور [illegible] معمولہ پڑھکر [illegible] اس وقت

ہیں سکوت فرماتے نماز مغرب تازہ وضو سے پڑھکر کچھ اور [illegible] خوش [illegible]

اور پھر وہی دریائے رحمت و کرم کی طغیانی ہوتی بہت قلیل کھانا نوش فرما کر نماز عشا ادا

فرماتے بعد نماز [illegible] کچھ اوراد [illegible] عرض کرتے بعض ہدایات پاتے اور رخصت

ہونے جاتے یہاں تک کہ مجمع برخاست ہو جاتا اور خدام خاص سے ذکر حضور خاتم الاکابر قدس

سرہ سنتے ہوئے استراحت فرماتے یہ وہ معمولات ہیں جن کو [illegible] خدام نے سالہا سال [illegible]

اقدس قدس سرہ کے التزام سے معمور دیکھا ہے آخر عہد میں بسبب شدت مرض وضعف ونقاہت موتیا میں صبح وشام تیمم فرماتے اور نماز ارکان قیام پر پڑھتے لیکن اکثر بجماعت ادا فرماتے لبقیہ عادات کریمہ میں کچھ تفاوت نہ تھا۔

مختصر یہ کہ تمام اوقات حضور آداب طریقہ قادریہ سے معمور تھے اور یہ انتہا ہے مقام فنافی الغوث ہے حضور اقدس کبھی اپنے مجاہدات کا ذکر نہ فرماتے لیکن اس طرح کہ ایک درویش نے فلاں شغل کیا اور اُس کا یہ ثمرہ ہوا۔ گاہے حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کے بیان تربیت و اصلاح میں ارشاد ہوتا کہ حضور والا نے اس طریقہ سے اصلاح فرمائی اور یہ نتیجہ ہوا ظاہر خرقہ درویشی پر قبائے علم ملبوس تھی لیکن علمائے ظاہر میں یہ بات کہاں کسی کو اُس کی افعال و وضع پر بخطاب خاص ملامت ہو نہ کسی کی خاطر سے بیان احکام شرعیہ میں مداہنت ہو نہ سختی سے نصیحت نہ کسی کا پاس وجاہت ہر بات میں ایک مشفقانہ انداز ہر تقریر میں ترغیب و تحذیر اور احکام شرعیہ کے فضایل و حقایق اُن کے بجالانے کی تاکید بعض حضرات اکابر کے اُن کے متعلق قصص و حکایات اپنے آبائے کرام کے ارشادات و معمولات کا بیان ہوتا خدام سنتے اور فوراً متاثر ہوتے پابندی اوقات و مجاہدات کا پتہ کچھ کتاب وصایا سے ملتا ہے۔

باب سوم

اخلاق شریف و حمایت شریعت واتباع طریقت کے بیان میں

جو کچھ گذارش ہو چکا وہ سب اخلاق حضور اقدس قدس سرہٗ کا بیان ہے مختصراً کچھ اور سنئے ایک رئیس علی گڈھ کو ایک بازاری عورت سے عشق ہوا اور رئیس کو اُن سے محبت و عقیدت و نفرت تھی رئیس نے حاضر ہو کر عرض حال کیا اور مدد چاہی ارشاد ہوا وقت سعادت

نہیں کر سکتا پہلے عہد کیجئے کہ اگر وہ عورت آپ تک پہنچے آپ اُس سے عقد شرعی کر لیں گے
اُنھوں نے عہد کیا تھوڑے عرصہ بعد وہ عورت تائب ہو کر خود حاضر ہوئی اور نکاح ہو گیا۔ اُن کے
انتقال پر اُس کو ایک جائداد وراثتاً ملی جو بادل ناخواستہ اُس نے نذر حضور اقدس کرنی چاہی
لیکن آپ نے انکار فرما دیا۔

اپنے خانوادہ کے خلفا کے رشد اور شیوع سلسلہ سے نہایت خوش ہوتے خلفا کا احترام اور
اُن کے مریدین کا مثل مریدین ذات خاص اکرام فرماتے خاندان مجیدیہ میں جو شفقت و کرم
حضور اقدس کو مولوی حکیم محمد عبد القیوم مرحوم شہید اور مولوی محمد حسن صاحب مرحوم اور مولوی
حکیم عبد الناصر پر تھا جو مریدین حضور تھے وہی شفقت مولوی محمد منیر الحق مرحوم مولوی
محمد ابرار الحق مرحوم مولوی محمد محسن صاحب مرید مولانا محمد عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سے تھی مولانا محمد عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر مولانا محمد عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ
کو خود حضور اقدس نے خرقہ پہنایا اُن کے سر پر [illegible] دست شریف سے باندھا
اور سو روپیہ بطور نذر سجادہ عطا فرمائے یہ حضور کا کرم تھا لیکن مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا
حسن ادب دیکھیے شفیق خواجہ محمد عبید اللہ [illegible] جو اس جلسہ میں موجود تھے
راوی ہیں کہ مولانا مرحوم نے اپنا ہاتھ حضور اقدس کے دست کرم کے نیچے پھیلا دیا کہ حضور
کا عطیہ اس طرح لینا چاہیے اور حضور [illegible] کے دست [illegible] سے روپیہ اُٹھاتے
حضور اقدس [illegible] سمجھتے کہ یہ فقیر کا تبرک ہے [illegible] خدام کے باہمی اختلاف وغیرہ
میں حضور اقدس ہمیشہ اصلاح فرماتے کبھی کسی کو [illegible] دیتے جب نوبت اختلاف مذہب
پہنچی اور ایک گروہ تفضیلی اور مولانا مرحوم کا [illegible] ہو گیا اور اس کا پیدا ہونا اُن کی تشہیری حضور
اقدس قدس سرہ نے اس گروہ سے برات فرمائی اور فرمایا [illegible] حضور اقدس کے استادی مولانا
محمد عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر بنا [illegible]
بسبب اختلاف مذہب [illegible] جو مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے تھا

نہ ملے نہ ملیں گے اور جس محفل میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نہ جائیں گے ہم بھی شریک نہ ہونگے۔

منقبت

بندہ ام بندہ نواز اے احمد نوری توئی	درد مندم چارہ ساز اے احمد نوری توئی
نقشبند کون از خلق تو نقشے خوش بست	خلق و عالم را طراز اے احمد نوری توئی
ایں فضائے ہر دو عالم تنگ جولانگاہ تو	شہسوار یکتا ز اے احمد نوری توئی
عرض حاجت پیش واقف باشد از ترک ادب	خاص محرم دانائے راز اے احمد نوری توئی
ساز با علم و نہ با حسن عمل را زو نیاز	بندہ را سامان ناز اے احمد نوری توئی
بر غلامان عجم رحم اے تو سلطان عرب	وارث شاہ حجاز اے احمد نوری توئی

حسرت عاجز بشمع روئے تو پروانہ ایست
باعث سوز و گداز اے احمد نوری توئی

باب چہارم

ذکر قناعت و سخاوت و عطا و ایثار حضور اقدس قدس سرہٗ

بعد الحمد کتاب سراج العوارف فی الوصایا والمعارف نور ۵۲ صفحہ ۹۷ پر راقم فرماتے ہیں مترجماً ملخصاً۔ سنہ ہجری میں ۱۷ ربیع الاول شریف کی شب میں بعد فراغ فاتحہ حضور قبلہ جسم و جان حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور خاتم الاکابر سیدی و مرشدی وجدی حضور رشیدہ آل رسول احمدی قدس سرہ نے اس فقیر کو مکان سجادہ میں لیجا کر سند طریقت یعنی سجادہ حضور پیر برکات قدس سرہ پر مربع بٹھایا اور خود بدولت دو زانو روبرو بیٹھ گئے اور ایک روپیہ بطور نذر عطا فرمایا اور مبارکباد دی۔ ہم نے سو روپیہ

کمر بند میں باحتیاط باندھ لیا [illegible] تو تلاش کیا نہ ملا معلوم ہوا کہ یہ اشارہ تھا کہ سور کے بعد
خدمت سجادہ فقیر سے متعلق ہوگی [illegible] مال دنیا [illegible] [illegible] ہمارے
پاس نہ رہے گا اور نہ اس کی حاجت ہوگی یہ وہی امر ہے جو [illegible] قدس سرہ نے
کتاب مذکور صفحہ ۵۶ [illegible] دنیا را افعات مال [illegible] است کے [illegible] میں واقعہ
منشی مظفر علی بریلوی حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کا [illegible] اور [illegible] اکابر کی نذر
دینا درج فرمایا ہے جس کے خاتمہ پر افادہ فرمایا ہے [illegible] منفعت قطبیت [illegible] کی خدمت
مارہرہ [illegible] حضور [illegible] عطا ہوئی [illegible] ہے کہ [illegible] [illegible] اور
نذر دینا حقیقتاً تفویض خدمت قطبیت مارہرہ [illegible] دنیا سے عدم
انتفاع تھا جس کی یہ صورت تھی کہ [illegible] آمدنی [illegible]
سرہ کے پاس دو جوڑے کپڑے [illegible] معمولی [illegible]
مدظلہما کو آمدنی جائیداد سے دس روپیہ ماہوار مرحمت فرماتے [illegible]
نمائشی حضور کے پاس نہ دیکھی تحائف [illegible]
سامان جہیز سے حضور کچھ خرید فرمائیں [illegible] چیز [illegible]
فرما لیتے اور اسی وقت سب تقسیم ہوجاتی [illegible]
کو مرحمت فرما دیتے اور کسی کو خبر نہ ہوتی [illegible]
لیجاتے اور ہر ایک کو پارچہ و نقد کوئی چیز مرحمت فرماتے [illegible]
یادگار فرما کر دیا جاتا اور ان میں [illegible] الارحام [illegible] اس عطیہ کا
کبھی ذکر نہ ہوتا اگر خود یہ حضرات تذکرہ نہ فرماتے معلوم [illegible] باخدا [illegible]
تدبیر سے دعوت ہوتی ارشاد فرماتے میاں [illegible] جنس [illegible]
لو اور خاص اہتمام سے تیار کرادو مگر [illegible] کا خیال رکھنا
بعدہ کبھی بعد تیاری کھانے کے فرما دیتے آج ہم نہ کھائیں گے [illegible] تشریف

بھیجاتے اور تمام کھانا اوس گھروالونکو کھلاتے غربا خدام کی معاونت میں بھی اونکا
ستر حال اور احترام مد نظر رہتا جب کسی امیر سے کچھ انکو دلایا ہے ممکن نہ تھا
کہ انکو سایل یا ضرورتمند بنایا جاتا حکم ہوتا فلاں خادم سے نقش کہدوالینا ہم نے
انکو بتادیا ہے۔ فلاں کو اپنے ساتھ لیجاتا اور بکمال احترام رکھنا یہ دعا پڑھینگے
انشا اللہ تعالےٰ کامیابی ہوگی بات یہ تھی کہ ادھر اون امرا خدام کی حاجت پوری
ادھر غربا کی معاونت پھر امرا ان کی عزت کریں اور ان کی خدمت سعادت جانیں
سبحان اللہ کیا کرم تھا اور کیسی غریب نوازی و سخاوت و غیرت تھی ہر خدمت
کی اجرت مناسب کبھی خود مقرر فرما دیتے کہ یہ خدام کبھی زیادہ طلبی نہ کریں اور
قدر حاجت سے زیادہ لینے کے عادی نہ ہوں۔ ہر شخص جو دربار میں پہونچ جاتا
خالی ہاتھ واپس نہ ہوتا۔ چھوٹے سوال پر بڑی نعمتیں عطا ہو جاتیں ایک روز
دربار گرم ہے یہ خادم بھی حاضر ہے عرض کیا آج ایک مسمریزم والے نے عجیب
تماشا دکھایا ایک نابالغ بچہ مشرک کا معمول بنایا اور اوس سے جنت اور اہل
جنت کا حال دریافت کیا گیا اور نہایت دلچسپ قصہ سنا اس کے سیکھنے میں
کچھ گناہ نہ ہو تو خادم سیکھ لے۔ ارشاد فرمایا اسوجہ سے کہ یہ صرف دنیوی
کام کی چیز ہے اور اس کا عامل اکثر خلاف شریعت حکم دیتا ہے ضرور حرام
ہے۔ اصلاً یہ ہمارے قواعد اشراقیہ کا خاکہ ہے یہ حالات ابتدا میں ہر سالک
پر کشف ہو جاتے ہیں لیکن شیخ کامل سالک کو اس مرحلہ میں مقام نہیں
کرنے دیتا فوراً آگے بڑھا دیتا ہے اور اس تماشہ میں محو نہیں ہونے دیتا پھر
جو سالک کہ اس عالم شہادت کے مکاشفہ میں پھنس گیا ترقی سے رہگیا یہ حقائق
ارشاد فرماکر قواعد عشرہ اشراق مکمل معہ نتایج مرحمت فرمائے والحمد للہ علی ذالک یہ کچھ نیا
واقعہ نہ تھا روزانہ یہ سلسلہ جاری تھا ہر سایل و وارد کو سوال و طلب سے زیادہ ملنا سرکار کے دربار کا معمولی دستور تھا

باب پنجم

ذکر تعظیم و تکریم اساتذہ و مشائخ و سادات و علما و صلحا

اول علما و رؤسا

عام علمائے اہلسنت سے بادب و احترام اور رؤسا سے باستغنا و وقار ملتے جن حضرات علما سے خود حضور نے کوئی فن حاصل کیا تھا ان کا خاص احترام ہوتا علما میں جو خصوصیت و اعتقاد حضرت مولانا مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تھا کسی دوسرے سے نہ تھا اور اس کے چند وجوہ تھے۔ اولاً حضور خاتم الاکابر قدس سرہ کا ارشاد کہ علوم ظاہر میں اللہ عز شانہ کے بعد ہم کو ان پر اعتماد ہے ثانیاً ابتدا سے تا وقت رحلت رابطہ محبت ثالثاً حضرت مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی اور خصوصیت اکثر ارشاد فرماتے ہمارے دور میں سنیت کی شناخت محبت مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہے ہرگز کوئی بد مذہب ان سے محبت نہ رکھے گا مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خود تعظیم فرماتے اور خدام کو تعظیم کی ہدایت کرتے۔ ان حضرات کی اولاد سے جن سے خود حضور نے یا حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ نے کچھ تعلیم پائی تھی خاص عزت و محبت سے معاملت فرماتے اور ان کو تحائف و ہدایا مرحمت فرماتے اور کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے حافظ عبد العزیز صاحب خلف حافظ قاری محمد فیاض صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہسوری جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتے علاوہ اعزاز و محبت ہمیشہ نقد و پارچہ رخصتانہ بھی مرحمت ہوتا صرف اسی نسبت سے کہ حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ کے استاد زادہ اور استاد کے اہل قرابت ہیں تمام متوسلان حضرت مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر خاص نظر کرم تھی عمی مولوی انوار الحق صاحب مرحوم کا کچھ مقررہ تھا

جو ہر سفر کے بعد عطا ہوتا برادرم مولوی جیلانی صاحب مرحوم کو بھی ہمیشہ تحائف مرحمت ہوتے علاوہ اس کے جو چیز حضور اقدس قدس سرہ کی ان کو پسند آتی بے تکلف لے لیتے اور حضور اقدس نہایت خوش ہوتے مولنا مولوی سراج الحق صاحب مرحوم بھی مخصوصین میں تھے۔

رؤسا سے ملاقات مساویانہ فرماتے نہ عجز وانکسار نہ علو وافتخار ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق مدارات ضروری پرسش حال کے ساتھ حتی الامکان ناکام واپس نہ فرماتے البتہ وہ اشخاص جو خلاف شریعت معاونت چاہتے محروم عنایت رہتے اور اُن سے حضور اقدس قدس سرہ کو نفرت و وحشت ہو جاتی مثلاً کوئی شخص ایسے کسی معاملہ میں جس میں کسی دوسرے کا حق شرعی ہو اپنی کامیابی چاہتا یا کسی شخص کو ایذا دینا چاہتا ہمیشہ ناکام اُٹھتا اسی طرح اُن علما سے جو طریقہ حقہ اہلسنت سے بعض مسایل میں مختلف ہیں یا جنہوں نے علم کو ذریعہ معاش دنیا ہی کر لیا ہے بلطف و مہربانی نہ ملتے اور خدام کو اُن سے بچنے اور علیحدہ رہنے کی ہدایت فرماتے طالب علموں پر ہمیشہ خاص نظر کرم تھی نقد جنس پارچہ کتاب سفارش ہر قسم کی معاونت فرماتے۔

وصل دوم فقرا و سادات کرام

ہر سالک متشرع فقیر سے وہ کسی خاندان کا بھی ہو نہایت محبت سے ملتے حضرات قادریہ سے خصوصیت برتی جاتی صاحبزادگان کالپی و بالنسبہ ذریت طاہرہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی نہایت تعظیم و توقیر فرماتے سجادہ نشینان و خدام آستانہ حضرات اکابر کی خاطر مدارات فرماتے مجاذیب سے علیحدہ رہنے کی ہدایت فرماتے۔ عام خدام کو حکم تھا کہ ہر ژندہ پوش درویش صاحب سلوک متبع شریعت سے بلالحاظ قادریت و چشتیت بلا غرض دنیوی صرف بقصد زیارت ملو اور سوائے دعا دینی مطالب دنیوی نہ چاہو ہر فقیر کی تعظیم و خدمت کرو اور

اور اس کے خفیہ حالات کا تجسس نہ کرو کم از کم یہ ضروری ہے کہ بلا تحقیق و تفتیش اس کا
کھانا جو حاضر ہو ضرور پیش کریں کہ بہترین خیرات یہی ہے کہ بھوکے کو کھانا کھلانا ہے اور بد
نیک گمان رکھو جس خفیہ کا ظاہر خلاف شرع ہو اس سے صرف کنارہ کش ہو جائیں لیکن اس کی غیبت یا عیب
جوئی خوب نہیں ہے۔

اپنے اصحاب سلسلہ کی بہبود حضور اقدس قدس سرہ کو ہمیشہ ملحوظ رہتی اور جو حق بات ہوتی بلا تکلف فرما دیتے
حضرات سادات کرام کی عزت مدارات فرماتے خصوصیت سے ذکر و شغل میں مشغول یا جب ان کی
بہت تعظیم ہوتی اور ارشاد فرماتے کہ سادات کرام کی تعظیم اس نسبت سے کہ وہ ذریت طاہر
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کرنی چاہیئے دوسری نسبتیں اور حالتیں جو کچھ بھی ہیں
انکا نسب شریف کسی حال میں منقطع نہیں اور یہی موجب تعظیم ہے اگرچہ حضرات کسی غیر
سید سے ارادت یا تلمذ بھی کریں جب بھی شیخ و استاد پر ان کی تعظیم سیادت
ضروری ہے سوائے کسب طریقہ اور کوئی خدمت ان سے نہ لینا چاہیئے اس لئے کہ
یہ مخدوم زادہ عالمیان ہیں اور تمام جہان کے حقیقی اور سچے پیرزادے ہیں جو دولت دین و دنیا
علم و فقر عالم میں ہے سب ان کے گھر کی دی ہوئی ہے اور ان کے ذریعہ سے ہے۔

باب ہشتم حضور اقدس قدس سرہ کی تصنیف و تالیف

فصل اول حمایت شریعت

تصنیف اور درس کی شہرت سے حضور اقدس قدس سرہ کو خاص دلچسپی
نہ تھی نہ مثل علمائے ظاہر مکالمہ و مباحثہ پسند فرماتے لیکن ضرورت کے موقع پر
مفصل مکاتیب جن میں بعض شبہات مخاطب ہو جاتے تحریر فرماتے جو عجیب حقائق پر
شامل ہوتے تاہم بعض تحریرات بطور رسالہ بھی خدام کے التماس پر مرتب ہو گئے
اور بعض طبع ہو کر شائع بھی ہو گئے۔

۱۔ مصفیٰ فی عقائد ارباب التقیٰ یہ بزبان اردو عقائد اہلسنت کے بیان میں

نہایت مختصر اور مفید بچوں کی تعلیم کے مناسب بلکہ ضروری رسالہ ہے ابتدا میں جب بچے عقاید سے واقف ہو جاتے ہیں بد مذہبوں کا قابو نہیں رہتا اور ان کے فریب اور شبہات سے حفاظت ہو جاتی ہے یہ رسالہ طبع ہو کر شایع اور تقسیم ہو گیا۔

سوال و جواب یعنی اردو زبان میں مختصر مسئلہ تفضیل کا فیصلہ ہے اور حق بہ تحقیق سے مالامال ہے تفضیلیہ باوجود کوشش اور اجتماع حضرات تفضیلیہ اس کا جواب نہ ہو سکا طبع ہو گیا۔ **اشتہار نوری** ایک مفید مختصر تحریر تنبیہ و تشویہ ندوہ متعلق ہے جس وقت بعض علما اہلسنت سکا یہ اہل ندوہ سے دھوکا کھا کر شامل ندوہ تھے اون کی تنبیہ اور اکثر فوائد جلیلہ پر شامل ہے طبع ہوا شایع ہو گیا۔

تحقیق التراویح یہ رفع تلبیس غیر مقلدین میں اثبات بیست رکعت تراویح اقوال جلیلہ فقہائے حنفیہ کرام سے مکمل و مرتب فرما کر شایع کر دیا۔

دلیل الیقین من کلمات العارفین

تفضیل کلی حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا اثبات حضرات تفضیلیہ کے شبہات کا ازالہ نہایت وضاحت سے فرمایا گیا بڑا مستند اور مفید رسالہ ہے خصوصاً اون حضرات تفضیلیہ پر جو کہتے تھے کہ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما صرف فقہا اور علمائے ظاہر کا مسلک ہے عرفائے اہل طریقت تفضیل حضور سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کے قائل ہیں۔ حجۃ اللہ ہے ہر طبقہ کے عرفا و صوفیہ قدست اسرارہم کے اقوال سے ثابت فرمایا گیا ہے کہ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما

عنہما سے سلسلہ اہلسنت ہی عام اکابر عو قائد ثناء تا جداران مارہرہ قدست اسرارہم کی محققانہ تصریحیں صاف ظاہر کرتی ہیں کہ یہ حضرات شیعی نہ تھے اور اہلسنت سے خارج جو کچھ گفت و شنید ہے وہ علماء سے ظاہر نہیں ہے یہ حضرات بلا اختلاف اسی سلسلہ کے سالک ہیں قابل زیارت رسالہ ہے بزبان فارسی ہے چھپکر شایع ہو گیا ہے لاجواب تھا لہذا لاجواب ہے۔

عقیدہ اہلسنت بحار بین خمس دو فاتحہ و نصاوات

یہ رسالہ بزبان اردو ہے اور حسب ارشاد حضور خاتم الاکابر قدس سرہ تصنیف ہوا ہے نہایت مفید رسالہ ہے ہنوز طبع نہیں ہوا ہے۔

وصل دوم

لطائف طریقت

کشف القلوب یہ رسالہ بیان کسب ابتدائی سلوک میں ہے بزبان اردو نہایت مفید سالک ہے بعض اشغال و اوراد خاندانی اور ان کے طریقہ بیان ہوئے ہیں طبع ہو کر شایع ہو گیا ہے۔

النور والبہاء فی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء اس رسالہ میں سلاسل و اسناد احادیث صحاح و مسلسل بالاولیہ و حصن حصین و دلائل الخیرات اسماء اربعینہ مصافحات اربعہ مشابکہ حدیث مسلسل بالاضافہ و اسناد حرز یمانی و قرآن کریم و تسبیح و سلسلہ علیہ قادریہ قدیمہ و احدیہ و کالپویہ جدیدہ و رزاقیہ و منوریہ سہروردیہ چشتیہ و نقشبندیہ و مداریہ و علویہ جو چند طریقوں سے پہنچے ہیں درج ہیں بزبان عربی نہایت مفید رسالہ ہے طبع ہو کر شایع ہو گیا ہے اس کے آخر میں بہ نہایت اختصار نسب کریم بھی درج ہے انشاء اللہ عنقریب مع اسناد و قصائد و ادعیہ خاندانی اور نقل سند و اجازت حضور

مرشدی قدس سرہ اور بعض اور نادر چیزوں کے طبع ہو گا۔

سراج العوارف فی الوصایا والمعارف ۱۳۱۳ھ میں تصنیف ہوا اس میں بیشتر وصایا اور ہدایات ہیں متفرق فوائد فقہ و کلام و حدیث و تصوف و سیر و سلوک ہیں جو نہایت خوبی سے درج ہیں کچھ حضور پرنور قدس سرہ نے اپنے سلوک کے حالات بھی درج فرمائے ہیں عجب پر نور تصنیف ہے جو فوائد اس میں مندرج ہیں مجموعاً ان کا کسی ایک جگہ کہیں پتہ نہ ملیگا۔ حضرات مریدین خانوادہ برکاتیہ کو اس کا دیکھنا پڑھنا پاس رکھنا اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے طبع ہو کر شایع ہو گیا ہے۔

الجفر۔ ایک مختصر رسالہ بزبان اردو ہے جس میں خاص ایک قاعدہ مفیدہ لاندکو رہی یہ وقت عطائے قواعد جفر خاص اس خادم کو مرحمت ہوا تھا غیر مطبوعہ ہے۔

النجوم یہ ایک نہایت مختصر رسالہ نجوم وہ چیزیں جن کا جاننا اور جن کی رعایت ایک عامل و جفار کو ضروری ہیں اس میں درج ہیں اور بہت عمدہ اور پر فواید نقشوں پر شامل غیر مطبوعہ ہے۔

تخییل نوری مجموعہ اشعار عربی و فارسی و اردو جو گاہ گاہ اتفاقیہ نظم فرمائے گئے ہیں یہ ۱۳۱۶ھ میں مرتب و طبع ہو کر شایع ہو گیا تبرکاً چند اشعار فارسی و اردو درج کیے جاتے ہیں۔

دور آنکھوں سے ہیں اور دل میں ہے جلوہ ان کا ‌ ‌ ساری دنیا سے نرالا ہے یہ پردہ ان کا

دل کی آنکھوں سے کرے کوئی تماشا ان کا ‌ ‌ نگہ دیدۂ ظاہر سے ہے پردہ ان کا

آہ اب ڈھونڈنے جائیں تو کدھر جائیں ہم ‌ ‌ جلوہ تجھ میں بھی نہیں ای دل شیدا ان کا

حشر کے غم میں مبارک ہو عدو کو ماتم ‌ ‌ عید ہے ہم کو کہ دیکھیں گے تماشا ان کا

دیکھ ہی لیں گے کسی شکل سے مشتاق لقا ‌ ‌ لاکھ پردوں میں رہے جلوۂ زیبا ان کا

انتظار دل مشتاق کی کچھ حد نہ رہی ‌ ‌ کیا قیامت کو کہیں وعدۂ فردا ان کا

چھوڑ دو تھوڑی سی جگہ ہم کو بھی محشر والو
طور سینہ [illegible] ہے

[illegible] دیکھنے [illegible] ہیں تماشا اُن کا
[illegible] آن کا

واہ کیا [illegible]
تو نے بھی [illegible]
آئینۂ دل کا لئے بیٹھے ہیں ہم [illegible] منتظر
رخصت سے [illegible] مدت [illegible]
تو نے تو دو گیسوؤں [illegible] پیچ

[illegible]
پاس [illegible] کا
[illegible] کس [illegible] رخسار کا
[illegible] رخسار کا
پاس [illegible] چاہئے تھا [illegible] کا

نگاہوں میں سب ہیں جو پردے میں تو ہو
خودی کا جو پردہ اٹھے تو نہاں ہیں
نہ میں تم سے مخفی نہ تم مجھ سے پنہاں
نہ میں تو [illegible] ہوں نہیں ہیں نہاں
سوا تیرے پھر کون کون و مکاں ہیں

[illegible] سب [illegible] تو [illegible] ہے
نہ ہم اور کچھ ہیں نہ کچھ اور تو ہے
خفا اس میں ہرگز نہیں مو بمو ہے
نہ تو میں ہوا ہے نہیں تو ہی تو ہے
وہاں تو ہی تو ہے یہاں تو ہی تو ہے

موحد ہے نور آبادی میں [illegible]
نہ سب تو ہی تو ہے کہ بس تو ہی تو ہے

دل عشاق میں اے جان کیسا [illegible] ہے
شغل [illegible] ہیں ضیا [illegible]
[illegible] تم نے رقیبوں کو جتایا [illegible] حیف
[illegible] تیرے خطوں میں [illegible]

پہلے ہی تو [illegible]
حسرت آئی [illegible]
[illegible] اس عاشق [illegible]
رشک [illegible]

ہم تو فرقت کی بلاؤں میں چلا ہے تو بھی

جیف اما حیف کہ تم اس کے حسین بچوں نہ ہوئے

صلوٰۃ غوثیہ شجرہ علیہ عالیہ قادریہ بطور درود مع اسماء حسنیٰ و اسمائے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتب فرماکر ارشاد فرمایا کہ ہر مرید قادری برکاتی کو ضرورت ہے کہ اگر اور کچھ نہ کر سکے تا ہم یہ معجزہ فرمودہ ہے طبع ہو کر تقسیم ہو گیا۔

صلوٰۃ معینیہ شجرہ چشتیہ بہشتیہ بطور درود ہے اور اس کے ورد کا بھی حکم ہے طبع ہو کر تقسیم ہو گیا۔

مجموعہ اس میں نو ونہ نام باری تعالیٰ عز سلطانہ نو ونہ نام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو ونہ نام حضرت سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نو ونہ نام حضرت سیدنا امام حسن مجتبےٰ علیہ السلام نو ونہ نام حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام نو ونہ نام حضرت سیدنا الشیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع ایک بڑی شاندار دعا کے ترتیباً درج فرمائے۔

صلوٰۃ نقشبندیہ یہ بھی بطور مذکورہ بالا درود اور موسوم بصلوٰۃ نقشبندیہ ہے ننانوے صیغہ ہیں ننانوے القاب کریمہ سے نام حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مع اسماء حسنیٰ و اسمائے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر ہے۔

صلوٰۃ صابریہ صلوٰۃ الی الحلائیہ صلوٰۃ من الیہ اسی طور پر مندرج ہیں۔ یکم شوال ۱۳۱۱ھ میں بمقام آگرہ جمع فرمایا ہے اس کے اختتام پر دعا ہے جس میں فرماتے ہیں۔

الٰہی بہ برکت صلوٰۃ محمدیہ کہ جس کے ۹۹ صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ الانبیا کے جس کے سو صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ الملٰئکہ کہ جس کے سب صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ الخلفا کے جس کے [illegible] صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ [illegible] کہ جس کے [illegible] صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت حضرات عشرہ مبشرہ کہ جس کے [illegible] صیغے ہیں
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ [illegible] کہ جس کے [illegible]
الٰہی بہ برکت صلوٰۃ غوثیہ [illegible] صیغے ہیں

الہی بہ برکت صلوٰۃ نسب غوثیہ کے جس کے ۴۲ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ واحدیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ اویسیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ محمدیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ شمسیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ احمدیہ کے جس کے ۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ سہروردیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ مداریہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ صابریہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں

الہی بہ برکت صلوٰۃ حسینیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ جیلیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ برکاتیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت منیریہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ [illegible] کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ الائمہ کے جس کے چار صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ نقشبندیہ کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں
الہی بہ برکت صلوٰۃ [illegible] کے جس کے ۹۹ صیغہ ہیں

الہی بہ برکت ان اشعار و سو [illegible] [illegible] اسمائے اہل قرابت و احباب و اہلبیت [illegible] کی خوبیاں عنایت فرما العلیہ الصلوٰۃ [illegible] حضرت شاہ حقانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ آل رسول [illegible] شاہ اولاد رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ غلام محی الدین صاحب [illegible] شاہ [illegible] عالم حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ ظہور حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ نور مصطفیٰ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ شاہ حبیب حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید یوسف حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ آل حسین [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید تقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید حاجی عبد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید غلام مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سید محمد [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید [illegible] [illegible]

صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ امام المعروف بشاہ گدا رحمۃ اللہ علیہ شاہ نجات اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ
سید برکات بخش المعروف شاہ ڈھنکا ڈی رحمۃ اللہ علیہ شاہ اکبر صاحب الملقب بہ حضرت بخش
رحمۃ اللہ علیہ شاہ امیر حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ مقبول عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شاہ مخدوم عالم صاحب رحمۃ اللہ شاہ صاحب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سید سید عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید مقبول عالم
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید خورشید عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ فیروز صاحب
رحمۃ اللہ علیہ شاہ یحیٰی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شاہ ابو الفتح صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید ابو الخیر صاحب
رحمۃ اللہ علیہ شاہ عظمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ رحمت اللہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سید غلام مصطفےٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۔ سید عبد النبی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سید عزیز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید ولی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بعدہٗ صلوٰۃ الاقربیہ ان سید جمال علی عرف کلو میاں سید سردار علی معروف
سلو میاں سید مہر علی سید احمد عرف بانکے میاں سید حافظ علی صاحب ۔ حافظ
سید نور زماں سید رسول عرف لالا میاں سید رحم رسول عرف بالا میاں
سید عنایت رسول عرف منجھے میاں سید بندہ علی عرف بدلے میاں سید
عطائے رسول سید فدائے رسول سید فضل رسول عرف رنگیلے میاں سید
شرف رسول عرف لڑیتے میاں سید کرم رسول عرف رسیلے میاں سید
ولایت علی عرف امراؤ میاں سید وزیر علی سید مظہر علی سید گلزار احمد رحمۃ اللہ علیہم
اجازۃ صلوٰۃ المرضیہ لفقرا ۱۲۱۶ھ وبہ اس میں اکثر خلفائے خاندان
کے نام ہیں ۔ بعدہٗ صلوٰۃ القدسیہ الکاظمیہ اس میں سید ابو سعید
رحمۃ اللہ علیہ سیدنا سید محمد رحمۃ اللہ علیہ سید احمد رحمۃ اللہ علیہ ۔ شیخ یونس

استاد حضرت سید محمود رحمۃ اللہ علیہما مولوی محمد جان حاجی جی آستانہ سید محمد رحمۃ اللہ علیہما سید شاہ
فضل اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید سلطان مقصود رحمۃ اللہ علیہ سید سلطان سعد رحمۃ اللہ علیہ
سید سلطان ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سید احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ
سید فخر الدین احمد سید خیرات علی رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ سید
کاظم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کا بڑا گرام سید شاہ لطف اللہ
عرف شاہ دلدار رحمۃ اللہ علیہ سید شاہ عظمت اللہ [illegible] سید نور علی رحمۃ اللہ علیہ
سید ابوالحق رحمۃ اللہ علیہ سید آل [illegible] رحمۃ اللہ علیہ جد شیخ فضل اللہ بادی
رحمۃ اللہ علیہ شیخ [illegible] یحییٰ عرف [illegible] رحمۃ اللہ صاحب شیخ
قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ احمد صلی اللہ علیہ [illegible] اساتذہ حدیث
اس میں سید محمد باقر حکیم [illegible] سجادہ [illegible]
رحمۃ اللہ علیہما مولانا مولوی محمد [illegible] مولانا
شاہ سلامت اللہ صاحب بدایونی شاہ عبد العزیز صاحب [illegible] مفتی محمد عوض
صاحب بریلوی شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی [illegible]
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین استادان حضور خاتم الاکابر [illegible]
بعدہ اپنے اساتذہ کرام [illegible] -

یہ عجیب مجموعہ ہے اس میں بہت [illegible] حضرت صاحب
سجادہ دامت برکاتہم نے اجازت [illegible] اور آئے گا۔

اسرار الاکابر کا تیار یہ آپ ہی تصنیف حضور [illegible] ہے [illegible] نکات
غریبہ اور اسرار عجیبہ پر شامل ہے بیشتر اسرار خاندانی اجمال و تفصیل اس میں درج ہیں
یہ خادم اس کی زیارت سے مشرف ہوا ہے سبحان اللہ عجب مرقع زینت اور برکات کا گنجینہ
ہے یہ بھی بجانب حضور صاحب سجادہ دامت برکاتہم طبع ہو گا۔

مجموعہائے اعمال و اشغال ان کا شمار نہیں قریب قریب چند مجموعہ ہر سال میں خود
حضور کے قلم سے تحریر ہو جاتے تھے کبھی قبل از تکمیل کسی خادم کا نام معین فرما دیا کبھی بعد
تکمیل کسی کو مرحمت ہو گیا بعض خدام سادہ مجلد حاضر کرتے کہ اس پر حضور کچھ ارقام فرما دیں ان
میں بیشتر نقوش و ادعیہ و اعمال کثیر فوائد و اشغال ہیں غالباً خدام حضور میں شاید ہی کوئی
ایسا ہو جس کے پاس چند اجزا نقوش و ادعیہ کے نہ ہوں اکثر خدام کے پاس بڑے بڑے
مجموعہ ہیں چند کا ذکر کروں۔

منجملہ ان کے ایک بڑا ضخیم مجموعہ حضرت اخی معظم مولوی غلام قنبر صاحب مرحوم کے
پاس تھا جو حضور اقدس نے مرحمت فرمایا تھا اس میں متفرق اعمال و اشغال طرق ترتیب
نقوش فوائد علم نجوم وغیرہ وغیرہ بہت چیزیں ہیں اس کا حجم سو ورق سے زیادہ حجم ہے
بالفعل عزیزی مولوی غلام زکریا سلمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

منجملہ ان کے ایک عمدہ مجموعہ مخدومی مولانا حافظ شاہ محمد عمر صاحب دہلوی دامت برکاتہم
کے پاس ہے۔

منجملہ ان کے ایک نہایت نادر اور عمدہ مجموعہ اعمال و اشغال و نسخہ جات حضرت حفظی
صاحبزادہ والا شان ظہور حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا جو اب بقبضہ صاحبزادہ سید محمد یونس حسین
زید مجدہم ہے

منجملہ ان کے ایک مجموعہ عطیہ حضور اخوی مولوی محمد عبدالحی صاحب مرحوم کے پاس
تھا جو اب ان کے صاحبزادوں کے پاس ہے۔

منجملہ ان کے ایک مجموعہ نواب محمد رستم علی خاں صاحب اکبر آبادی کے پاس ہے

منجملہ ان کے ایک مجموعہ نواب سید نور الدین حسین خاں صاحب بہادر رحمۃ اللہ علیہ کو
مرتب فرما کر خود بھیجا تھا۔

منجملہ ان کے چند مجموعہ مختلف اعمال و ادعیہ و نسخہ جات و اشغال وغیرہ پریشان پریشان

عارف شاہ صاحب [illegible] جو آپ کے خلیفہ [illegible] ان کی اولاد کے پاس ہیں۔

منجملہ ان کے ایک [illegible] حافظ سراج الدین [illegible] ایک [illegible] کے پاس ہے تو صرف ان کا شمار [illegible] ان کی کوئی فہرست [illegible] وغیرہ [illegible] میں [illegible] عدم اہتمام [illegible] ایک [illegible] مرتب ہو گیا [illegible] اپنے خدام [illegible] ہو [illegible] ترتیب [illegible] چکے ہوں گے۔

چند بیاضیں [illegible] ہیں جن میں مختلف [illegible] ایک میں [illegible]

خوابیں اور [illegible] عشرہ [illegible] ہیں۔

ایک میں علاوہ اور فوائد [illegible] کی فہرست [illegible] ہے۔

ایک میں نسخہ جات [illegible] اعمال و نقوش ہیں۔

ایک میں ۲۸۵ [illegible] مریدین کی فہرست [illegible] صاحب نے اس کی ترتیب کا [illegible] کر لیا ہے [illegible] ابواب قائم کرنے [illegible] اپنے [illegible] ہوگی اور انشاء اللہ [illegible] ایک عجیب نعمت [illegible] ہاتھ آسکے گی۔

باب ہفتم

علوم دعوت و تکسیر و جفر و تعبیر خواب کے بیان میں

فصل اول دعوت و تکسیر

حضور اقدس قدس سرہ [illegible] جات [illegible] اکثر اسماء و ادعیہ کی باقاعدہ زکوٰۃ [illegible] وہی [illegible] اور [illegible] خلافت [illegible] حاضر ہے [illegible] حضور کو دعوت عام

حاصل تھی آخر عہد میں ترک اعمال پر بھی جو تصرفات حضور اقدس قدس سرہ کے آنکھوں سے دیکھے ہیں کہیں نظر نہیں آتے فقیر کے خیال میں یہ عاملانہ تصرف بھی ستر حال تھا مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ اصل تسخیر اور سچی حکومت خدا داد ہو جاتا ہے جب بندہ خدا کا ہو گیا خدائی اس کی ہو گئی ہمارے ان حضرات نے کبھی عاملانہ حکومت سے کام نہیں لیا الا ماشاء اللہ تاہم تمام اس فن کے نکات محققین فن سے حاصل فرمائے تھے اور وہ سد نظر میں تھے۔ دو واقعہ خاص اپنے دیکھے ہوئے گذارش کروں حضور پرنور قدس سرہٗ غریب خانہ پر تشریف رکھتے ہیں وقت بعد مغرب ہے خدام کا مجمع ہے ایک جانب دور یہ عاجز بھی حاضر ہے حضور سیف الرحمٰن قرات فرما رہے ہیں اس خادم کو خیال ہوا کاش خدام دعا کو میں دیکھتا فوراً حضور اقدس قدس سرہٗ نے ایک بار دستک دی دیوار جنوبی اس مکان کی میری نظر سے غائب ہو گئی اور وہ سامان ایک عجیب کا جو بیت اس مکان پر اس کے گھر میں رکھا تھا صاف نظر آنے لگا تھوڑی دیر میں اس صحن میں وسعت شروع ہوئی اور اب ایک میدان سبزہ زار پیش نظر ہو گیا اس میں ایک انبوہ کثیر نہایت شاندار لوگوں کا نظر آیا اکثر ان میں ہاتھیوں اور گھوڑوں پر سوار تھے اور سب عمدہ ہتھیاروں مصیقل سے مسلح تھے لباس نہایت عمدہ شاہانہ تھا لیکن یہ سب جماعت برقعہ پوش تھی پھر بھی ایک عجب ہیبت طاری تھا تخمیناً دس بارہ منٹ تک یہ خادم اس مجمع کو بغور دیکھتا رہا اور سخت متعجب تھا اس اثنا میں حضور اقدس نے دوبارہ دستک دی وہ تمام سامان نظر فقیر سے مخفی ہو گیا وہی جلسہ قائم اور حاضرین میں سے کوئی اس واقعہ سے خبردار نہ تھا اس وقت حضور اقدس نے اس عاجز پر ایک نگاہ کرم متبسمانہ ڈالی اور خاموش ہو گئے پھر خلوت میں فرمایا یہ جماعت یہاں طلب نہ کی گئی تھی صرف تیرے شوق پر ہم نے حجاب رفع کر دیا تھا یہ ان کا کرم تیرے حال پر تھا کہ اپنے چہرے بھی سامنے کر لئے ورنہ بلا مناسبت کوئی ان کی صورتیں دیکھ نہیں سکتا۔

دوسرا واقعہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ عمل شجرہ زر کی زکات دینی و دنیاوی کاموں
کو نہایت مفید ہے خادم نے عرض کیا سنا ہے کہ خدام عمل عامل کو ڈراتے ہیں اگر عامل ڈر گیا
تو سخت پریشانیاں روبکار ہو جاتی ہیں اور اپنے ایک عزیز بھائی کا قصہ عرض کیا ارشاد
فرمایا اکثر یہ خطرات دو صورتوں میں پیدا ہوتے ہیں اولاً صاحب اجازت کا حاکم عمل نہ بنایا
عامل کا پوری شرائط پر کاربند نہ ہونا یا کوئی غلطی اتفاقی واقع ہو جانا نیز عمل کو محض مفاد
دنیاوی کے خیال سے پڑھنا جس سے خدام کو خیال تکلیف دہی پیدا ہو جاتا ہے اور وہ موقع پا کر
عمل کو خراب کر دیتے ہیں جو لوگ صرف دینی ترقی کی غرض سے پڑھتے ہیں ان کو بجائے
خراب کرنے عمل کے مدد و اصلاح دیتے ہیں اور پاس کرتے ہیں ہمارے خاندان میں کبھی
یہ عمل بغرض حصول دنیا نہیں پڑھا جاتا گو ضمناً یہ فائدہ بھی ہو کہ سالک متوکل کو تکلیف یا خیال
سے فراغ رہتا ہے آج وقت ہمارے قرأت عمل کے دروازہ پر حاضر رہنا حسب ہدایت
حضور اقدس نے عمل شروع فرمایا یہ خادم دروازہ کمرہ پر حاضر رہا عمل ختم فرما کر حضور نے
دستک دی اور ایک جماعت نہایت شان و شوکت والی عمدہ لباس پہنے حضور کے روبرو
باجسد حاضر ہو گئی یہ فقیر تمام اس جماعت کو بچشم خود دیکھ رہا ہے حضور اقدس قدس سرہ
نے بخطاب جماعت فرمایا کہ آج آپ صاحبوں کو ایک خاص وجہ سے تکلیف دی گئی ہے
وہ یہ کہ ہم چالیس برس سے آپ صاحبوں سے ملاقات رکھتے ہیں کہئے کیا کبھی کوئی خدمت
ذاتی ہم نے آپ سے چاہی ہے سب نے دست بستہ نفی میں جواب دیا اور عرض کیا
ہم محکوم ہیں جو حکم والا ہو فوراً تعمیل کی جاوے حضور نے ارشاد فرمایا کہ آج یہ اپنا خادم
کو جو دروازہ پر حاضر ہے اجازت خاص اس عمل کی دی گئی آپ صاحبوں سے درخواست
ہے کہ یہ شخص جب عمل شروع کرے آپ [illegible] اعانت کریں اور فوراً آجایا کریں
اگر اتفاقاً کوئی بے قاعدگی بھی ہو جائے تو [illegible] درگذر کی جائے سب صاحبوں نے
نہایت خوشی سے تسلیم کیا حضور نے [illegible]